سلسلہ اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن نمبر (۱۱)

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا

الحمد للہ والمنہ رسالہ مسائل حج و عمرہ مولفہ مولانا مولوی مفتی محمد سعد اللہ خان صاحب مرحوم

جسمیں

مناسک و فضائل حج و عمرہ و ممنوعات و مکروہات احرام و خطبہائے

حج و مقامات قبولیت دعا و بقاع متبرکہ وغیرہ معتبر کتب فقہ سے اخذ کرکے

نہایت خوبی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں

مسمّٰی بہ

زاد السبیل الٰی دار الخلیل

حسب منظوری مجلس اشاعۃ العلوم حیدرآباد دکن بعد ترتیب و تہذیب

باہتمام

جناب مولوی ابوالوفا سید ندیم اللہ حسینی صاحب بختیاری (مولوی فاضل)

مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

مطبع دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن میں طبع ہوا

بار اول تعداد جلد (۱۰۰۰) (۲۱ رمضان شریف ۱۳۳۱ھ)

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

137055

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	۲	۳
۱۰	فصل چہارم۔ ممنوعات احرام کے بیان میں۔	۴۰
۱۱	فصل پنجم۔ مکروہات احرام کے بیان میں۔	۴۳
۱۲	فصل ششم۔ مباحات احرام کے بیان میں۔	۴۴
۱۳	فصل ہفتم۔ طریقہ عمرہ کے بیان میں۔	۴۷
۱۴	فصل ہشتم۔ ادائے حج کے طریقہ کے بیان میں۔	۶۶
۱۵	فصل نہم۔ جنایات کے بیان میں۔	۸۴
۱۶	فصل دہم۔ مسائل مختلف کے بیان میں۔	۹۳
۱۷	خاتمہ۔ مکہ اور دیگر زیارات کے بیان میں۔	۱۰۵
۱۸	مقصد دوم۔ زیارات مدینہ منورہ کے بیان میں۔	۱۱۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شکر حق نعت محمد مصطفےٰ — بندۂ عاجز سے ہو کیونکر ادا

ہاں مگر اظہار اپنے عجز کا — سب سے بہتر ہے بقولِ[1] مصطفےٰ

امابعد۔ بندہ سراپا گناہ **محمد سعد اللہ** عفا اللہ[2] عنہ ماجناہ ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ۔ عرض کرتا ہے کہ جب یہ فقیر توفیق الٰہی سے سنہ بارہ سو ستر (۱۲۷۰ھ) ہجری میں حج کے ارادہ سے قصبہ دھولیہ تک پہنچا۔ یاران ہمدم و رفیقان راسخ قدم نے التماس کیا کہ مناسک حرمین کو اردو زبان میں لکھیے اور حج۔ عمرہ اور زیارات کے مسائل کو عام فہم عبارات میں بیان فرمائیے۔ تاکہ ناواقفوں کو ہدایت اور حجاج کو اعانت ہو لہذا اس عاجز نے اسی شب کو لکھنا شروع کیا۔ اور باوجود رواروی و بے سروسامانی اور مرض وناتوانی کے عین سفر بحر و بر میں کچھ کچھ لکھتا رہا۔ الحمد للہ کہ ہنوز بندر "**مکلّی**" تک نہیں پہنچا تھا کہ رسالہ بتوفیق ایزدی تمام ہوا۔ اس لئے اس کا نام **زاد السبیل الی دار الخلیل** رکھا گیا ہے۔

---

[1] وہ قول یہ ہے العجز عن الادراک عین الادراک ۱۲ منہ

[2] اس نے جو کچھ گناہ کیا اللہ اس کو اس سے معاف کرے اور جس بات کو خود دوست رکھتا اور پسند کرتا ہے اس کی اس کو توفیق دے ۱۲ منہ

Marfat.com

حق تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو مقصد قبول پر پہنچائے اور فقیر کو مع دوستانِ ہم سفر کے حج مبرور نصیب فرمائے

اس رسالہ میں ایک مقدمہ اور دو مقصد ہیں۔

مقدمہ

(فرضیت حج وفضائل حج وعمرہ وطریقہ سفر کے بیان میں)

اور اس میں تین فصلیں ہیں!

فصل اول

(حج کی فرضیت کے بیان میں)

یقین کرنا چاہیے کہ حج بھی نماز، روزہ، اور زکوٰۃ کی طرح فرض عین اور ارکان اسلام سے ہے حق تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں ارشاد فرمایا ہے۔

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ۔	خدا کی بندگی کے لیے ان لوگوں پر خانۂ کعبہ کا قصد کرنا فرض ہے جو اس گھر کی طرف راہ چلنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

لہ الحمد للہ کہ اس رسالہ کے لکھنے کے بعد حق تعالےٰ نے حج و زیارات سے مشرف کرایا اور اس میں مشاہدہ کے موافق بعض بعض جگہ اصلاح کرنے کا بھی اتفاق ہوا ۱۲ منہ

Marfat.com

اس حکم کو خدائے تعالےٰ نے کمال تاکید کے لیے خبر کی صورت میں بیان فرمایا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔	تم پر روزہ رکھنا مقرر کیا گیا۔

یہں روزہ کی فرضیت بصورت خبر بیان فرمائی ہے ورنہ حقیقت میں اس سے امر مقصود ہے۔

کہتے ہیں کہ جب یہ آیت (وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ الخ) نازل ہوئی حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب قوموں کو جمع کرکے اس کا حکم سنایا اس کو مسلمانوں نے تو مان لیا۔ لیکن یہود۔ نصاریٰ۔ مجوس۔ صابئین اور مشرکین ان پانچ فرقوں نے نہ مانا تب حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ	اور جو نہ مانے (اس سے کہدو کہ) اللہ ساری جہان سے بے نیاز ہے۔

یعنی جو اس حکم کو بجا نہ لائے اور انکار کرے وہ کافر ہے اور اللہ کو کسی کی عبادت کی حاجت نہیں الغرض اس عبادت سے کچھ اللہ کا بھلا نہیں ہوتا بلکہ عبادت کرنے والے کو بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے نہ کرنے سے وہ بھلائی کھو کر آپ برا بنتا ہے۔

اور سورہ حج میں حضرت ابراہیم کی طرف خطاب فرمایا ہے۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّأْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ۔	اے ابراہیم لوگوں کو حج کیلئے پکار دو کہ وہ تمہارے پاس آئیں گے تو پاپیادہ اور دبلی پتلی اونٹنیوں پر جو دور دراز راستے سے آئینگے

اس حکم پر حضرت ابراہیم نے عرض کیا۔

ما یبلغ صوتی	میری آواز نہیں پہنچیگی

تب ارشاد ہوا۔

عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ	تیرا کام پکارنا ہے۔ اور پہونچا دینا ہمارا ذمہ۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام مقامؔ پر کھڑے ہوئے اور وہ اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑوں سے بلند ہو گیا۔ پھر یوں پکارا۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ قَدْ بَنٰی لَکُمْ بَیْتًا وَکَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّکُمْ	اے لوگو! خبردار ہو۔ البتہ تمہارے پروردگار نے تمہارے لیئے ایک گھر بنایا اور اس کا حج تم پر فرض کیا ہے پس تم اپنے رب کا حکم مانو۔

اس ندا پر ہر ایک شخص جس کے نصیب میں حج کرنا تھا اپنے باپ کی پیٹھ یا ماں کے پیٹ سے بول اُٹھا۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ

کہتے ہیں جس نے ایک بار جواب دیا وہ ایک حج کرے گا اور جس نے کئی بار جواب دیا وہ کئی حج کرے گا۔ اور جس نے جواب نہ دیا وہ محروم رہے گا

لہ۔ مقام اور حجر اسود دونوں بہشتی پتھر ہیں جن کو حضرت ادریس علیہ السلام نے طوفان کے خوف سے ابوقبیس پہاڑ پر چھپا دیا تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ بنانے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کا نشان بتایا تب وہ ان دونوں کو ابوقبیس سے نکال لائے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے یمن والوں نے جواب دیا تھا اسی لیئے یمن کے لوگ اکثر حج کرتے ہیں۔

اس آیت (سورۂ حج) سے بھی حج کی فرضیت ثابت ہے اس لیئے کہ جب اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں کسی اور شریعت کا حکم بیان کرے اور اس کو منسوخ نہ فرمائے تو وہ حکم ہم پر بھی لازم ہوتا ہے اور اگر اس آیت کے مخاطب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے تو پھر فرضیت بے تکلف ظاہر ہوتی ہے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت سرور کائنات علیہ و اعلیٰ آلہ الصلوٰۃ نے فرمایا۔

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ

پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ایک اس بات کی گواہی دینا کہ خدا کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور بیشک محمد صلعم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ دوسری ٹھیک نماز پڑھنا تیسری زکوۃ دینا۔ چوتھی حج اور پانچویں رمضان کے روزے رکھنا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج بھی نماز روزے کی طرح ارکان اسلام سے ہے پس جو شخص باوجود قدرت کے حج نہ کرے گا اس کا اسلام پورا نہ ہوگا۔ کیونکہ ہر چیز اپنے جمیع ارکان بغیر ناتمام رہتی ہے۔

Marfat.com

جامع ترمذی میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوْتَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا۔	جو توشہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہنچائے اور پھر وہ حج نہ کرے۔ تو اس پر اس کا فرق نہیں کہ یہودی مرے یا نصرانی۔

یعنی اس کا مسلمان۔ یہودی اور نصرانی ہونا برابر ہے۔ یہ اس لیئے فرمایا کہ یہود و نصرانی حج کے قائل نہیں ہیں۔

اس حدیث سے حج کی فرضیت ثابت ہے اس لیئے کہ جس فعل کے نہ کرنے پر وعید وارد ہوتی ہے اس کا کرنا لازم ہوتا ہے۔

صاحب ترمذی لکھتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے لیکن مخفی نہ رہے کہ یہ حدیث اور سند سے بھی وارد ہے۔ چنانچہ مسند دارمی میں ابو امامہ سے اس طرح منقول ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا۔	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو کوئی ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والا مرض حج کرنے سے نہ مانع ہو اور وہ بغیر حج کئے مرگیا پس وہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی بنکر

Marfat.com

الغرض حج کی فرضیت مثل اور ارکان کے ان آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہے مگر حج تمام عمر میں ایک بار فرض ہے چنانچہ صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ ـ

اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ اس پر ایک[له] مرد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہر سال فرض ہے پس آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ اس نے اس بات کو تین بار کہا تب آپ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہدیتا تو بیشک ہر سال واجب ہو جاتا اور تم ادا نہ کر سکتے پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑوں تم بھی مجھے چھوڑو کیونکہ اگلی امتیں صرف اپنے پیغمبروں سے زیادہ سوال اور اختلاف کرنے کے باعث ہلاک ہوئی ہیں پس میں جس بات کا حکم دوں اس کو اپنے حتی الامکان بجا لاؤ اور جس چیز سے منع کروں اس کو چھوڑ دو

له وہ اقرع بن حابس تھا چنانچہ حدیث ابن عباس میں صریحاً مذکور ہے ۱۲

Marfat.com

مسند امام احمد نسائی اور سنن دار قطنی میں بروایت عبداللہ بن عباس رض

اَلْحَجُّ مَرَّۃٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ — حج عمر بھر میں ایک بار فرض ہے اور جو زیادہ کرے اس کے لیے وہ نفل ہے۔

سنن ابو داؤد میں ابن عباس رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْیُعَجِّلْ — جو حج کا قصد رکھتا ہو وہ جلدی کرے۔[1]

یعنی جس سال میں حج اس پر فرض ہوا اسی سال میں اس کو بجالائے یا مکہ کی طرف سفر کرے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ رح امام ابو یوسف رح اور امام مالک رح کا یہی مذہب ہے اور امام محمد رح اور امام شافعی رح کے نزدیک فی الفور واجب نہیں اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ جب سلامتی کا ظن غالب ہو اور اور اگر مرض یا بڑھاپے کے سبب سے ہلاکی کا ظن غالب ہو تو بالاتفاق فی الفور واجب ہے پس پہلی حالت میں اگر مرنے کے قبل حج کیا تو سب کے نزدیک ادا ہو جائے گا۔ اور گناہ بھی ساقط ہوگا۔ اور اگر بدون حج کرنیکے مر گیا تو بالاتفاق گنہگار رہا۔ اور اختلاف کا اثر یہ ہے کہ تعجیل والوں کے نزدیک دیر کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے اور تراخی والوں کے

[1] روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تعجلوا فی الحج فان احدکم لا یدری ما یعرض لہ۔ یعنی حج میں جلدی کرو اس لیئے کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کو کیا چیز عارض ہوگی ۱۲ منہ

Marfat.com

نزدیک نہیں ۵ؔ - لیکن استطاعت بالاتفاق شرط ہے۔

استطاعت سے مراد یہ ہے کہ مسلمان آزاد - عاقل بالغ صحیح البدن اور حاجت اصلی کے سوا زاد و راحلہ پر قادر ہو - خواہ حج کے مہینوں میں خواہ اپنے وطن سے سفر کرنے کے وقت بشرطیکہ راستہ میں امن ہو۔

پس غلام - مجنون - معتوہ (کم عقل) اور لڑکے پر حج فرض نہیں - اسلیئے اگر لڑکا بالغ ہونے اور غلام آزاد ہونے کے پہلے حج کرے اور اس میں مولا کی اجازت بھی ہو تاہم حج فرض اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہوگا - بلکہ بلوغ اور آزادی کے بعد بشرط استطاعت دوسرا حج لازم ہوگا اور وہ پہلا حج نوافل میں شمار ہوگا۔

ایسے ہی اپاہج لولے اندھے عاجز مفلوج بیمار اور شیخ فانی پر بلا مشقت عظیم اپنے آپ سواری پر چڑھنے کی قدرت نہ رکھتے ہوں - امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک حج واجب نہیں اور ان لوگوں کے مال پر بھی واجب نہیں جو کسی اور سے حج کرائیں یا مرتے وقت وصیت کریں اور صاحبین کے نزدیک ان کے مال پر واجب ہے اس لیئے ان کو لازم ہے کہ کسی اور سے حج کرائیں۔

زاد و راحلہ پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ سواری کا خود مالک ہو یا کرایہ پر ملتا ہو

۵ؔ تراخی والوں کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت نے خروج کے ادا کرنے میں تاخیر [illegible] کہ آپ نے دسویں برس میں ادا فرمایا حالانکہ چھٹے سال فرض ہوا تھا مگر [illegible] سمجھتے ہیں کہ یہ تاخیر ضرورت کے سبب سے تھی لہذا استطاعت ثابت نہیں [illegible]

پس عاریت اور اباحت سے راحلہ پر قدرت ثابت نہیں ہوتی۔

اور حاجت اصلی کے سوا زاد راہ پر قادر ہونے سے مراد یہ ہے کہ قرض ادا کرنے اگرچہ وہ بی بی کا مہر ہی کیوں نہ ہو اور گھر کا خرچ اور اہل عیال و غلام کا نفقہ دینے اور اثاث البیت کے انتظام کے بعد گھر پر واپس آنے تک کا خرچ اپنے کھانے پینے اور سواری وغیرہ کے موافق رکھتا ہو۔

پس اگر اس کے پاس مکان مسکونہ سے زیادہ مکان ہو جس کو کرایہ پر دیتا ہو یا لباس یا دینی کتابیں حاجت سے زیادہ ہوں یا طب و نجوم وغیرہ کی کتابیں اپنی ضرورت سے رکھتا ہو یا ایسے لونڈی غلام ہوں جس سے خدمت نہ لینا ہو تو اس کو لازم ہے کہ ایسی چیزوں کو بیچ کر حج کرے۔

اور اگر کسی کے پاس مکان یا لونڈی غلام نہ ہوں مگر نقد اس قدر ہو کہ اس سے حج کر سکے یا مکان مع سامان کے مول لے سکے تو اس صورت میں بھی اس کو حج کرنا چاہیئے۔

حج کی راہ[1] میں سوار ہو کر جانا بہتر ہے تاکہ حج ادا کرنے کے وقت بخوبی قوت باقی رہے۔ اور اگر باوجود قدرت کے پیادہ چلے تو بھی جائز ہے اور

---

[1]۔ اگر کوئی یہ کہے کہ حدیث میں آیا ہے للماشی فضل علی الراکب کفضل لیلۃ القدر علی سائر اللیالی یعنی پیادہ کو سوار پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی شب قدر کو باقی راتوں پر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ حج کرنا بہتر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث اور اس قسم کی دوسری حدیثیں مکہ والوں اور مدینے اور آس پاس کے رہنے والوں کے حق میں ہیں کیونکہ ان لوگوں میں پیادہ چلنے سے ضعف کا احتمال نہیں ۱۲- منہ

Marfat.com

رات کو چلنا زیادہ بہتر ہے خصوصاً ملک عرب میں۔

امام مالکؒ کے نزدیک استطاعت کے لیے سواری پر قادر ہونا ضروری نہیں تندرستی اور پیادہ چلنے کی قدرت کافی ہے۔

جو لوگ مکہ کے اطراف میں تین دن کی راہ سے کم فاصلہ پر رہتے ہیں اگر وہ پیادہ چل سکتے ہیں تو سواری ان کے لیے شرط نہیں البتہ زاد راہ ضروری ہے۔

پس جو لوگ بغیر زاد و راحلہ کے اور دور دراز راہوں سے مانگتے کھاتے حج کو جاتے ہیں نہایت برا کرتے ہیں اس لیے کہ نفل کے حاصل کرنے کے لئے بھیک مانگنے میں گرفتار ہوتے ہیں۔ اور اکثر ایسے لوگ اور دوسری ضروریات دین کے بھی پابند نہیں ہوتے حالانکہ نماز کا مرتبہ حج سے زیادہ ہے۔

نقل ہے کہ ایک شخص نے امام احمد حنبلؒ سے پوچھا کہ میرا ارادہ ہے کہ محض اللہ پر توکل کروں اور بے سر و سامان حج کو جاؤں۔ انھوں نے فرمایا کہ اچھا اکیلا جا۔ قافلہ کے ساتھ نہ جا۔ اس نے کہا میں تنہا تو نہیں جا سکتا فرمایا تو اللہ پر توکل نہیں کرتا۔ قافلہ کے مال پر توکل کرتا ہے

ایسے ہی جب حضرت شبلیؒ حج کو چلے رستے کے فقیروں نے آکر کہا کہ ہم بھی اللہ پر توکل کر کے آپ کے ساتھ چلیں گے۔ انھوں نے کہا یہ شرط ہے توشہ ساتھ نہ لو۔ سوال نہ کرو۔ کوئی کچھ دے تو قبول نہ کرو۔ اس تیسری شرط میں

لہ یعنی اپنا اور ان لوگوں کا توشہ جن کا نفقہ اس پر واجب ہے ۱۲

ان کو عذر ہوا۔ حضرت شبلیؒ نے فرمایا کہ تم کو خدا پر توکل نہیں۔ لوگوں کے توشے پر توکل ہے۔

صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ بغیر خرچ لیے حج کو آتے تھے اور اپنے آپ کو متوکل ٹھیرا کر مکے والوں کو ستاتے تھے تو حق تعالے نے ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی | توشہ ساتھ لیا کرو اس لیے کہ توشہ کا بہتر فائدہ سوال سے بچنا ہے۔

زاد و راحلہ سے ہر شخص کی عادت کے موافق توشہ و سواری مراد ہے مثلاً ایک شخص ہمیشہ گوشت کھاتا ہے دال نہیں کھاتا اگر وہ گوشت پر قدرت نہیں رکھتا تو وہ مستطیع نہیں اسی قیاس پر سواری کا حال بھی سمجھ لینا چاہیے۔

امن راہ سے مراد یہ ہے کہ اس میں سلامتی غالب ہو اگرچہ احیاناً کسی پر آفت بھی آجائے اس بارے میں خشکی و تری دونوں برابر ہیں اور اسی پر فتویٰ ہے جیسا کہ درمختار۔ برہان۔ قنیہ۔ عالمگیری۔ وغیرہ میں مذکور ہے۔

فقیہ کرخی سے کسی نے پوچھا کہ قوم قرامطہ کے خوف سے جو جنگل میں رہتی ہے حج ساقط ہوگا یا نہیں۔ فرمایا جنگل خود آفت سے خالی نہیں ہوتا مثلاً پانی کا کم ہونا گرمی کا سخت ہونا اور ہوا کا چلنا یعنی ایسی آفتوں کے احتمال سے استطاعت باطل نہیں ہوتی۔ اور ابو بکر اسکاف نے جو سنہ تین سو چھبیس (۳۲۶) ہجری میں راہ کے عدم امن کا فتویٰ دیا تھا اس کی یہ وجہ ہے کہ اس زمانہ میں لوٹ مار۔ قطاع الطریق غالب تھی۔

Marfat.com

اور برہان میں لکھا ہے کہ اگر سلامتی و ہلاکی دونوں کے احتمال برابر ہوں تو بھی امن راہ نہیں۔

یہ سب شرطیں مرد کے لیے ہیں۔ عورت کے لیے اگرچہ بڑھیا ہو ان شرطوں کے علاوہ اور دو شرطیں ہیں۔ ایک عدت سے خالی ہونا دوسرے خاوند یا جوان متقی محرم کا بلا جبر ہمراہ ہونا۔

محرم وہ شخص ہے جس کے ساتھ بوجہ قرابت یا رضاعت یا مصاہرت کے نکاح کبھی جائز نہیں۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر غلام ہو یا آزاد۔

محرم کا زاد و راحلہ عورت پر لازم[۱] ہے۔

اور استطاعت کے بعد شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں ہاں اس حالت میں اس کی ضرورت ہے جبکہ مکہ تک تین دن کی راہ سے کم مسافت نہ ہو اور اگر تین دن سے کم کا سفر ہو تو عورت کا اکیلا جانا جائز ہے محرم کی حاجت نہیں۔

ظاہر الروایہ یہی ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کی ایک روایت میں عورت کو ایک دن کا سفر بھی بغیر شوہر یا محرم کے نہ کرنا چاہیے

ملا علی قاری شرح منسک میں لکھتے ہیں اس زمانہ کے فساد کے لحاظ سے اسی روایت پر فتویٰ دینا چاہیے۔

امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک نیک بخت عورتوں کا [illegible] مردوں کے ہمراہ ہونا بھی شوہر یا محرم کے قائم مقام ہے۔ اور شوہر کی اجازت

۱؎ یہ روایت اظہر ہے مگر اصح یہ ہے کہ لازم نہیں۔ کذا فی مستطاع ابن العماد ۱۲ منہ

Marfat.com

بھی شرط ہے۔

فصل دوم

(فضائل حج عمرہ کے بیان میں)

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ	ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔

حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہیں اس کی علامت یہ ہے کہ حاجی اپنے آپکو گناہوں سے بچائے اور اس کا حج محض خدا کے لیئے ہو۔ اس میں فخر دریا وغیرہ کا کچھ دخل نہ ہو۔

بعض محدثین کہتے ہیں کہ اگر حج کرنے والے کے افعال وصفات حج کے بعد پہلے سے بہتر ہو جائیں تو اس کا حج مقبول ہے ورنہ نامقبول۔

صحیحین میں ابوہریرہ سے دوسری روایت اس طرح مذکور ہے کہ جس نے خدا کے لیئے حج کیا اور عورتوں سے خواہش کی بات چیت نہ کی اور ساتھ والوں سے گالی گلوچ جھگڑا نہ کیا وہ پلٹتے وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اسی دن اسکو اس کی ماں نے جنا ہے۔

جامع ترمذی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا	حج اور عمرہ کو ساتھ ساتھ ادا کرو اسلیئے کہ

Marfat.com

یَنْفِیَانِ الذُّنُوبَ وَالْفَقْرَ کَمَا یَنْفِی الْکِیرُ خَبَثَ الْحَدِیدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ	یہ دونوں گناہوں اور محتاجی کو اسطرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔

نیز اسی کتاب میں مذکور ہے کہ جس نے کعبہ کا سات پھیرے طواف کیا اس کو اللہ تعالیٰ ہر طواف کے بدلے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس بردے کے آزاد کرنے کا ثواب دے گا۔ اور جس نے صفا و مروہ میں سعی کی اسکو اللہ تعالیٰ پلصراط پر ثابت قدم رکھے گا۔ اور عدة الانابہ میں مذکور ہے کہ سات طواف ایک عمرہ کے برابر ہیں۔

فاکہی ابوہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ حج عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان اور اس کی زیارت کرنے والے ہیں جو کچھ چاہیں وہ ان کو دیتا ہے مغفرت چاہیں تو بخشتا ہے دعا مانگیں تو قبول کرتا ہے شفاعت کریں تو وہ بھی اس کے نزدیک مقبول ہوتی ہے۔ اور جو کچھ اللہ کی راہ میں دیں ایک ایک کے بدلے لاکھ لاکھ کا ثواب پائیں قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے نبی برحق کیا ہے ان کا ایک درہم تمہارے اس پہاڑ سے بھاری ہے۔ یہ اشارہ ابوقبیس پہاڑ کی طرف فرمایا۔

عدة الانابہ فی اماکن الاجابہ۔ میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ خَرَجَ یَؤُمُّ هٰذَا الْبَیْتَ مِنْ حَاجٍّ اَوْ مُعْتَمِرٍ زَائِرًا کَانَ مَضْمُونًا عَلَی اللّٰهِ	جو شخص حج یا عمرہ ادا کرنے کے لئے اس گھر کا قصد کرے اس کے لیے اللہ کا

Marfat.com

اِنْ رَدَّہٗ بِاَجْرٍ وَغَنِیْمَۃٍ وَاِنْ قَبَضَہٗ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ ۔	ذمہ ہے کہ اگر اس کو واپس کرے تو اجر و غنیمت کیساتھ واپس کرے اور اگر اس کی روح قبض کرے تو اس کو جنت میں داخل کرے ۔

ابو الفضل کرمانی اپنے منسک میں لکھتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مکہ کی راہ میں آتے یا جاتے مر جاوے حق تعالے اس کے پہلے گناہ بخشتا ہے اور اس کے حساب کا دفتر کھولا جائے گا۔ اور نہ اس سے اس کے اعمال تولے جائیں گے اور وہ بلا حساب و کتاب اور بلا عذاب کے جنت میں داخل ہوگا۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کو قیامت تک حج اور عمرہ کا ثواب ملتا رہے گا اور بعض کتابوں میں روایت ہے کہ اللہ تعالے اس کے لیئے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک اس کی طرف سے حج کرتا رہے گا۔

اسمٰعیل افغانی تحفۃ الایضاح میں لکھتے ہیں کہ رزین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب دنوں سے بہتر وہ عرفہ ہے جو جمعہ کے دن واقع ہو اور اس دن کا حج اور دنوں کے ستّر حج سے بہتر ہے اور حضرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عرفہ حجۃ الوداع بھی جمعہ کے دن واقع ہوا تھا بلکہ اس روز یہود نصاریٰ مجوس اور مشرکین کی بھی عید تھی۔

شاید اسی حدیث کے سبب لوگ اس حج کو جس کا عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو حجِ اکبر کہتے ہیں فی الواقع اس حج کا بڑا ثواب ہے لیکن قرآن مجید میں حجِ اکبر سے

Marfat.com

یہ مراد نہیں ہے بلکہ اس سے عین حج مراد ہے اور اکبر کی قید حج اصغر سے احتراز کے لیے ہیں کیونکہ حج اصغر عمرے کو کہتے ہیں۔

حاکم اور بیہقی سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سوار حاجی کی اونٹنی کے لیے ہر قدم پر ستر نیکیاں ہیں اور پیادہ حاجی کے لیے ہر قدم پر سات سو نیکیاں ہیں جو حرم کی نیکیوں میں سے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلعم حرم کی نیکیاں کیسی ہیں فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے یعنے مکہ میں ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر۔ ایک رکعت لاکھ رکعت کے برابر ایک نفلی روزہ لاکھ نفلی روزے کے برابر۔ اور ایک درہم للہ دینا لاکھ درم کے برابر ہیں۔

ایک معتبر حدیث میں وارد ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

مَنِ اعْتَمَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عُمْرَةً فَكَأَنَّمَا حَجَّ مَعِي حَجَّةً۔	جس نے ماہ رمضان میں عمرہ کیا گویا اس نے میرے ساتھ ایک حج کیا۔

سنن ابن ماجہ میں عباس بن مرداس سے روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے آخر روز عشیت پر اپنی امت کے گناہ معاف ہونے کے لیے دعا کی تو حکم ہوا کہ میں نے حقوق العباد کے سوا ہر ایک گناہ بخشا۔ حضرت نے عرض کیا کہ اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے اور ظالم کو بخش دے۔ اس کا کچھ جواب نہ ملا۔ جب مزدلفہ میں آکر صبح کو پھر دعا کی تو قبول ہو گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسنے لگے۔ اصحاب نے عرض کیا کہ آپ [illegible] بات

لہ جس وادی میں شیطان کا یہ حال ہوا اس کو محسر کہتے ہیں یعنے شیطان کو حسرت میں ڈالنے والی۔ وہ مزدلفہ کے پاس ہی پانسو پینتالیس گز کے فاصلہ پر بہت لمبا ہے وہاں سے حجاج جلد گزرتے ہیں۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

نہ تھے۔ اس کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ خدا کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ میری دعا مقبول ہوئی تو وہ اپنے سر پر خاک ڈالکر۔ یا ویلاہ یا ثبوراہ پکارنے لگا۔

یہاں سے حج کی عظمت و بزرگی معلوم کرنی چاہیئے کیونکہ حج کے سوا کسی اور عبادت کے طفیل میں حق العباد اور حق المظلوم نہیں بخشا جاتا۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔

اَعْظَمُ النَّاسِ ذَنْبًا مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ فَظَنَّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَغْفِرْ لَهٗ۔	سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جو عرفہ کے دن عرفات پر ٹھہرے اور یہ گمان کرے کہ اللہ نے اس کو نہیں بخشا۔

امام حسن بصریؒ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں کہ صحف آدم علیہ السلام میں حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ حج کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہیں اگر کم ہوتے ہیں تو فرشتوں کو بھیج کر آٹھ لاکھ پورے کر دیتا ہوں۔ اور ستر ہزار فرشتے ہر روز کعبہ کے طواف کے واسطے بھیجتا ہوں۔

ا؎ یا ویلاہ کے معنی ہیں اے میری ہلاکی یا ثبوراہ کے معنی ہیں اے میرے عذاب تو آ کہ یہ تیرا وقت ہے۔ ۱۲

۲؎ طیبی شافعی اور میر بادشاہ کا یہی مذہب ہے کہ حج سے گناہ کبیرہ اور حق العباد معاف ہوتے مگر جمہور اہل سنت کے نزدیک کبائر اور حقوق العباد اس کی مشیت پر موقوف ہیں چاہے بخشے یا نہ بخشے ۱۲

۳؎ حیات القلوب میں بحر عمیق سے بقول امام ابو بکر محمد بن حسن نقاش منقول ہے کہ حجاج کے اکثر عدد پندرہ لاکھ تک اور کمتر عدد چھ لاکھ تک پہنچتے ہیں اور امام غزالیؒ احیاء العلوم میں بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھ لاکھ تعداد نقل کرتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

تفاسیر میں لکھا ہے کہ سارے انبیا نے پیادہ پا حج کیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام نے سراندیپ سے پیادہ چلکر چالیس حج کیے ہیں کہتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام حج کو چلے فرشتوں نے کہا۔

یا آدمُ بِرَّ حَجَّكَ فَاِنَّا حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِاَلْفَیْ عَامٍ۔ | اے آدم تو اچھا حج کر اور البتہ ہم نے تجھ سے دو ہزار برس پہلے حج کیا ہے۔

فصل سوم

سفر اور حج وطن سے رخصت ہونے کے طریقہ کے بیانمیں

جو شخص حج کا ارادہ کرے اس کو لازم ہے کہ اس سے محض خدا کی خوشنودی کی نیت رکھے یعنی اس سے ریا۔ افتخار۔ سیر گلگشت اور تجارت مدنظر نہ ہو ہاں اگر حج مقصود بالذات ہو اور تجارت بالعرض تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں حق تعالے فرماتا ہے

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ | تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں کہ تم اپنے پروردگار کے احسان کے طالب ہو۔

اس آیت کی شان نزول یہ ہے کہ اسلام سے پہلے ایام حج میں لوگ بازار عکاظ و مجنہ و ذوالمجاز میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور یہی ان کا ذریعہ معاش تھا جب اسلام نے رونق پکڑی تو مسلمانوں نے ایسی تجارت میں تامل کیا تب یہ آیت نازل ہوئی جس کا منشا یہ ہے کہ حج کے ساتھ اگر تجارتی نفع بھی تلاش کرو تو کچھ گناہ نہیں۔

Marfat.com

نیز طالب حج کو چاہیے کہ سب گناہوں سے خالص توبہ کرے اور جہاں تک ہو سکے حقوق العباد کو معاف کرائے اور قرضوں اور امانتوں کو ادا کرے اور دشمنوں کو راضی کرے کیونکہ توبہ کا قبول ہونا اس پر موقوف ہے چنانچہ حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَةَ عَبْدٍ حَتّٰى يُرْضِيَ الْخُصَمَاءَ وَاِذَا رَضِيَ خُصَمَاءُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ وَيَقْبَلُ اللّٰهُ تَوْبَتَهٗ وَصَوْمَهٗ وَصَلٰوتَهٗ وَدِرْهَمٌ وَاحِدٌ يُرَدُّ فِي الْخُصَمَاءِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ۔

اللہ تعالےٰ اپنے بندے کی توبہ اسی وقت قبول کرتا ہے جب کہ وہ اپنے دشمنوں کو راضی کرتا ہے پس جب اُن سے اس کے دشمن راضی ہوتے ہیں تو اللہ بھی راضی ہوتا ہے اور اس کی توبہ اور نماز روزہ قبول کرتا ہے اور دشمنوں میں ایک درہم کا دینا ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

لازم ہے کہ اہل وعیال کا اور جس کا نفقہ اس پر واجب ہے اپنی واپسی تک مہیا کرے۔ اور ہرگز ان لوگوں سے بیخبر نہ ہو کیونکہ حضرت سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ اَهْلَهٗ

آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہی بس ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال سے بیخبر ہو۔

اپنے والدین کو اور نیز جسکی اطاعت و نفقہ اس پر واجب ہے اُن کو راضی کرنا چاہیے اگر والدین اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو ان کو اس حالتمیں

Marfat.com

چھوڑنا مگر والدین اگر حج فرض کو مانع ہوں تو ان کا کہنا نہ مانے ہاں نفل حج سے انکی خدمت و اطاعت بہتر ہے اور والدین نہ ہوں تو دادا دادی کو والدین کی طرح سمجھنا چاہیئے۔

کسی امین کے نام وصیت نامہ لکھنا چاہیئے تاکہ حقوق العباد و حقوق اللہ کو جو اس کے ذمہ ہیں اس کے بعد ادا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں۔

لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُهٗ مَکْتُوْبَةٌ تَحْتَ رَاْسِهٖ

جو کوئی اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان لائے اس کو یہ حلال نہیں کہ اپنے سر کے نیچے اپنی لکھی ہوئی وصیت رکھے بغیر دو رات بھی تیر کرے۔

جو نماز و دعائے استخارہ حصن حصین وغیرہ میں مذکور ہیں ان کو وقت اور راستہ کے اختیار کرنے کے لیئے پڑھے نہ اصل سفر کے لیئے کیونکہ اس میں استخارہ کی حاجت نہیں اور استخارہ تین یا سات مرتبہ کرے۔

مسواک سرمہ سلائی آئینہ کنگھی سوئی تاگا قینچی چھری استرا عصا وضو کا برتن ساتھ لینا مستحب ہے۔

جمعرات یا پیر کے دن سفر کرے اور سفر کرنے سے پہلے حج وغیرہ کے احکام معلوم کر لے اور وطن سے ایسا رخصت ہو کہ گویا دنیا سے آخرت کو جا رہا ہے

گھر سے باہر آنے کے پہلے سات محتاجوں کو کچھ خیرات دے اور دو نفل ادا کرے پہلی رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ وَالْاَصْحَابِ وَالْاِخْوَانِ احْفَظْنَا وَاِیَّاهُمْ مِنْ كُلِّ اٰفَةٍ وَّعَاهَةٍ	اے اللہ تو سفر میں ساتھی ہے۔ اور گھر والوں اور مال اور اولاد اور دوستوں اور بھائیوں کا پیچھے خبر لینے والا ہے تو ہم کو اور ان کو ہر آفت و مصیبت سے بچا۔

جب دہلیز پر پہنچے سورہ انا انزلنا اور یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَجِّهْنِیْ لِلْخَیْرَاتِ اَیْنَمَا تَوَجَّهْتُ۔	اللہ کا نام لیکر سفر کرتا ہوں میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت صرف خدا کی طرف سے ہے۔ اللہ کے نام سے اپنی ذات و مال اور دین پر اعتماد کرتا ہوں۔ اے اللہ تیرے ساتھ چلتا ہوں۔ اور تیری ہی طرف دھیان کرتا ہوں اور تجھی پر بھروسا اور اعتماد کرتا ہوں۔ اے اللہ تو مجھکو پرہیزگاری کا توشہ دے اور میرے گناہ بخشدے اور میں جہاں جاؤں مجھے نیکیوں کیطرف متوجہ کر۔

اور جب باہر نکلے یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ	اے اللہ میں گمراہ ہونے یا

137055

Marfat.com

اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔	گمراہ کیئے جانے یا ظلم کرنے یا ظلم کیئے جانے یا نادانی کرتے یا اپنے اوپر نادانی کیئے جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کا نام لیکر میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہ سے بچنے اور عبادت کرنیکی طاقت صرف خدائے عزوجل کی طرف سے ہے اے اللہ تو جس چیز کو دوست رکھتا اور پسند کرتا ہے اسکی مجھے توفیق دے اور مجھکو شیطان مردود سے بچا۔

اس کے بعد آیت الکرسی سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھکر پھر سات مسکین کو کچھ دے اور سب سے رخصت ہوکر دعا مانگے اور کہے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاِيْمَانَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ۔	میں تمہارے دین وایمان۔ اور تمہارے کاموں کے انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

اور رخصت کرنے والے یہ کہیں۔

فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَكَنَفِهٖ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَجَنَّبَكَ عَنِ الرَّدٰى	تو اللہ کی حفاظت اور اس کی پناہ میں رہیو اللہ تجھکو پرہیزگاری کا توشہ دے اور ہلاکی سے دور رکھے۔

Marfat.com

اور کشتی یا جہاز پر سوار ہونے کے وقت یہ کہے

بِسْمِ اللّٰہِ وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیٰمۃ والسمٰوات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون بسم اللہ مجریھا ومرسٰھا ان ربی لغفور رحیم ۔	اللہ کا نام لیکر سوار ہوتا ہوں اور انہوں نے اللہ کی کما حقہ قدر نہ جانی اور تمام زمین قیامت کے دن اسکی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہونگے وہ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے اللہ ہی کے نام پر جہازوں کا چلنا اور ٹھہرنا ہے ۔ بیشک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ۔

سفر کی اور دعائیں حصن حصین وغیرہ میں دیکھ کر عمل میں لائے ۔

حج کے لیے حلال وطیب مال جمع کرے ۔ حرام مال سے حج قبول نہیں ہوتا چنانچہ مستطاع ابن العماد میں روایت ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی حرام مال سے حج کرتا اور لبیک کہتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے

لَا لَبَّیْکَ وَلَا سَعْدَیْکَ وَحَجُّکَ ھٰذَا مَرْدُوْدٌ عَلَیْکَ	تیرا لبیک وسعدیک پکارنا مقبول نہیں اور تیرا یہ حج مردود ہے ۔

مگر مشتبہ مال سے فرض ساقط ہوجاتا ہے پس جس کے پاس مشتبہ مال ہو وہ قرض لیکر حج کرے اور اپنے مشتبہ مال میں سے قرض ادا کرے ۔

اپنے ساتھ اسقدر مال لینا چاہیئے کہ اپنے رفیقوں اور ضعیفوں کو بھی وسعت سے ساتھ کھلا پلا سکے ۔

Marfat.com

اگر سواری کرایہ کی ہو تو سواری والے کو اپنا بوجھ دکھا دے یا اس کا وزن بتلادے اور بغیر اس کی رضامندی کے زیادہ اسباب نہ لادے۔

نقل ہے کہ ایک شخص عبداللہ بن مبارک کے پاس ایک خط کسی کے پاس پہنچا دینے کو لایا انھوں نے فرمایا کہ ابھی اپنے پاس رکھ میں اونٹ والے سے پوچھ لوں پھر جواب دوں گا۔

ہر منزل پر مقدور کے موافق کچھ خیرات کرتا جائے کیونکہ لوگوں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حج کی نیکی کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔

اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِیْنُ الْکَلَامِ کھانا کھلانا اور نرمی سے بات کرنا۔

اس حدیث کی رو سے یہ بھی لازم ہے کہ اپنے ساتھ والوں سے خوش خلقی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے سخت گوئی اور جھگڑے سے بچے راہ میں پانی اور سودا سلف کی خرید میں لوگوں سے دھکا پیل نہ کرے ترش روئی اور بدمزاجی سے دور رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا مِنْ ذَنْبٍ اِلَّا وَلَہٗ تَوْبَۃٌ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ سُوْءِ الْخُلُقِ فَاِنَّہٗ کُلَّمَا تَابَ عَنْ ذَنْبٍ عَادَ فِیْمَا ھُوَ شَرٌّ مِّنْہُ۔

ہر گناہ کے لیے توبہ ہے سوائے اس گناہ کے جو بدخلقی سے ہو اس لیے کہ جب بدخلق کسی گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اس سے بدتر میں پڑتا ہے۔

اپنے رفیق کی ایسی خاطرداری کرے کہ اس کے لیے اپنے [illegible] تجویز کرے۔

نقل ہے کہ ایک مرتبہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ

Marfat.com

جھاڑی میں داخل ہوئے وہاں سے دو مسواکیں تراشیں ان میں سے جو سیدھی تھی وہ صحابی کو دی اور جو ٹیڑھی تھی وہ آپ رکھی صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ سیدھی مسواک کے زیادہ مستحق ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِنْ صَاحِبٍ یَصْحَبُ صَاحِبًا وَّلَوْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اِلَّا سُئِلَ عَنْ صُحْبَتِهٖ هَلْ اَقَامَ فِيْهَا حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰی اَوْ اَضَاعَهٗ۔	ہر ایک ساتھی جو اپنے ساتھی کے پاس بیٹھتا ہے اگرچہ ایک ہی لحظہ ہو اس سے اس کی صحبت کی بابتہ ضرور سوال ہوگا کہ آیا اس میں اللہ تعالے کا حق بجالایا یا اس کو ضائع کیا۔

مستحب ہے کہ کھانے اور سواری وغیرہ میں کسی کی شرکت نہ کرے اگرچہ رفیق راضی ہو تاکہ نزاع واقع نہ ہو۔

ایسے رفیق کو اپنے ساتھ لے جو صالح۔ عاقل۔ موافق المزاج۔ سفر اور نیکی کی طرف راغب اور شر سے بچنے والا ہو اور اپنے قریب کا رشتہ دار نہ ہو اور اگر ان صفات کا عالم ہو تو سبحان اللہ کیا کہنا ہے۔ اس سے دین کی باتیں خصوصاً حج اور عمرہ کے مسائل سیکھنے چاہئیں۔

کُتّا اور گھنٹا ہمراہ رکھنا مکروہ ہے۔

جو کوئی اپنے گھر سے بغیر زاد و راحلہ کے نکلا ہو اس کو برا نہ کہے۔ بلکہ اگر کچھ ہو سکے تو اس کو دے ورنہ نرم جواب دے اور اس کے حق میں اعانت کی دعا کرے۔

Marfat.com

مقصد اول

(حج اور عمرے کے بیان میں)

اور اس میں دس فصلیں اور ایک خاتمہ ہے۔

فصل اول

حج۔ عمرہ۔ افراد۔ تمتع۔ قران۔ کے معنی اور ان کے متعلقات کے بیان میں۔

حج کہتے ہیں احرام باندھ کر عرفات پر ٹھہرنے اور اوقات معین میں طواف زیارت کرنے کو۔

عمرہ کہتے ہیں احرام باندھ کر کعبہ کے طواف اور صفا مروہ میں سعی کرنے کو۔ عمرے میں طواف قدوم اور طواف وداع نہیں ہوتا۔ حج میں دونوں ہوتے ہیں مگر پہلا سنت اور دوسرا واجب ہے اور حج بالاتفاق فرض ہے اور عمرہ امام ابوحنیفہؒ و امام مالکؒ کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعیؒ کے مذہب میں حج کی طرح یہ بھی فرض ہے۔

افراد کے معنی ہیں (۱) تنہا حج اس طرح پر کرنا کہ عمرہ اس سال نہ کرنا یا اس کے بعد ایام حج یا قبل شوال ادا کرنا۔

Marfat.com

(۲) تنہا عمرہ اس طرح پر کرنا کہ اس سال حج نہ کرنا یا کرنا تو عمرہ کو شوال سے پہلے یا ایام حج کے بعد ادا کرنا۔

تمتع کے معنی ہیں حج کے مہینوں میں احرام باندھ کر عمرے کے افعال کرنا اور وطن جانے سے پہلے احلال کے قبل یا اس کے بعد احرام باندھ کر حج بھی کرنا لیکن اگر قربانی ساتھ لی ہو تو اس کو حج سے پہلے حلال ہونا جائز نہیں ہے۔

قِران کے معنی ہیں حج اور عمرے کو جمع کرنا یعنی دونوں کو حج کے مہینوں میں ایک احرام سے ادا کرنا یا احرام حج کو احرام عمرہ میں طواف عمرہ سے پہلے داخل کرنا یا احرام عمرہ کو احرام حج میں عرفات سے لوٹنے کے پہلے داخل کرنا۔ لیکن اخیر صورت میں گنہگار ہوگا۔

پس متمتع میں دو احرام دو تلبیہ ایک سفر میں لازم ہیں۔ اور قران میں ایک احرام ایک تلبیہ ایک حلق سفر واحد میں چاہیئے۔ اور تمتع و قران میں قربانی واجب ہے خواہ میقات سے ساتھ لی ہو یا نہیں اور قارن پر ایک جنایت کی دو جزا لازم آتی ہیں اور مفرد متمتع پر ایک۔ مگر جو متمتع احرام عمرہ سے خارج نہ ہو کر احرام حج کے بعد جنایت کرے وہ قارن کا حکم رکھتا ہے۔

افراد اور قران کے نام کی وجہ تو ظاہر ہے اور تمتع کے نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ متمتع احرام عمرہ و احرام و حج کے درمیان میں ممنوعات احرام سے فائدہ اٹھا سکتا ہے بخلاف قارن کے کہ اگر وہ عمرہ کے بعد مثلاً سر منڈھا لے تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔

آفاقی کو افراد۔ قران۔ تمتع ہر ایک درست ہے اور مکی کو قران و تمتع

Marfat.com

نہیں کرنا چاہیئے اگر کرے گا تو اس پر دم لازم آئے۔ تحقیق یہی ہے۔

آفاقی اُس شخص کو کہتے ہیں جو میقات[لہ] سے باہر رہتا ہو اور مکی سے مراد امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ شخص ہے جو آفاقی نہ ہو خواہ وہ خاص مکہ میں رہتا ہو یا عین میقات پر یا میقات کے اندر مکہ کے جانب رہتا ہو۔ اور امام مالکؒ کے نزدیک مکی سے خاص مکہ کا رہنے والا مراد ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مکہ کا رہنے والا اور جو مکہ سے سفر شرعی کے فاصلہ پر نہ ہو دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

لہ احرام باندھنے کا مقام ۱۲ منہ

Marfat.com

فصل دوم

احرام باندھنے کے وقت اور میقات کے بیان میں

آفاقی کے لیئے عمرے کے احرام کا وقت تمام سال ہے مگر عرفہ عید ایام تشریق ان پانچ دنوں میں مکروہ تحریمی ہے۔ اور مکی کے لیئے عمرے کا وقت سوائے حج کے مہینوں کے تمام سال ہے۔ اور حج کے مہینوں میں اگر حج کا قصد رکھتا ہو تو عمرہ کرنا مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں۔

آفاقی کے لیئے عمرہ و حج کے احرام باندھنے کے پانچ مشہور مقام ہیں اور ہر ایک کو میقات کہتے ہیں۔

۱۔ مدینہ والوں کے لیئے ذوالحلیفہ ہے اس کو عوام آبار علیؓ کہتے ہیں وہاں کئی کوئیں ہیں۔ درمختار میں لکھا ہے کہ وہ مقام مکہ سے دس منزل پر مدینہ کی جانب واقع ہے۔ اور فتح الباری میں مذکور ہے کہ ایک سو اٹھانوے (۱۹۸) میل پر ہے اور مدینہ سے چار یا چھ میل کا فاصلہ رکھتا ہے سید سمہودی تاریخ مدینہ میں لکھتے ہیں کہ میں نے ناپ کر معلوم کیا کہ باب السلام مسجد نبوی سے دہلیز مسجد الشجرۃ تک جہاں سے ذوالحلیفہ میں احرام باندھتے ہیں انیس ہزار سات سو ساڑھے تیس گز کا تفاوت ہے۔

[illegible] عوام کا خیال ہے کہ حضرت علیؓ نے وہاں کے کنوؤں میں جنوں کو مار ڈالا [illegible] حکایت کی کچھ اصل نہیں [illegible] برجندی کہتے ہیں کہ ذوالحلیفہ بنی خثیم کا ایک پانی ہے اور حلیفہ حلفہ کی تصغیر ہے اور وہ ایک گھاس ہے جو پانی میں اگتی ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

٢- مصر و شام اور مغرب والوں کا میقات اگر مدینہ کی طرف سے آئیں تو وہی ذوالحلیفہ ہے اور اگر تبوک[1] کی راہ سے گذریں تو جحفہ[2] ہے جو زمانہ سابق میں رابغ کے پاس ایک بستی تھی جو مکہ سے پانچ منزل تھی جس کے بیاسی[3] میل تھے اور مدینہ سے سات منزل لیکن اب وہ مقام ویران ہے اس کا نشان [illegible] معلوم ہوتا۔

لہذا اب احرام رابغ سے باندھتے ہیں جو جحفہ سے کچھ مقدم ہے اور وہ ایک وادی ہے جہاں ایک بستی آباد ہو گئی ہے۔

٣- نجد[4] والوں کا میقات قرن ہے۔ وہ طائف کے پاس نہر عرفات کے کنارہ پرانڈے جیسا گول اور چکنا ایک پہاڑ ہے جو مکہ سے دو منزل ہے جس کے [illegible] میل شمار کرتے ہیں۔

٤- اہل یمن و تہامہ اور یمن کی طرف سے آنے والے ہندوستانیوں کا میقات یلملم ہے اور وہ مکہ سے دو منزل پر ایک پہاڑ ہے جس کے [illegible] میل [illegible] اس کو سعدیہ کہتے ہیں۔

ف١ تبوک شام و مدینہ کے درمیان میں ایک [illegible] ہے [illegible]

ف٢ اس کو مہیعہ کہتے ہیں جب عمالقہ نے بنو عبید [illegible]
ایک سیل آئی اور انکو بہا لے گئی [illegible]

ف٣ یہ بات حیات القلوب وغیرہ میں اسی طرح مذکور ہے [illegible]
ہے اور مسجد ماثور بھی وہاں موجود ہے [illegible]

ف٤ نجد بلند مکان کو کہتے ہیں یہاں [illegible]
بلندی کی طرف ہیں اور جو شام و عراق کے درمیان [illegible]

Marfat.com

۵۔ اہل اعراق[۱] یعنی بصری۔ کوفی۔ خراسانی وغیرہ کا میقات ذات عرق[۲] ہے اور وہ مکہ سے بیالیس میل پر ایک بستی تھی جس کو دو منزل شمار کرتے تھے پھر وہ بستی زمانہ سابق میں ویران ہو کر مکہ کی طرف آبسی تھی۔ اس واسطے عراقیوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ احرام وادی عقیق سے باندھیں جو کہ ایک یا دو منزل ذات عرق سے مقدم ہے۔

ان میقاتوں میں ذوالحلیفہ سب سے دور اور یلملم سب سے قریب ہے اگر اور کوئی ان میقاتوں پر یا دو میقات کے درمیان سے گذرے اس کا حکم بھی انہیں میقات والوں کا ہے پس اس کو احرام عین ان میقاتوں پر باندھنا چاہیئے اگر خود اُن پر سے گذرے ورنہ ان کی سیدھ پر سے اگر معلوم ہو۔

کئی میقاتوں میں سے جو دور ہو وہاں سے اور اس کی سیدھ سے احرام باندھنا بہتر ہے اور اگر سید معلوم نہ ہو تو دو منزل پر سے۔ اس لیئے کہ کوئی میقات دو منزل سے کم نہیں ہے۔ اسی لیئے جدہ سے جانے والے عین دریا میں یلملم کے سامنے سے جس کو جہاز والے بتا دیتے ہیں احرام باندھتے ہیں۔

جتنے میقات ہیں اون کی اول حد پر احرام باندھنا چاہیئے تاکہ سارے میقات پر احرام کے ساتھ گذرے مگر جس میقات میں جگہ کا تعین روایت میں وارد ہو چکا ہے

---

[۱] عراق دریا یا نہر کے کنارے کو کہتے ہیں چونکہ ملک عراق مکہ سے مشرق کی جانب دجلہ و فرات کے کنارے پر واقع ہے اس لیئے اس نام سے موسوم ہوا۔ ۱۲۔ منہ

[۲] ذات عرق ایک ریتلی زمین ہے جس میں بھاؤ پیدا ہوتا ہے اور وہاں عرق نامی ایک پہاڑی ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

وہاں اسی جگہ سے احرام باندھنا چاہیئے۔ جیسے ذو الحلیفہ میں مسجد الشجرہ احرام کے لیئے متعین ہے

بغیر احرام باندھے ان میقاتوں سے آگے بڑھنا درست نہیں البتہ ان کے پہلے سے احرام باندھنا جائز ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھ کر آئے جب کہ یہ جانے کہ میں ممنوعات احرام سے بچ سکوں گا ورنہ میقات پر ہی باندھنا بہتر ہے۔

حج کے احرام کا وقت شوال و ذیقعدہ کا سارا مہینہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔ اس سے پہلے احرام باندھنا امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک مکروہ اور امام شافعیؒ کے نزدیک بالکل ناجائز ہے۔

جو آفاقی مکہ یا حرم میں جانے کے لئے میقات پر سے گذرے اس پر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا اور ان دونوں میں سے ایک کا بجالانا امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک واجب ہے اگرچہ وہ مالدار نہ ہو اور خواہ حج و عمرہ کا قصد رکھتا ہو یا تجارت وغیرہ کے لیئے جاتا ہو اور امام شافعی رح کے نزدیک اگر حج اور عمرہ کے سوا اور کسی کام کے لیئے جاتا ہو تو اس پر حج یا عمرے کا احرام واجب نہیں۔

لیکن میقات پر یا میقات کے اندر رہنے والا یا جو کسی کام کو باہر نکل کر پھر میقات پر سے گذرے اور ان میں سے ہر ایک مکہ یا حرم میں جانے کا قصد رکھتا ہو جب تک کہ حج یا عمرے کی نیت نہ کرے اس پر احرام باندھنا اور حج وعمرہ کرنا بالاتفاق لازم نہیں

مکی کے لیئے احرام حج کی جگہ تمام حرم ہے مگر مسجد الحرام خصوصاً میزاب کے نیچے کا مقام بہتر ہے اور احرام عمرہ کی جگہ زمین حل ہے۔ مگر تنعیم خصوصاً

Marfat.com

مسجد عائشہؓ بہتر ہے۔

آفاقی جب مکہ میں داخل ہوکر احرام سے خارج ہوگیا تو وہ بھی مکی کا حکم رکھتا ہے اگرچہ اقامت کی نیت نہ کرے ایسا ہی حال میقات یا حل والے کا ہے جبکہ وہ کسی کام کو بغیر احرام باندھے مکہ میں آیا ہو۔

Marfat.com

فصل سوم

طریقہ احرام کے بیان میں

احرام کے دو کپڑے ہوتے ہیں۔ ایک تہمد جس سے نیچے کا بدن چھپایا جاتا ہے دوسری چادر جس سے اوپر کا بدن ڈھانکتے ہیں۔ تہمد اگر متوسط آدمی کے لیے پانچ ہاتھ لمبا اور ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک چوڑا اور چادر چھ ہاتھ لمبی اور کندھوں سے تہمد باندھنے کی جگہ تک چوڑی کافی ہے مگر جو محرم دبلا یا موٹا چھوٹا یا بڑا ہو وہ اپنے موافق ان کپڑوں کو گھٹا بڑھا سکتا ہے اسی طرح محرم بجائے دو کپڑوں کے ایک ہی کپڑا رکھے تو بھی جائز ہے احرام کے لیے نیا سفید کپڑا بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا۔

جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے سِلے ہوئے کپڑے موزے وغیرہ بدن سے نکالے۔ سر کے بال[1] منڈا لے اگر اس کی [illegible]

---

[1] فقہ کی اکثر کتابوں اور حج کے رسالوں میں یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہوا ہے مگر [illegible] بالوں کا باقی رکھنا بہتر ہے اور ان کو احرام سے حلال ہونے کے وقت [illegible] جائیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب بھی بجز حج و عمرہ کے سر کے بال نہیں منڈاتے تھے [illegible] ایسا کرتے تھے پس عوام اہل [illegible] جو احرام باندھنے کے وقت سر منڈاتے ہیں [illegible] فقیر عرض کرتا ہے کہ سر منڈانا فی نفسہ سنت سے خالی نہیں ہے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا۔ پس جو لوگ احرام کے وقت سر منڈانے کو سنت کہتے ہیں ان کی مراد [illegible] کی عادت [illegible] ان کے نزدیک سر منڈانا [illegible] اور نظافت [illegible] میں [illegible] کنگھی کرنا تیل لگانا۔ کافی ہے اور اعمال کی بھاری [illegible] کثافت میں اختیار کرنی [illegible] بدن [illegible] اعمال کا عذر ہو سکتا ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

ہو ورنہ گل خیرو اشنان وغیرہ سے دھوئے۔ مونچھیں۔ ناخن کترائے۔ بغل اور زیر ناف کے بال دور کرے۔ بدن کو نہا دھو کر میل کچیل سے صاف کرے۔ خوشبو لگائے خواہ اس کا جرم بعینہٖ احرام کے بعد باقی رہے جیسے مشک۔ ارگجا۔ یا جاتا رہے جیسے مشک کو گلاب میں گھسکر لگائے مگر جس خوشبو کا جرم اور اثر باقی رہے اس کو کپڑوں میں نہ لگائے فتویٰ اسی پر ہے اس لیئے کہ کپڑا کبھی بدن سے علیحدہ ہو جاتا ہے پس اس کا پھر اوڑھنا گویا احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال کرنا ہے۔ بالوں میں تیل ڈالے۔ کنگھی کرے اور یہ غسل بدن کی پاکی وصفائی کے لیئے ہے لہذا حیض والی عورت اور زچہ اور لڑکے کو بھی مسنون ہے۔ اس غسل میں احرام کی نیت کرے اور اگر نہانے کی حاجت ہو تو اس کی بھی نیت کرے جس کو نہانے کی حاجت نہ ہو اگر وہ وضو پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے۔

اگر بی بی یا لونڈی ساتھ ہو اور کوئی امر مانع نہ ہو تو اس موقع پر اس سے صحبت کرنا بھی مستحب ہے تاکہ اس کے بعد اس کا دل حج وعمرہ میں اور طرف نہ بھٹکے۔

غسل وغیرہ کے بعد تہمد باندھے اور چادر اوڑھے اکثر فقہ کی کتابوں اور حج کے رسالوں میں احرام باندھنے میں اضطباع کو مسنون لکھا ہے۔ اضطباع کہتے ہیں چادر کے داہنی کو داہنے بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو۔ لیکن ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اضطباع خاص طواف میں ہے ورنہ نماز میں کندھے کا کھولنا لازم آئیگا جو کہ مکروہ ہے بحرالرائق میں بھی طواف کی تخصیص مذکور ہے اور اہل مکہ کا بھی یہی معمول ہے

پھر غیر مکروہ[1] وقت میں احرام کی نیت سے دو رکعت[2] نفل قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ

---

[1] نوافل کے لیئے مکروہ وقت۔ سورج نکلنے۔ ڈوبنے اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہے اور نماز فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک ۱۲۔ منہ

[2] اگر فرض نماز کے بعد احرام باندھے تو بھی کافی ہے ۱۲۔ منہ

Marfat.com

کے ساتھ پڑھے۔

اکثر علما قل یا ایہا الکافرون کے بعد یہ آیت پڑھتے ہیں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ	اے پروردگار تو ہمیں راہ دکھلانے کے بعد ہمارے دلوں کو مت پھلا اور ہمکو اپنے پاس سے رحمت دے۔ بیشک تو ہی بڑا دینے والا ہے

اور قل ھو اللہ کے بعد یہ آیت۔

رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا	اے ہمارے رب! تو ہم کو اپنے پاس سے رحمت دے اور ہمارے لئے ہمارے کام میں ہدایت مہیا کر

(۱) پھر قبلہ رخ بیٹھے اور یہی طریقہ افضل ہے یا کھڑا ہو جائے اس کے بعد اگر حج کا ارادہ ہو تو دل سے نیت کرے اور زبان سے یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔	اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں پس اسکو میرے لئے آسان کر اور اس کو میری طرف سے قبول کر۔

بعض کہتے ہیں کہ اس کے بعد اتنا اور کہے۔

وَاَعِنِّیْ عَلَيْهِ وَبَارِكْ لِیْ فِيْهِ نَوَيْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰى	اور تو اس پر میری مدد کر اور اس میں مجھے برکت دے میں نے حج کی نیت کی اور اس کا احرام اللہ تعالے کے لیے باندھا۔

(۲) اور اگر عمرے کا قصد ہو تو یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ	اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ کرتا ہوں

Marfat.com

فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ وَاَعِنِّيْ عَلَيْهَا وَبَارِكْ لِيْ مِنْهَا نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى	پس تو اس کو میرے لئے آسان اور میری طرف سے قبول کر اور اس پر میری مدد کر اور مجھے برکت دے میں نے عمرہ کی نیت کی اور خدا کے لئے اس کا احرام باندھا۔

(۳) اور اگر قران کرنا چاہے تو یہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ وَاَعِنِّيْ عَلَيْهِمَا وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِمَا نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِهِمَا لِلّٰهِ تَعَالٰى	اے اللہ میں عمرے اور حج کا ارادہ کرتا ہوں پس تو ان دونوں کو میرے لئے آسان اور میری طرف سے قبول کر اور دونوں پر میری مدد کر اور دونوں میں مجھے برکت دے میں نے عمرے اور حج کی نیت کی اور خدا کے لئے دونوں کا احرام باندھا۔

(۴) اور تمتع کے لیئے بالفعل عمرے کی نیت کافی ہے۔ آگے چلکر عمرے کے بعد حج کی بھی نیت کرے۔

پھر نیت کے بعد یوں پکارے

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔	اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں حاضر ہوں حاضر ہوں تیرا کوئی ساجھی نہیں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں بیشک تمام تعریف نعمت اور بادشاہت تجھکو ہی تیرا کوئی ساجھی نہیں ہے۔

اس سے کم نہ کرے زائد کہے تو بہتر ہے مثلاً یہ کہے۔

لہ الملک پر وقف کرنا چاہیے اور ان الحمد کے الف کو کسرہ (زیر) پڑھنا فتحہ (زبر) سے بہتر ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

لَبَّیْكَ اِلٰہَ الْخَلْقِ لَبَّیْكَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدَیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ	اے خلق کے معبود! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں حاضر ہوں، گناہوں کے بخشنے والے! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور تیرے کام میں مدد کرتا ہوں اور تمام نیکیاں تیرے اختیار میں ہیں۔ اور تمام رغبتیں تیری طرف ہیں۔

پھر پست آواز سے درود اور جو دعا التحیات کے بعد پڑھتے ہیں اس کو پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔ لیکن دعا سے ماثورہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَمِنَ النَّارِ۔	اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضامندی اور جنت چاہتا ہوں اور تیرے غصہ اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں

اور یہ دعا بھی مستحب ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَحْرَمُ لَكَ شَعْرِیْ وَبَشَرِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ مِنَ النِّسَاءِ وَالطِّیْبِ وَکُلَّ شَیْءٍ حَرَّمْتَہٗ عَلَی الْمُحْرِمِ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْھَكَ الْکَرِیْمَ۔	اے اللہ! میں تیرے لیے اپنے بال کھال گوشت اور خون پر عورتوں اور خوشبو ان تمام چیزوں کو جن کو تو نے محرم پر حرام کیا ہے حرام کرتا ہوں اور اس سے خاص تیری ذات پاک کی خوشنودی چاہتا ہوں

لبیک کے ساتھ عمرہ یا حج یا دونوں کی تعین کرنی مستحب ہے مثلاً لَبَّیْكَ بِعُمْرَۃٍ یا لَبَّیْكَ بِحَجٍّ۔ یا لَبَّیْكَ بِعُمْرَۃٍ وَحَجٍّ۔

Marfat.com

لبیک کہنے کے ساتھ یہ شخص محرم ہو گیا۔ تسبیح۔ تہلیل۔ تکبیر۔ تحمید اور جو ذکر اللہ کی عظمت پر دلالت کرے وہ بھی محرم ہونے میں لَبَّیْکَ کا حکم رکھتا ہے اسی طرح نیت کے ساتھ قربانی لے چلنے کے وقت محرم ہو جاتا ہے اگرچہ لبیک وغیرہ زبان سے نہ کہے اور بغیر ان دو چیزوں کے محرم نہیں ہوتا۔

قربانی سے مراد وہ اونٹ۔ اونٹنی۔ گائے۔ بیل ہے جس کے گلے میں علامت کے لیے نعل یا نعل کا ٹکڑا یا توشہ دان یا اس کا دستہ یا کسی درخت کی دھاڑی باندھتے ہیں یا اس کو جھول پہناتے ہیں یا اونٹ کے کوہان میں بائیں طرف زخم کرتے ہیں جس سے خون بہتا ہے مگر یہ صورت امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک مکروہ ہے جب کہ زخم کے سرایت کرنیکا خوف ہو۔

محرم ہونے پر ہر نماز کے بعد۔ اٹھتے۔ بیٹھتے۔ پڑھتے۔ اترتے۔ صبح و شام ہوتے۔ سوتے۔ جاگتے۔ راہ پہ مڑتے۔ تاروں کے ڈوبتے۔ نکلتے۔ ٹوٹتے لوگوں سے ملاقات کرنے غرض ہر تغیر کے وقت بآواز بلند لَبَّیْکَ پکارتا رہے مگر اتنا نہ چلائے کہ گلا پڑ جائے اور جب کہے تو برابر تین بار کہے اگرچہ فرض صرف ایک بار کہنا ہے اور مسجد میں بہت زور سے نہ کہے۔

عمرے میں شروع طواف سے اور حج میں شروع رمی اول سے لبیک کہنا موقوف نہ کرے

فصل چہارم

Marfat.com

ممنوعاتِ احرام کے بیان میں

جن چیزوں کا حالتِ احرام میں کرنا حرام ہے اور اکثر اُن پر جزا (کفارہ) لازم آتی ہے اُن کا اس مقام پر ذکر کیا جاتا ہے۔

عورت سے اگرچہ اپنی بی بی یا لونڈی ہو صحبت کرنا۔ رغبت سے بات چیت کرنا ہاتھ لگانا۔ خواہش سے آنکھ بھر دیکھنا۔ فسق و فجور کرنا۔ جھگڑنا۔ ساتھ والوں نوکروں اور دنیا کے معاملہ کرنے والوں پر غصہ کرنا منع ہے مگر دین کی بات پر غصہ کرنا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر منع نہیں۔

بدن سے کسی جگہ کے پورے یا ادھورے بال دور کرنے [illegible] یا اپنے یا غیر کے ناخن کترنے بھی منع ہیں مگر جو بال آنکھ کے اندر نکلے اُس کا دور کرنا جائز ہے۔ سیا ہوا لباس پہننا یا اس طرح کا بنا ہوا یا بنایا ہوا کہ اکثر بدن یا بعض عضو کا احاطہ کرے اور کام کرنے میں خود بخود یا اکثر بدن پر ٹھہرا رہے جائز نہیں۔

سیا ہوا کپڑا جیسے کرتہ۔ جبہ۔ انگرکھا۔ جامہ۔ نیمہ۔ فرغل۔ عبا۔ قبا۔ ٹوپی۔ پاجامہ۔ موزے وغیرہ۔

بنا ہوا جیسے دستانے۔ جرابیں۔ بے جوڑ کا کرتہ۔ یا پاجامہ۔ ٹوپی وغیرہ۔

بنایا ہوا جیسے خود۔ بارانی۔ نمدے کا جبہ۔ کرتہ۔ [illegible] ڈال ہو۔

پہننے سے عادت کے موافق پہننا مراد ہے پس اگر کوئی محرم جبہ یا عبا کو کندھوں پر ڈالے اور آستینوں کو نہ پہنے یا صرف ایک آستین کو پہنے

Marfat.com

یا پائجامہ کو اوڑھے ہے تو جائز ہے مگر ترک کرنا بہتر ہے سر یا گالوں کا کسی کپڑے سے ڈھانکنا۔ چادر میں گھنڈی تکمہ لگا کر باندھنا ٹخنے کا موزوں جرابوں جوتیوں وغیرہ سے ڈھانکنا۔ سر اور منہ پر پٹی باندھنا اگرچہ مرض کی وجہ سے ہو ایسے رنگین کپڑے کا پہننا۔ اوڑھنا جو کسم۔ یا زعفران یا ورس[1] یا کسی اور خوشبودار چیز میں رنگا ہوا جائز نہیں لیکن اگر رنگنے کے بعد دھو ڈالا ہو یا ایسا مستعمل ہو کہ اس سے خوشبو نہ آتی ہو تو جائز ہے۔

بخور[2] دیئے ہوئے کپڑے کا پہننا اوڑھنا۔ بدن یا کپڑوں میں اگرچہ چھوٹا ہو خوشبو لگانا ہاتھ کا خوشبو میں ڈالنا جس سے اس کا جرم ہاتھ میں لگ جائے کپڑے کے کنارے میں سوائے عود کے خوشبو باندھنا اور خوشبودار چیز کا کھانا جیسے دار چینی۔ الائچی۔ لونگ۔ سونٹھ۔ ایسا کچا کھانا کھانا جس میں خوشبو[3] شامل اور اس کی بو نا ہو اور یہی حال پینے کی چیز کا بھی ہے۔

بالوں یا بدن میں مہندی لگانا۔ بالوں کو گل خیرو یا اسی قسم کی اور چیز سے دھونا۔ تیل لگانا۔ بالوں کو گوند وغیرہ سے جمانا۔ سر داڑھی یا نور کا منڈوانا

---

[1] ورس یمن میں ایک پھل کے ریشے ہیں جو زعفران کی طرح خوشبودار ہوتے ہیں۔ ۱۲ منہ

[2] بخور دینا یعنی خوشبودار چیز مثلاً عود مصطگی وغیرہ کا دھواں دینا۔ لیکن اگر کسی مکان میں عود وغیرہ سلگایا گیا ہو اور اس مکان میں گذرنے سے کپڑوں میں کچھ خوشبو کا اثر آگیا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ۱۲ منہ

[3] خوشبو وہ چیز ہے جس کی بو بھلی معلوم ہو اور عقلمند اس کو خوشبو کہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

کرنا یا پکڑنا یا روک رکھنا یا بتانا یا اشارہ کرنا یا شکاری پر اعانت کرنا جیسے تیر و کمان چھرے وغیرہ دینا یا ایک جانب سے دوسری جانب کو ہانکنا اسکا انڈا یا پر یا بازو یا پاؤں توڑنا یا اس کا گوشت پکانا یا بھوننا۔ دودھ دوہنا یا بیچنا یا خریدنا۔ یا بدن کا اس طرح کھجانا کہ اس سے بال ٹوٹ جائے یا جوں مرجائے جوں کا بدن یا کپڑے سے مارنا یا دور کرنا یا مارنے کے لیے کسی کے حوالہ کرنا بشرطیکہ وہ مار ڈالے۔ یا کپڑوں کو جوں کے دور ہونے یا مرجانے کے لیے دھوپ میں ڈالنا یا دھونا یا غیر سے کہنا کہ تو جوں کو میرے بدن یا کپڑے سے مار یا دور[1] کر۔ یا اس بات کو بتانا یا اشارہ کرنا یہ سب باتیں منع ہیں لیکن اگر غیر کی جوں زمیں پر گری ہوئی ہو تو اس کا مارنا جائز ہے۔ حرم کے درخت کو سوائے اذخر گھانس کے کاٹنا یا چبانا جائز نہیں۔

فصل پنجم

مکروہات احرام کے بیان میں

جو چیزیں حالت احرام میں مکروہ ہیں اور ان پر جزا نہیں لازم آتی وہ یہاں بیان کی جاتی ہیں۔

---

[1] اس طرح دور کرنا کہ زمین پر ڈال دے جس سے وہ مر جائے اور اگر اپنے جسم یا بدن سے وہ تکلیف کے باعث ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھ دے تو جائز ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

بدن سے میل کا دور کرنا - بالوں کا کھولنا - سر کے بالوں یا داڑھی میں
کنگھی کرنا داڑھی یا سر کا یا باقی جسم کا زور سے کھجانا جس سے بال کے ٹوٹنے یا
جوں کے مرنے کا خوف ہو - چادر کا گردن پہ باندھنا - سر یا منہ کا پردہ کعبے
اس طرح چھپانا کہ سر یا منہ پر لگ جائے - عبا - قبا - جیسے پوستین لبادے
وغیرہ کا اوڑھنا - کندھوں سے بغیر دونوں آستینوں یا ایک آستین پہنے
کے گرہ باندھنا - چادر یا تہمد کے ایک کنارے کو دوسرے کنارہ سے
یا دونوں کناروں کو ملا کر کاٹنا یا سوئی چھوتا یا ڈوری وغیرہ سے باندھنا
چادر یا تہمد کے دو پاٹ سیکر یا پیوند لگا کر باندھنا - اوڑھنا - غیر خوشبو دار
سیاہ زرد نیلہ کپڑا پہننا - خوشبو کا سونگھنا یا ہاتھ لگانا بشرطیکہ اس کا جرم
ہاتھ میں نہ لگے - خوشبودار پھولوں میووں اور بوٹیوں کا سونگھنا - عطار کے
پاس یا اس کی دوکان پر خوشبو سونگنے کے لیے بیٹھنا سر اور منہ کے سوا
کسی اور عضو پر بغیر مرض کے پٹی باندھنا - ناک یا ٹھڈی کا کپڑے سے
ڈھانکنا یہ سب مکروہ ہے مگر ہاتھ سے ڈھانکنا مکروہ نہیں ہے -

اور جس کھانے کی کچی چیز میں خوشبو ملکر مغلوب ہوگئی ہو گو اس میں
سے بو آتی ہو اس کا کھانا پینا اور تکیہ پر پیشانی رکھ کر اوندھا سونا بھی مکروہ
ہے -

فصل ششم

مباحات احرام کے بیان میں

Marfat.com

وہ چیزیں جو حالت احرام میں مباح وجائز ہیں حسب ذیل ہیں۔

طہارت کے لیے غسل کرنا۔ غبار و گرمی دفع کرنے کے لیے حمام کرنا
پانی میں غوطہ لگانا۔ طہارت کے لیے نہ زینت کے لیے کپڑا دھونا۔
انگوٹھی پہننا۔ پرتلے میں تلوار لٹکانا اگرچہ پرتلا ریشمی یا چمڑے کا سیا ہوا ہو۔
ہتھیار باندھنا۔ دشمن دین سے لڑنا۔ ہمیانی باندھنا۔ اگرچہ سی ہوئی ہو۔
سر یا منہ کو گھر یا دیوار یا پہاڑ یا محمل یا عماری یا خیمہ یا چھتری کے سایہ میں
رکھنا۔ بغیر خوشبو کا سرمہ[1] لگانا۔ آئینہ دیکھنا۔ مسواک کرنا۔ داڑھ یا دانت اکھاڑنا
ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا۔ فصد لینا۔ بالوں کو دور کیے بغیر پچھنے لگانا۔
ختنہ کرنا۔ دمل کا قطع کرنا۔ شکستہ عضو کی اصلاح کرنا۔ پٹی باندھنا۔ کرتے
کو چادر کی طرح اوڑھنا۔ یا اس کا تہمد باندھنا۔ پگڑی کو بغیر گرہ لگانے کے
کمر پر لپیٹنا۔ چادر کے دونوں کونے تہمد میں کھونسنا۔ عبا۔ قبا۔ پوستینی۔ لبادہ
کا کندھوں کے داخل کیے بغیر اپنے اوپر ڈالنا یا لپیٹ کر اوڑھ لینا۔ سر یا منہ کا
تکیہ پر رکھنا۔ سر یا منہ پر اپنا یا غیر کا ہاتھ رکھنا۔ جوتی۔ یا کٹے ہوئے موزے
یا کھڑاؤں پہننا جس سے ٹخنے نہ چھپیں۔ داڑھی کا ٹھوڑی کے نیچے سے
اور کان۔ گردن۔ ہاتھوں کا بلکہ سر اور منہ کے سوا تمام بدن کا ڈھانکنا۔
سر پر لگن۔ تغار۔ دیگچی۔ طباق۔ رکابی۔ گون۔ بورا۔ دستی [illegible]
صندوق۔ چارپائی۔ شبری کا اٹھانا۔ مگر کپڑوں کی گٹھڑی [illegible]

---

[1] اگر خوشبودار سرمہ ایک یا دو بار لگائے تو صدقہ دے زائد میں دم دینا ہوگا۔ ۱۲ منہ

[2] لیکن اگر ساری رات یا دن بھر ان چیزوں کو سر پر رکھے تو صدقہ لازم آئے گا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

لحاف وغیرہ نہ اُٹھائے۔ شکار صحرائی کا گوشت کھانا جو کو غیر محرم نے شکار
و ذبح کیا ہو۔ زمین حل میں بدون شرکت محرم کے کسی طرح کی شرکت سے
شکار کرنا۔ مچھلی کھانا۔ ہر حال میں اس پکے ہوئے کھانے کا کھانا جس میں
خوشبو پڑی ہو۔ کچے کھانے کا اس حال میں کھانا جب کہ اس میں خوشبو
بلکہ معلوم نہ ہوتی ہو۔ گھی۔ چربی۔ روغن زیتون۔ تل کے تیل اور جس روغن
میں خوشبو نہ ہو اس کا کھانا۔ زخم یا بوائی میں تیل لگانا۔ زمین حل میں درخت
اور گھاس کا کاٹنا خواہ خشک ہو خواہ تر۔ ایسا شعر پڑھنا جس میں کوئی بُری
بات نہ ہو۔ اصالتہً یا نیابتہً نکاح کرنا۔ اونٹ۔ گائے۔ بکری۔ مرغی۔ بطخ
کا ذبح کرنا داڑھی یا بالوں یا کسی عضو کو اگر جوں کے مرنے جھڑنے یا بال
کے ٹوٹنے کا خوف ہو۔ آہستہ آہستہ انگلیوں سے بغیر ناخن کے کھجانا
اور اگر ایسا خوف نہ ہو تو زور سے کھجانا بھی جائز ہے اگرچہ دو دو بال ٹوٹ جائیں
اور خون چھنک آئے گندھی کے پاس یا اس کی دکان پر بلانیت خوشبو
سونگھنے کے بیٹھنا۔ بے ادب خادم کو ادب سکھانے کے لیئے مارنا حل و
حرم میں مردار خوار اور ناپاکی کھانے والے کوّے۔ چیل۔ سانپ۔ بچھو
چھپے۔ چھچھڑی۔ بھیڑیے۔ گیدڑ۔ پروانے۔ مکھی۔ چیونٹی۔ چھپکلی۔ زنبور
پسّو۔ ساہی۔ مچھر۔ کھٹمل اور موذی حملہ آور درندوں کا مارنا۔ مگر جوں کا مارنا
اس لیئے جائز نہیں کہ بدن کے میل سے پیدا ہوتی ہے پس اس کا مارنا
یا دور کرنا گویا اپنے بدن یا کپڑے کو میل سے صاف کرنا ہے۔ جو
درست نہیں۔

Marfat.com

فصل ہفتم

طریقہ عمرہ کے بیان میں !

عمرے کا طریقہ یہ ہے کہ جو آفاقی ماہ شوال و ذیقعد اور ایام عشرہ ذی الحج کے سوا میقات پر گذرے وہ فقط عمرے کا احرام باندھے اور جو ان مہینوں میں گذرے وہ عمرے کی نیت سے یا قران یا تمتع کی نیت سے احرام باندھ کر لبیک کہتا ہوا جیسا کہ پہلے مذکور ہوا مکہ کی طرف چلے۔ جب زمین حرم[1] پہونچے اگر طاقت رکھتا ہو پیادہ ننگے پاؤں ہو لے۔ اور جیسے قیدی گنہگار بادشاہ قہار کے سامنے جاتا ہے کمال انکسار و آہستگی و وقار و توبہ و استغفار کے ساتھ قدم اٹھائے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا حَرَمُكَ وَ حَرَمُ رَسُوْلِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَدَمِیْ وَ عَظْمِیْ عَلَی النَّارِ اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِكَ	اے اللہ بیشک یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے سو تو میرے گوشت خون اور ہڈی کو آگ پر حرام کر۔ اے اللہ تو مجھکو اس دن اپنے عذاب سے پناہ دے جس دن

[1] زمین حرم کی علامت کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے ہر طرف نشان نصب [illegible] میں کھڑا گیا اس کی روشنی جہاں تک پہونچی وہ حرم کی مقدار پائی اور وہ زمین مدینے کی طرف تنعیم تک تین میل اور یمن و عراق و طائف ہر ایک جانب سات میل اور جعرانہ کی طرف نو میل اور جدہ کی طرف دس میل ہے [illegible]

یوم تبعث عبادک لے	تو اپنے بندوں کو اوٹھاوے کا
واجعلنی من اولیائک	اور مجھے اپنے دوستوں اور فرمان
واھل طاعتک وتب	برداروں میں شامل کر اور مجھ پر رحم
علیّ انک انت التواب	کر بیشک تو ہی بڑا رحم کرنے والا
الرحیم ۔	مہربان ہے ۔

پھر لبیک کہے اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہہ کر درود پڑھے ۔ اور اپنے والدین ۔ استادوں قرابتداروں ۔ دوستوں اور تمام مسلمانوں کے لیئے دعا مانگے ۔

پھر اگر مدینہ کی طرف سے گذرے تو مکہ میں داخل ہونے کیلیئے ذی طوی پر جس پر اب قبہ بن گیا ہے غسل کرے اور اگر عراق کی جانب سے گذرے تو بیر معونہ پر جو بطحائے مکہ میں جبل نور کے برابر واقع ہے غسل کرے اور دوسری طرفوں میں جہاں مکہ کے قریب پانی پاوے غسل کرے ۔

بہتر یہی ہے کہ دن کو ثنیۃ کَدا ؏ کی طرف سے جو بلندی کی جانب جنۃ المعلیٰ کے دروازہ کے پاس ہے مکہ میں داخل ہو ۔ بعضے کہتے ہیں کہ جو مکہ سے عمرہ لانے کے لیئے تنعیم کو جاوے وہ مکہ کی پستی کی جانب

لے رات کو داخل ہونا بھی بلا کراہت جائز ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں ثابت ہیں مگر عورت کیلیئے رات کو داخل ہونا بہتر ہے ۔ ۱۲ منہ ۔

؏ پہلا کَدا ء بہمزہ کیا تھ ذہاب بوزن پر ہے اور دوسرا (کُدا) بلا ہمزہ ھدی کے وزن پر ۱۲ منہ

Marfat.com

پشتۂ کدا کی طرف سے جو دروازہ شبیکہ پر واقع ہے پھرے۔ بالفعل اکثر مکہ میں اسی طرف سے داخل ہوتے ہیں۔

جب شہر مکہ معظمہ پر نظر پڑے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ بِھَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ بِھَا حَلَالًا۔	اے اللہ! تو مجھکو اس میں ٹھہرنے کی جگہ دے اور مجھکو اس میں حلال روزی عطا کر۔

پھر جب مقام مدعیٰ[1] پر پہونچے جہاں سے پہلے کعبہ نظر آتا تھا ٹھہر جائے اور جو دعا چاہے مانگے۔ مگر یہ دعا بہتر ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	اے رب! تو دنیا و آخرت میں مجھے نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا اے اللہ! میں تجھسے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بہتر مانگا ہوا چاہتا ہوں۔ اور اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی۔

[1] مدعیٰ یعنی دعا مانگنے کی جگہ وہ ایک بلند زمین ہے جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند کیا تھا وہاں سے کعبہ کی چھت نوسو برس تک نظر آتی تھی اس کے بعد درمیان میں اونچے مکانات بن گئے اس لیے اس کا نظر آنا موقوف ہوگیا لیکن اس مقام پر دعا مانگنا اب بھی مستحب ہے

Marfat.com

پھر لبیک کہتا ہوا دعا پڑھتا ہوا ممکن ہو تو سیدھا مسجد الحرام میں جائے نہیں تو اپنا اسباب محفوظ جگہ رکھ کر یا کسی کے پاس چھوڑ کر بدون کپڑے بدلنے۔ مکان کرایہ لینے اور کھانے پینے کے مسجد الحرام کی طرف چلے جب باب بنی شیبہ پر جس کو بالفعل باب السلام کہتے ہیں پہونچے کمال عاجزی سے داہنا پاؤں بڑھائے اور لبیک کہہ کر پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ثُمَّ اَدْخِلْنِیْ فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تَرْحَمَنِیْ وَتُقِیْلَ عَثَرَاتِیْ وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِیْ وَتَضَعَ عَنِّیْ وِزْرِیْ۔	میں اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور سب تعریف خدا کو ہے اور درود پیغمبر خدا پر نازل ہو۔ اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور انمیں مجھے داخل کر۔ اے اللہ! میں اپنے اس مقام پر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار اور اپنے بندے اور پیغمبر محمد پر درود نازل فرما اور مجھ پر رحم کر اور میری لغزشوں کو معاف فرما۔ اور میرے گناہوں کو بخش اور میرے گناہ کو مجھ سے دور کر۔

لہ اور نوافل تحیۃ المسجد۔ اشراق۔ چاشت۔ تہجد وغیرہ کو مقدم کرے لیکن اگر امام فرض پڑھتا ہو یا فرض یا وتر یا سنت مؤکدہ یا نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ان صورتوں میں ان چیزوں کی تقدیم کرے بعد ازاں طواف کرے۔ ۱۲

Marfat.com

جب خانۂ کعبہ پر نظر پڑے ہاتھ اُٹھا کر۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور جو دعا چاہے مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرے کیونکہ اسوقت کی دعا مقبول ہوتی ہے۔

پھر حجر اسود کی طرف یہ دعا پڑھتا ہوا چلے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَعْظِیْمًا وَ تَشْرِیْفًا وَمَھَابَةً وَزِدْ[1] مَنْ تَعْظِیْمِهٖ وَتَشْرِیْفِهٖ مِنْ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَعْظِیْمًا وَ تَشْرِیْفًا وَ مَھَابَةً۔	اے اللہ! تو سلامت ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی پھرتی ہے۔ اے ہمارے رب! ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمکو سلامتی کے گھر میں داخل کر۔ اے ہمارے رب! تو برکت والا ہے۔ اور اے عزت و بزرگی والے! تو برتر ہے۔ اے اللہ! اپنے اس گھر کی عظمت و بزرگی اور رعب کو بڑھا اور اس کی موجودہ تعظیم و تکریم پر حج و عمرہ عظمت و بزرگی اور رعب کو زیادہ کر۔

پس اپنا داہنا کندھا حجر اسود کے بائیں کونے کے مقابل رکھے

[1] بعض روایت میں اس طرح آیا ہے وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَعَظَّمَهٗ وَكَرَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِیْفًا وَتَكْرِیْمًا وَتَعْظِیْمًا وَبِرًّا یعنی اس کے حج و عمرہ کرنیوالوں میں سے جس نے اس کی تعظیم و تکریم اور بزرگی کی اس کے لیے تعظیم و تکریم اور بزرگی و نیکی کو زیادہ کر۔ ۱۲

اور اپنا تمام بدن بائیں طرف چھوڑے اور طواف کی نیت کر کے یہ کہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ	اے اللہ! میں تیرے حرمت والے مکان کا سات پھیر طواف کرنا چاہتا ہوں پس اس کو میرے لیئے آسان کر اور میری طرف سے قبول فرما۔

پھر حجر اسود کے سامنے آکر کانوں تک ہاتھ اٹھا کر کہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔	اللہ کا نام لیکر یہ کام کرتا ہوں اور اللہ بڑا ہے اور اسی کے لیئے حمد ہے اور درود پیغمبر خدا پر نازل ہو۔

پھر اگر بغیر کسی کے ایذا دینے کے ممکن ہو تو دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھکر بیچ میں منہ سے بوسہ[1] دے اسکو استلام کہتے ہیں اور اس میں مستحب یہ ہے کہ منھ اور پیشانی دونوں کو رکھے اور تین بار چومے پھر کہے۔

[1] روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے بوسہ دینے کے وقت فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ ضرر کرتا ہے نہ نفع دیتا ہے اگر میں پیغمبر علیہ السلام کو تجھے بوسہ دیتے دیکھتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے نفع و ضرر متصور ہے کہا کیونکر جواب دیا کہ حق تعالے نے آدمی کی ذریت کے عہد کا کاغذ اس کے منہ میں امانت رکھا ہے اسنے کہا ہے کہ جو اس عہد کو پورا کرے گا میں اسکی گواہی دونگا پس اسکی گواہی یہی نفع ہے حضرت عمر رضی نے فرمایا میں اس قوم میں زندہ رہنے سے پناہ مانگتا ہوں جس میں اے ابو الحسن تو نہ ہو الیکن مخفی نہ رہے کہ اور طرح کا نفع ہے اور جسکی نفی حضرت عمر رضی نے کی تھی اس سے اور طرح کا نفع مراد تھا پس دونوں باتیں ٹھیک ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

اللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَ وَفَاءً بِعَھْدِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّکَ	اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لانے تیری کتاب کے سچ ماننے تیرے عہد کے پورا کرنے اور تیرے پیغمبر کی سنت کی پیروی سے حجر اسود کو چومتا ہوں

اگر چاہے تو اس دعا کو بھی بوسہ دینے سے پہلے پڑھ لے۔

اگر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو ہاتھ کو اس پر لگا کر چومے۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو لاٹھی وغیرہ کو چھوا کر چومے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھ اس طرف اٹھا کر کہے۔

اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ والحمد للہ تعالیٰ والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفیٰ	اللہ بڑا ہے! اللہ کے سوا کوئی برحق معبود نہیں اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور درود اس کے بزرگ پیغمبر پر نازل ہو۔

اور یہ سمجھ کر کہ گویا میں نے ان دونوں ہاتھوں سے اس کو چھو لیا ہاتھوں کو بوسہ دے پھر اضطباع کیے ہوئے رمل کے ساتھ داہنی طرف کو چلے۔

اضطباع کے معنی پہلے گزر چکے اور رمل اس کا نام ہے کہ دونوں کندھوں کو ہلاتا۔ اکڑتا اکڑتا ہوا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر تیزی کی جلدی سے چلے جیسے پہلوان جنگل میں یا سپاہی معرکہ میں کرتے ہیں۔

اگر ازدحام کی وجہ سے رمل نہ ہو سکے تو ٹھہر جائے جب لوگ کم ہوں تب بجا لائے اور ابتدائے طواف سے لبیک کہنا موقوف کرے

Marfat.com

جب ملتزم کے مقابل یعنی حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے درمیاں میں پہنچے یہ کہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔	اے ہمارے رب! تو ہم کو دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا، پاکی اور حمد اللہ تعالیٰ کے لیئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت صرف اللہ بزرگ برتر سے ہے

جب دروازہ کے سامنے آئے کہے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَھٰذَا الْحَرَمُ حَرَمُکَ وَھٰذَا الْاَمْنُ اَمْنُکَ[1] وَھٰذَا الْمَقَامُ[2] مَقَامُ الْعَائِذِبِکَ مِنَ النَّارِ اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ	اے اللہ! یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ بچاؤ تیرا بچاؤ ہے اور یہ مقام اس شخص کا مقام ہے جو تجھ سے دوزخ سے پناہ مانگتا ہے اے اللہ! تو اپنی دی ہوئی روزی سے مجھے قانع بنا اور اس میں مجھے برکت دے

[1] بعض بعد امنک کے بعد یوں پڑھتے ہیں وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَاَنَا عَبْدُکَ وَھٰذَا الْمَقَامُ مَقَامُ الْعَائِذِبِکَ مِنَ النَّارِ فَحَرِّمْ یَا اللّٰہُ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا مِنَ النَّارِ یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ۱۲ منہ

[2] مقام سے مقام ابراہیم یا مطاف یا تمام حرم شریف مراد ہے ۱۲

Marfat.com

وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اور میری ہر غائب چیز کا خیر کے ساتھ خلیفہ ہو سوا خدا کے یکتا کے کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں بادشاہت اور سب تعریف اسی کو ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

جب رکن عراقی کے سامنے پہونچے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ وَالشِّقَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

اے اللہ! میں شک، شرک، نفاق، عداوت، بدخلقی اور برے انجام سے اپنے اہل اور مال اور اولاد کے متعلق تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جب میزاب کے مقابل پہنچے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ وَلَا بَاقِيَ إِلَّا وَجْهُكَ وَاسْقِنِيْ بِكَأْسِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَا أَظْمَأُ بَعْدَهَا

اے اللہ! جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور صرف تیری ذات باقی رہیگی اس دن مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے رکھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے سے ایسا شربت پلا کہ اس کے بعد میں پیاسا نہ ہوں۔

جب رکن شامی کے سامنے پہنچے یہ کہے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ۔	اے اللہ! تو اس کو حج مقبول و کوشش مشکور و گناہ مغفور و تجارت مفید بنا۔ اے زبردست اے گناہ بخشنے والے اے رب! گناہ بخش رحم کر اور جس کو تو جانتا ہے اس سے درگذر کر بیشک تو ہی بڑا زبردست بڑا کریم ہے اے سینوں کی باتوں کے جاننے والے! مجھکو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال۔

جب رکن یمانی پر پہونچے استلام کرے اور اس کا ترک بھی جائز ہے بعضے کہتے ہیں استلام رکن یمانی یہی ہے کہ دونوں ہاتھوں یا ایک ہاتھ سے اس کو مس کرے اور ازدحام ہو تو اس کا بدلہ اشارہ وغیرہ سے نہیں۔ اسی روایت پر عمل ہے۔

جب رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں پہنچے یہ پڑھے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔	اے رب! ہمکو دنیا اور آخرت میں نیکی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

پھر حجر اسود کے پاس آکر بطور سابق استلام کرے اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَعُوْذُ بِرَبِّ ھٰذَا الْحَجَرِ	اے اللہ! مجھکو اپنی رحمت سے بخش اور میں اس پتھر کے

Marfat.com

مِنَ الدَّیْنِ وَ الْفَقْرِ وَضِیْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔	رب سے قرض محتاجی سینہ کی تنگی اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

یہ ایک پھیر ہوا۔ اس میں حطیم[1] کو شامل کرلے اور رمل فقط تین پھیرتک مسنون ہے باقی چار میں نہیں۔ ہر پھیر میں حجر اسود کا استلام کرنا چاہیے اگر اول و آخر استلام پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے ان سات پھیروں کا نام ایک طواف ہے۔

پھر مقام ابراہیم کی طرف یہ آیت پڑھتا ہوا چلے

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى۔	اور تم مقام ابراہیم کے پاس نماز کی جگہ بناؤ۔

اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں قُلْ یَآ دوسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھے یہ دو رکعتیں حنفی مذہب میں واجب ہیں اور نماز کے بعد یہ دعا جو حضرت آدم علیہ السلام نے مانگی تھی پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ	اے اللہ! تو بیشک میرا بھید اور میرا ظاہر جانتا ہے پس تو میرا عذر قبول کر

[1] حطیم کعبہ سے شام کی جانب نصف دائرہ کی شکل پر ایک احاطہ ہے جسکے گرد آدمی کے سینہ برابر سنگ مرمر کی اونچی دیوار کھنچی ہوئی ہے اور کعبہ کے متصل دونوں طرف اس میں راہ ہے میزاب رحمت بھی حطیم کی طرف ہے وہ بڑا احاطہ دراصل میں شریف چونکہ کعبہ کی عمارت قریش نے جب کعبہ بنایا [illegible] حلال [illegible] خرچ کافی نہ ہوا اس لیے اسکو باہر رکھنا تھا اسی سطر اسکو حطیم کہتے ہیں [illegible] داخل کرنے سے منع کی گئی ہے۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

وَتَعْلَمُ حَاجَتِی فَاَعْطِنِی سُؤْلِی	تو میری حاجت کو جانتا ہے پس تو میرا
وَتَعْلَمُ مَا فِی نَفْسِی فَاغْفِرْ لِی ذُنُوْبِی	سوال پورا کر اور تو میرے دل کی بات
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا	جانتا ہے پس تو میرے گناہوں کو بخش
یُبَاشِرُ قَلْبِی وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی	اے اللہ میں تجھ سے وہ ایمان مانگتا ہوں جو میرے
اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِی اِلَّا مَا	دل کو لگا رہے اور سچا یقین مانگتا ہوں تاکہ
کَتَبْتَ لِی وَرِضًی بِمَا قَسَمْتَ	میں جان لوں کہ مجھ کو صرف وہی پہونچے گا جو تونے
لِی یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ	میرے لیئے لکھا ہے اور اس پر رضامندی
	چاہتا ہوں جو تونے میری قسمت میں رکھا ہے
	اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے۔

کہتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے یہ دعا مانگی وحی آئی کہ اے آدم تو نے مجھ سے ایسی دعا مانگی جس کو میں نے قبول کیا تیرے گناہ بخشے تیرے رنج وغم دور کیئے اور تیرے بعد تیری اولاد میں سے جو کوئی بھی یہ دعا مانگیگا اس کے ساتھ بھی ضرور ایسا ہی کروں گا۔ اس محتاجی آنکھوں کی راہ سے نکالونگا اس کی تجارت کو سب تاجروں سے بہتر کرونگا۔ اس کے پاس دنیا آئیگی اور یہ اس کو مکروہ جانے گا لیکن پھیر نہ سکے گا "

پھر ملتزم پر سینہ پیٹ اور دا ہنا رخسار لگا کر اور دونوں ہاتھ سر سے اوپر سیدھے دیوار پر پھیلا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ	اے اللہ! اے پانے والے!!
لَا تَنْزِعْ مِنِّی نِعْمَۃً اَنْعَمْتَھَا	اے بزرگ!!! وہ نعمت مجھ سے

Marfat.com

علیٰ اللّٰھم انی وقفت
علیٰ بابک العالی والتزمت
باعتابک وارجو رحمتک واخشیٰ
عذابک اللّٰھم حرم شعری وجسدی
علی النار اللّٰھم کما صنت وجھی عن
سجود غیرک فصن وجھی عن مسئلة
غیرک اللّٰھم یا رب
البیت العتیق اعتق رقابنا
ورقاب اٰبائنا وامھاتنا
واصحابنا واحبابنا من النار
یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار
تقبل منا انک انت السمیع العلیم
وتب علینا انک انت التواب
الرحیم۔ اللّٰھم رب البیت
العتیق فکنی من النار واعذنی
من کل سوء وقنعنی بما
رزقتنی وبارک لی فیما
اٰتیتنی وصل علی النبی
الھاشمی اللّٰھم اغفر

مت چھین جو تو نے مجھے بخشی ہے۔ اے
اللہ! میں تیرے اونچے دروازہ پر کھڑا ہوں
تیری چوکھٹوں سے چمٹا ہوں۔ تیری رحمت کا
امیدوار ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں
اے اللہ! میرے بال اور بدن کو دوزخ پر حرام کر
اے اللہ جیسا کہ تو نے میرے منہ کو اپنے غیر کے سجدے سے بچایا
ہے ویسا ہی میرے منہ کو اپنے غیر سے سوال کرنے
سے بچا۔ اے اللہ! اے قدیم گھر کے مالک
ہماری گردنوں، ہمارے باپ دادا، ماؤں
اور ہمارے دوستوں و احباب کی گردنوں کو
دوزخ سے آزاد کر۔ اے کریم! اے
غفار! اے عزیز! اے جبار!
تو ہماری دعا قبول کر۔ بیشک تو ہی
سننے اور جاننے والا ہے ہم کو توبہ کی
توفیق دے۔ بیشک تو ہی توبہ کی توفیق دینے
والا مہربان ہے۔ اے اللہ! اے
قدیم گھر کے مالک! مجھکو دوزخ سے بچا۔
ہر برائی سے پناہ دے اپنی دی ہوئی
روزی پر قانع بنا۔ اپنی دی ہوئی چیز میں

Marfat.com

ذُنُوْبِیْ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔	میرے لیئے برکت دے اور پیغمبر ہاشمی پر درود بھیج ۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے تو ہی گناہوں کا بخشنے والا ہے بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے ۔

پھر چاہِ زمزم پہ جاکر قبلہ رو کھڑے ہوکے تین بار دم لے لے کر خوب چھک کے پانی پیئے اگر ڈول خود نکال سکے تو نہایت بہتر ہے بچے ہوئے پانی کو اپنے اوپر ڈالے اور ہر بار دم لینے کیوقت کعبہ کو دیکھے اور یہ دعا پڑھے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔	اللہ کا نام لیکر یہ کام شروع کرتا ہوں اور ساری تعریفیں اللہ کو ہیں اور درود اسکے پیغمبر پر نازل ہو ۔

مگر پچھلی مرتبہ یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ	اے اللہ میں تجھ سے مفید علم کشادہ روزی نیک عمل اور ہر بیماری سے شفا چاہتا ہوں ۔

لہ اس زمانہ میں اکثر مطوفین باب کے سامنے اور ملتزم پر چمٹنے کیوقت یہ دعا پڑھاتے ہیں اللھم انی عبدك وابن عبدك واقف ببابك اجو رحمتك واخشی عذابك من النار یا حنان یا منان یا دیان یا برھان یا سلطان یا ذا المجود والکرم والعطاء والاحسان اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرة برحمتك یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم ۱۲

Marfat.com

پھر حجر اسود کا استلام کرے اور باب صفا سے صفا[1] کی طرف جسکو باب بنی مخزوم بھی کہتے ہیں نکلے جب مسجد سے باہر چلے تو پہلے بایاں قدم اٹھائے اور پہنچنے سے پہلے یہ کہے۔

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ۔

جس چیز سے اللہ نے ابتدا کی ہے اسی سے میں بھی ابتدا کرتا ہوں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے بیشک صفا و مروا اللہ کی نشانیاں ہیں پس جو کوئی اس گھر کا حج کرے یا عمرہ لاوے اس پر گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے اور جو اپنی خوشی سے نیکی کرے سو اللہ اسکا قدردان اور جاننے والا ہے۔

اور صفا پر چڑھ کر خانہ کعبہ کو باب الصفا کی راہ سے جہاں سے سامنے پڑتا ہے دیکھے اور اس کی طرف منہ کیے ہوئے ہاتھ کندھوں تک اٹھائے

[illegible] ہر شخص کیلئے مستحب ہے طواف کے بعد صفا و مروہ میں سعی کرے [illegible] جانے کی اجازت لیتا ہے صرف طواف کرنیوالے کو بھی بوسہ دینا مستحب ہے۔ ۱۲

[1] کہتے ہیں کہ صفا پر حضرت آدم صفی اللہ بیٹھے تھے اور مروہ پر [illegible] حضرت حوا [illegible] دونوں [illegible] [illegible] مشہور ہے کہ صفا اور مروہ [illegible] [illegible] منسخ ہو کر پتھر ہو گئے [illegible] ان دونوں [illegible] پر رکھ دیا گیا [illegible] ۱۲

[illegible] بلند کرتے [illegible] سے تکبیر کرنے میں لیکن اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

اسطرح پر کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف ہوں اور یہ دعا پڑھے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر	اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے
وللہ الحمد الحمد للہ	اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ ہی کیلیے حمد ہے اللہ کا
علی ما ھدانا الحمد للہ علی	شکر ہے کہ اس نے ہمکو سیدھا راستہ بتایا اللہ کا
ما اولانا الحمد للہ علی	شکر ہے کہ اُسنے ہمکو نعمت دی اللہ کا شکر ہے
ما الھمنا الحمد للہ الذی	کہ اس نے ہمکو حق بات سمجھائی اللہ کا شکر ہے کہ
ھدانا وما کنا لنھتدی لولا	اس نے ہمکو ہدایت دی اور ہم کبھی راہ پر نہ آتے
ان ھدانا اللہ لا الہ الا اللہ	اگر اللہ ہم کو راہ پر نہ لاتا سوائے خدا کے کوئی
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک	معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی
ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو	ساجھی نہیں۔ اسی کی بادشاہت اور اسی کو حمد ہے
حی لا یموت بیدہ الخیر	وہ زندہ رکھتا اور مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے
وھو علی کل شئ قدیر	کہ مرنیوالا نہیں اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر
لا الہ الا اللہ وحدہ وصدق	چیز پر قادر ہے سوائے خدا کے کوئی معبود برحق
وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ	نہیں وہ اکیلا ہے اس کا دعوی سچا ہے اس نے
وھزم الاحزاب وحدہ لا الہ	اپنے بندے کی مدد کی اپنی لشکر کو غالب کیا اور تمام
الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ	گروہوں کو اکیلے شکست دی سوائے خدا کے کوئی معبود
مخلصین لہ الدین ولو کرہ	برحق نہیں اور ہم اپنے دین کو اسی کیلیے نرالا کرکے
الکافرون۔ اللھم انک	اسی کی عبادت کرتے ہیں اگرچہ کافر لوگ برا مانیں
قلت وقولک الحق	اے اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا قول سچا ہے

Marfat.com

ادعونی استجب لکم وانک
لا تخلف المیعاد وانی اسألک
کما ھدیتنی للاسلام ان لا
تنزعہ منی حتی توفانی وانا مسلم
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم
صل وسلم علی سیدنا محمد
وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ
الی یوم الدین اللھم اغفرلی
ولوالدی ولمشائخی وللمسلمین
اجمعین والسلام علی
المرسلین والحمد للہ
رب العلمین -

کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا
اور بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور جیسا
تو نے مجھے اسلام کی راہ بتائی ہے میں
تجھ سے یہ چاہتا ہوں کہ اسکو مجھ سے مت چھین
یہانتک کہ تو مجھکو دنیا سے مسلمان ہی اٹھا
اللہ پاک ہے اور اللہ کا شکر ہے اور سوائے
خدا کے کوئی معبود برحق نہیں اللہ سب سے
بڑا ہے اور گناہ سے پھرنے اور عبادت کرنے کی
طاقت صرف خدائے بزرگ و برتر سے ہی
اے اللہ! تو درود و سلام ہمارے سردار محمد اور انکے
آل و اصحاب اور انکی پیروی کرنیوالوں پر قیامت
تک نازل فرما۔ اے اللہ! تو مجھے میرے
ماں باپ میرے استادوں اور تمام مسلمانوں کو
بخش دے اور جملہ پیغمبروں پر سلام نازل
کر اور سب تعریف پروردگار عالم کے لئے ہے

اور بہت دیر تک وہاں ٹھہرا رہے اور خدا کی یاد اور دعا کرتا رہے
کیونکہ وہ دعا کے مقبول ہونے کا مقام ہے پھر اتر کر مروہ[1] کی طرف دعا مانگتا ہوا

[1] صفا سے مروہ تک سات سو ستر گز کی مسافت ہے اور دونوں میلوں میں تقریباً چالیس
قدم کا فرق ہے اور دونوں کے مقابل بازار کی دوسری طرف بھی دو سبز مینار بنے ہوئے ہیں ۱۲

یاد کرتا ہوا یا آرام تمام چلے جب سبز مینار تک پہونچے جو بائیں طرف مسجد الحرام کی دیوار میں نصب ہے تو دوسرے مینار تک جو حضرت عباسؓ کے گھر کے مقابل ہے دوڑے اور یہ دعا پڑھے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ وَاهْدِنِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔	اے میرے رب! تو بخش اور رحم کر اور اس سے درگزر کر جس کو تو جانتا ہے بیشک تو اس کو جانتا ہے جس کو ہم نہیں جانتے البتہ تو زبردست بہت کرم والا ہے مجھکو وہ راہ دکھا جو بہت سیدھی ہے۔ اے اللہ! اسکو مقبول حج اور قابل شکر سعی اور بخشا ہوا گناہ قرار دے۔ اے اللہ! تو مجھکو میرے ماں باپ۔ تمام باایمان اور فرماں بردار مرد و عورتوں کو بخش دے اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! اے ہمارے رب! ہمکو دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی دے اور ہمکو عذاب دوزخ سے بچا۔

پھر دوسرے مینار کے بعد سے آہستہ اپنی عادت کے موافق چلے جب مروہ پر پہنچے تو وہی سب بجالائے جو صفا پر کیا تھا یہ ایک

Marfat.com

پھیرا ہوا۔ پھر صفا کی طرف لوٹے یہ دوسرا پھیرا ہوا۔ اسی طرح سات بار پھرے کہ صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرے اور ہر بار دونوں سبز مینار کے درمیان میں دوڑے یہ دوڑنا گھوڑے کے دوڑنے سے کم اور رمل سے زائد ہو حنفی مذہب میں اس موقع پر اضطباع نہیں ہے امام شافعیؒ کے مذہب میں ہے۔

پھر قبلہ رو ہو کر اپنے دہنے جانب سے سر منڈائے یا سر کے چوتھائی بال یا اس سے بھی زیادہ جتنا چاہے کترلے لیکن تمام سر کا منڈانا بہتر ہے۔ عورت کا تمام بالوں سے ایک انگشت کے برابر کترائے اس کے بعد مرد ناخن مونچھیں کترائے بغل کے بال دور کرے اور بالوں کو دفن کر دے بالوں کو دور کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا هَدَانَا وَاَنْعَمَ
عَلَيْنَا وَقَضٰى عَنَّا نُسُكَنَا
اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ نَاصِيَتِيْ
بِيَدِكَ فَاجْعَلْنِيْ بِكُلِّ
شَعْرَةٍ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَّامْحُ
عَنِّيْ بِهَا سَيِّئَةً وَّارْفَعْ
لِيْ دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ

خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں سیدھی راہ
بتائی ہم کو نعمت دی اور ہم سے ہمارے
نسک ادا کرائے۔ اے اللہ ہمارا
یہ چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے سو ہر بال کے
بدلے قیامت کے دن میرے لیے
ایک نور کر اور اس سے میرا ایک گناہ
مٹا دے اور جنت میں میرا ایک درجہ بلند کر
اے اللہ مجھکو میرے دل میں برکت دے

Marfat.com

وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُحَلِّقِیْنَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ آمین

قبول کر۔ اے اللہ! مجھکو اور سر منڈانے والوں کو بخش اے بڑی بخشش والے قبول کر۔

پھر مسجد الحرام میں آکے حجر اسود کے سامنے دو رکعت نماز پڑھکر احرام اتار ڈالے کیونکہ عمرہ تمام ہو چکا اور ایسا ہی متمتع کو بھی کرنا چاہیئے لیکن اگر وہ چاہے یا اُس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو وہ احرام باندھے رہے جب حج کا وقت آئے تو دوسرا احرام حج کا باندھے اور قارن حج تک ایک ہی احرام باندھے رہے۔

فصل ششم

ادائی حج کے طریقہ کے بیان میں

آفاقی اگر صرف حج کرنا چاہے تو اسطرح احرام باندھے جس طرح اوپر بیان کیا گیا۔ اگر کسی ضرورت سے یا بلا ضرورت سیدھا عرفات کو جائے تو اس پر سے طواف القدوم جو کہ تحیۃ المسجد کی طرح مسنون ہے ساقط ہو جائے گا لیکن بلا ضرورت ایسا کرنے سے گنہگار ہوگا۔ کیونکہ اس سے بہت سی سنتیں ترک ہو جاتی ہیں چنانچہ اس کا بیان آگے آئیگا اور اگر سیدھا عرفات کو نہ جائے تو طواف القدوم بجا لائے جس طرح

Marfat.com

عمرہ کے بیان[له] میں گزرا۔

اگر اس طواف کے بعد سعی صفا و مروہ منظور نہ ہو بلکہ طواف الزیارت کے بعد جو کہ مسنون ہے تو اس طواف میں اضطباع و رمل نہ کرے لیکن اگر اس لحاظ سے کہ طواف الزیارت کے بعد بہت سے مناسک ادا کرنے دشوار ہوں گے اس طواف کے بعد سعی کرے تو جائز ہے اور اضطباع و رمل بھی اسی میں کرے جیسا کہ اوپر گذرا الحاصل جس طواف کے بعد سعی ہو اسی میں اضطباع و رمل بھی ہونا چاہیے جیسا کہ طواف عمرہ میں بیان ہوا۔

اس طواف قدوم و سعی میں لبیک کہنا موقوف نہ کرے جیسا کہ عمرہ میں اول طواف سے موقوف کرتے ہیں ہاں جو حاجی طواف الزیارت کے بعد سعی کرے اس کو صفا و مروہ میں لبیک نہ کہنا چاہیے بلکہ وہ جمرۃ العقبہ میں رمی سے پہلے موقوف کرے۔

پھر طواف القدوم یا طواف و سعی کے بعد مکہ میں اقامت کرے اگر احرام باندھے رہے اور جو چیزیں احرام میں منع ہیں ان سے بچے یہی حکم قارن اور اس متمتع کا بھی ہے جس کے پاس قربانی ہو اس اثنا میں جب چاہے بغیر اضطباع و رمل کے طواف نفل ادا کرتا رہے

له یعنی جس طرح عمرہ کے بیان میں طواف کا ذکر ہوا ہے اسی طرح طواف بجا لائے اس کے یہ معنی نہیں کہ عمرہ کے طواف القدوم جیسا طواف کرے کیونکہ عمرہ میں طواف القدوم نہیں ہوتا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

مگر حج کے مہینوں میں عمرہ نہ ادا کرے کیونکہ اب وہ قیام مکہ سے مکی ہو گیا ہے۔

ذی الحجہ کی ساتویں تاریخ کو امام مسجد الحرام میں ظہر کے بعد ایک خطبہ پڑھتا ہے اور اس میں حج کے مناسک بیان کرتا ہے اس کو سنے۔

ترویہ کے دن یعنی آٹھویں تاریخ کو محرم آفاقی اور جو مکی غیر محرم ہو وہ احرام باندھ کر صبح کی نماز کے بعد امام اور سب لوگوں کے ساتھ منیٰ[1] کو جائے۔ مکی طواف نفل کے بعد احرام باندھے تو بہتر ہے اگر اس کے بعد سعی بھی منظور ہو تو اس طواف میں اضطباع و رمل بھی کرے۔ اور اگر طواف الزیارت کے بعد سعی کا قصد ہو تو اس طواف میں یہ دونوں کام نہ کرے۔

منیٰ پہنچکر ممکن ہو تو مسجد خیف[2] کے پاس ٹھہرے ورنہ راستہ کے علاوہ جہاں کہیں جگہ پائے قیام کرے اور ظہر سے فجر تک وہاں پانچ نمازیں پڑھیں، اور رات بھر لبیک۔ دعا اور استغفار میں مصروف رہے۔

---

[1] منی ایک مقام کا نام ہے جو مکہ سے تین کوس شرق کی جانب ہے وہاں مکانات اور دوکانیں بنی ہوئی ہیں موسم حج میں وہاں بازار نہایت آراستہ کرتے ہیں اس نام رکھنے کی وجہ یہ کہ منی کے معنی لغت میں اندازہ کرنیکے ہیں اور یہاں بھی قربانی کرنیکا اندازہ کیا جاتا ہے یا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام سے اس مقام پر جدا ہونے لگے تو کہا تمنّ یعنی تو آرزو کر حضرت آدم علیہ السلام نے کہا اتمنی الجنة میں جنت کی آرزو کرتا ہوں پس اس لحاظ سے اس مقام کا نام منی رکھا گیا کہ حضرت آدمؑ کی امنیہ یعنی آرزو وہاں واقع ہوئی تھی ۱۲ منہ

[2] خیف کنارے کو کہتے ہیں چونکہ یہ مسجد بھی منی کے کنارے یا منی کے پہاڑ کے کنارے واقع ہے اس لیے اس نام سے موسوم ہوئی ۱۲

Marfat.com

طبرانی اور بیہقی عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو کوئی مرد و عورت عرفہ کی رات منیٰ میں یہ دعا ہزار بار پڑھے گا وہ جو کچھ مانگے گا ضرور پائے گا وہ دعا یہ ہے۔

سبحان الذی فی السماء عرشه۔ سبحان الذی فی الارض موطئه سبحان الذی فی البحر سبیله سبحان الذی فی النار سلطانه سبحان الذی فی الجنة رحمته سبحان الذی فی القبر قضاؤه سبحان الذی فی الهواء روحه سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض لاملجاء ولامنجاء منه الا الیه۔

پاکی ہے اس ذات کو جس کا عرش آسمان پر ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کا پاانداز زمین پر ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کی راہ دریا میں ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کی حکومت آگ میں ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کی رحمت جنت میں ہے۔ پاکی ہے اُس ذات کو جس کا حکم قبر میں جاری ہے۔ پاکی ہے اس ذات کو جس کی روح ہوا میں پیدا کی گئی ہے۔ پاکی ہے اُس ذات کو جس نے آسمان کو بلند کیا۔ پاکی ہے اس ذات کو جس نے زمین کو پست کیا اس سے پناہ اور نجات بجز اس کے نہیں ہے۔

اور صبح کی نماز اندھیرے منہ اول وقت پڑھ کر ٹھہرے رہیں جب سورج نکل آئے مسجد خیف کے پہاڑ کی راہ سے جس کو ضب کہتے ہیں۔ عرفاتؔ کو [illegible]

ؔ عرفات نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو میدان عرفات کی معرفت حاصل ہوئی تھی کہ خواب کی حقیقت یہ ہے یا یہ کہ جبرئیل علیہ السلام نے یہاں ان کو مناسک حج کی معرفت بتلائی تھی یا یہ کہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو یہاں باہم معرفت و شناسائی حاصل ہوئی تھی ۱۲۔

Marfat.com

زمین کی راہ سے جو مزدلفہ اور عرفہ کے درمیان میں ہے واپس ہو اور عرفات کو نکلتے وقت یہ دعا پڑھے ۔

اللھم اجعلھا خیر غدوۃ غدوتھا قط واقربھا من رضوانک وابعدھا من سخطک اللھم الیک غدوت وایاک رجوت وعلیک اعتمدت ووجھک اردت فاجعلنی ممن تباھی بہ الیوم من ھو خیر منی وافضل

اے اللہ! اس صبح کو میری تمام صبحوں سے بہتر بنا اس کو اپنی رضامندی سے زیادہ قریب اور اپنے غصہ سے بہت دور کر۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی طرف صبح کی اور تیرے ہی آرزو کی اور تجھی پہ اعتماد کیا اور تیرے ہی ذات کا خواستگار ہوا مجھکو ان لوگوں میں سے بنا جن پر آج کے دن مجھ سے بہتر اور افضل شخص نے فخر کیا ہے ۔

جب جبل رحمت پر زگاہ پڑے دعا مانگے اور تسبیح وتہلیل وتحمید واستغفار وتکبیر پڑھے پھر عرفات میں مسجد النمرہ[۱] کے پاس جس کو مسجد ابراہیم کہتے ہیں قیام کرے اور زوال کے قبل کھانے پینے سے فارغ ہو کر وقوف عرفات کیلئے جو کہ سنت موکدہ ہے غسل کرے تاکہ زوال کے وقت یا اس سے پیشتر مسجد النمرہ میں جا بیٹھے زوال کے بعد خطبہ سنکر امام کے پیچھے ظہر وعصر[۲] کی نماز ایک اذان دو تکبیر کے ساتھ

۱؎ نمرہ مقام یا پہاڑ کا نام ہے جس پر حد حرم کی میل بنی ہوئی ہے ۔ ۱۲

۲؎ اس دن نماز ظہر وعصر کا جمع کرنا اس پر موقوف ہے کہ نماز امام اکبر کی جماعت کے ساتھ ادا کی جاے پس جو اکیلا یا چھوٹی جماعت کیساتھ پڑھے وہ ظہر وعصر کو جمع نہ کرے ۱۲ منہ

Marfat.com

ظہر کے وقت پڑھے۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان میں نوافل اور سنتیں نہ پڑھے اور نہ کچھ کھائے پیئے۔ جب نماز سے فارغ ہو فوراً عرفات پر سوائے وادی عُرنہ کے جہاں چاہے اور جہاں جگہ پائے اونٹ پر سوار ہوکر قبلہ رو امام کے پیچھے یا دائیں بائیں ٹھہرے مگر جبل الرحمت کے پاس بڑے بڑے سیاہ پتھروں کے فرش پر ٹھہرنا بہتر ہے کیونکہ وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا موقف ہے۔ وہاں اب بطور مسجد کے احاطہ بنا ہوا ہے پہاڑ پر چڑھ کر وقوف کرنا اور اس کو سب مواقف سے بہتر جاننا کچھ اصلیت نہیں رکھتا۔ پیادہ کھڑا رہنا بیٹھنا لیٹنا بھی جائز ہے اس حالت میں مسکین محتاج کی طرف ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے اور سُبحانَ اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ[1] کمال عاجزی سے شام تک پڑھتا رہے اور درمیان میں ہر ہر ساعت کے بعد لبیک پکارتا رہے اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے پھوٹ پھوٹ کر روئے اور توبہ و استغفار دل و زبان سے کرے رونا نہ آئے تو منہ بسورے بلکہ اپنی سنگدلی پر روئے اور اپنے والدین۔ استادوں۔ رشتہ داروں۔ دوستوں اور تمام مسلمانوں کے لیے مغفرت چاہے اس روز گناہ و قصور سے نہایت پرہیز کرے بلکہ مباح سے بھی بچے۔ صرف دعا استغفار توبہ تسبیح

[1] پاکی اللہ کو ہے اور سب تعریف اللہ کو ہے اور سوائے اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں ہے ۱۲

تلاوت وغیرہ میں مشغول رہے کیونکہ ایسا دن پھر کہاں ملیگا۔
طبرانی بیہقی وابن ابی شیبہ حضرت علی وابن عباس وجابر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر ولله الحمد ولله الحمد ولله الحمد لا اله الا الله وحده لا شریک له الملك وله الحمد اللهم اهدنی بالهدی ونقنی واعصمنی بالتقوی واغفر لی فی الآخرة والاولی اللهم اجعله حجا مبرورا وذنبا مغفورا اللهم لك صلوتی ونسكی ومحیای ومماتی والیك مالی اللهم انی اعوذ بك من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الامر۔ اللهم	اللہ بڑا ہی۔ اللہ بڑا ہی۔ اللہ بڑا ہے اللہ ہی کیلئے حمد ہے اللہ ہی کیلئے حمد ہے۔ اللہ ہی کیلئے حمد ہے۔ سوائے خدا کے کوئی سچا معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی ساجھی نہیں اس کی بادشاہت اور اسی کو حمد ہے اے اللہ مجھکو سیدھی راہ دکھا اور پاک کر اور تقوے کا مضبوط پکڑنے والا بنا اور دنیا وآخرت میں مجھکو بخش۔ اے اللہ تو اس کو حج مقبول اور بخشا ہوا گناہ قرار دے اے اللہ میری نماز میری عبادت میری زندگی میری موت سب تیرے لیئے ہے اور تیرے ہی طرف میرا ٹھکانا ہے۔ اے اللہ میں قبر کے عذاب دل کے وسوسے کام کی پریشانی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ!

Marfat.com

اهدنا بالهدى وزيّنا بالتقوى	تو مجھ کو سیدھی راہ دکھا پرہیزگاری سے
واغفر لنا في الآخرة والاولى	آراستہ کر اور دنیا و آخرت میں مجھے
اللّٰهم اني اسألك رزقا	بخش دے اے اللہ میں تجھ سے حلال پاک
حلالا طيبا مباركا اللّٰهم	برکت والی روزی چاہتا ہوں۔ اے اللہ
امرتني بالدعاء وعليك الاجابة	تو نے مجھے دعا مانگنے کا حکم دیا ہے اور
وانك لا تخلف وعدك	قبول کرنا تیرا ہی کام ہے اور تو وعدہ خلافی
اللّٰهم ما احببت من خير	نہیں کرتا۔ اے اللہ تو جس نیکی کو پسند
فحببه الينا ويسره لنا وما	کرتا ہے اس کو ہمارے نزدیک محبوب
كرهت من شر فكرهه الينا	بنا اور ہمارے لیے آسان کر اور جس کو
وجنبناه ولا تنزع منا الاسلام	برا جانتا ہے اس کو ہمارے نزدیک
بعد اذ هديتنا لا اله الا الله	برا کر اور ہم کو اس سے بچا اور اسلام کو
وحده لا شريك له الملك	اس کی ہدایت دینے کے بعد ہم سے
وله الحمد يحيي ويميت	مت چھین۔ خدا کے سوا کوئی سچا معبود
وهو على كل شيء قدير	نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی
اللّٰهم اجعل في صدري	نہیں اسی کی بادشاہت اور حمد ہے وہی جلاتا
نورا وفي سمعي نورا وفي	اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے
بصري نورا وفي قلبي نورا اللّٰهم	اے اللہ میرے سینہ میں نور ڈال اور میرے کانوں میں اور
اشرح لي صدري ويسر لي امري	میرے آنکھوں میں میرے دل میں اے اللہ میرا سینہ کھول دے
واعوذ بك من وساوس الصدر	اور میرے کام کو آسان کر اور میرے سینے کے وسوسے

Marfat.com

وتشتت الامر وعذاب القبر	کام کی پریشانی قبر کے عذاب سے تیری
اللهم انی اعوذ بک	پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! رات دن
من شر ما یلج فی اللیل وشر ما	کے آنے والی اور ہوا کے چلنے اور حوادث
یلج فی النهار وشر ما تهب	زمانہ کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں
الریاح وشر بوائق الدهر	اے ہمارے رب تو ہم کو دنیا میں بھی اور آخرت
ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة	میں بھی بھلائی دے اور عذاب دوزخ سے
وفی الاٰخرة حسنة وقنا	بچا۔ اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی چاہتا
عذاب النار اللهم	ہوں جسکو تجھ سے تیرے نبی نے مانگا ہے
انی اسئلک من خیر	اور اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں
ما سالک به نبیک واعوذ بک	جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
من شر ما استعاذ به	نے پناہ چاہی ہے۔ اے ہمارے رب!
نبیک صلی الله علیه وسلم	ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہم پر
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم	بخشش اور رحم نہ کرے گا تو ہم بیشک
تغفر لنا وترحمنا لنکونن	ٹوٹے میں رہیں گے۔ اے رب! تو مجھکو
من الخاسرین رب اجعلنی	اور میری اولاد کو پکا نمازی بنا۔ ای رب!
مقیم الصلوٰة ومن ذریتی	اور میری دعا قبول کر۔ اے ہمارے
ربنا وتقبل دعاء ربنا	رب! مجھکو میرے ماں باپ اور
اغفرلی ولوالدی وللمؤمنین	تمام مسلمانوں کو قیامت
یوم یقوم الحساب	کے دن بخش دے

Marfat.com

رب ارحمهما كما ربياني	اے رب! تو ان دونوں پر ویسا ہی
صغيرا ربنا اغفر لنا ولاخواننا	رحم کر جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں
الذين سبقونا بالايمان ولا	پالا ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہمکو
تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا	اور ہمارے اگلے مسلمان بھائیوں کو
ربنا انك رءوف رحيم	بخش دے۔ اور ہمارے دلوں میں
ربنا انك انت السميع العليم	مسلمانوں کی طرف سے کینہ مت
وتب علينا انك التواب	ڈال۔ اے رب! بیشک تو مہربان
الرحيم لا حول ولا قوة الا	اور رحم کرنیوالا ہے اے ہمارے
بالله العلي العظيم اللهم	رب! تو بیشک سننے اور جاننے والا ہے
انك تعلم وترى مكاني	ہم کو توبہ کی توفیق دے بیشک تو ہی
وتسمع كلامي وتعلم سري	توبہ کی توفیق دینے والا اور رحم کرنے
وعلانيتي ولا يخفى عليك	والا ہے گناہ سے پھرنے اور عبادت
شيء من امري وانا البائس	کرنیکی طاقت صرف خدائے بزرگ و برتر کی
الفقير المستغيث المستجير الوجل	طرف سے ہے۔ اے اللہ! بیشک تو میرا مکان
المشفق المقر المعترف	جانتا بوجھتا میرا کلام سنتا میرے ظاہر باطن کو
بذنبه اسألك مسألة	جانتا ہے اور تجھ پر میرا کوئی امر پوشیدہ نہیں ہے
المسكين وابتهل اليك	اور میں نہایت محتاج فقیر فریادی پناہ جو شرمندہ
ابتهال المذنب الذليل	خوف زدہ اپنے گناہوں کا اقرار و اقبال کرنیوالا ہوں
وادعوك دعاء الخائف الضرير	تجھ سے مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں اور ذلیل گنہگار کی طرح

Marfat.com

من خضعت الیک رقبته	تیرے سامنے گڑگڑاتا ہوں اور
وفاضت عیناه ونحل لک	اندھے خوف زدہ کی طرح تجھے پکارتا
جسده ورغم لک	ہوں جس کی گردن تیرے لیے جھکی
انفه اللهم لا تجعلنی	اور آنکھیں تیرے لیے اشکبار ہوئیں
بدعائک شقیا وکن	اور اس کا جسم تیرے لیے لاغر اور اسکی ناک
لی رؤفا رحیما یا خیر المسئولین	تیرے لیے خاک آلودہ ہوئی اے اللہ! تو مجھے اپنی
ویا خیر المعطین یا ارحم	دعا میں ناکام مت کر اور تو مہربان وشفیق
الراحمین والحمد لله رب	اے سب سوال کیے گیوں اور بخشش کرنیوالوں
العالمین آمین۔	سے بہتر اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے اور ساری
	حمد پروردگار عالم کیلئے ہے تو اس کو قبول کر۔

اور مناسب ہے کہ خضر علیہ السلام کی دعا کا بھی ورد کرے اور وہ یہ ہے۔

یا من لا یشغله شان	اے وہ ذات کہ تجھکو ایک حالت سے
عن شان ولا سمع عن	نہیں روکتی اور نہ ایک کا سننا دوسرے کی سننے سے
سمع ولا تشتبه علیه	مانع ہوتا اور نہ تجھ پر آوازیں مشتبہ ہوتی ہیں
الاصوات یا من لا	اے وہ ذات! کہ تجھکو بہت سی مرادیں مانگنا
یغلطه کثرة المسائل	غلطی میں نہیں ڈالنا اور نہ تجھ پر زبانیں
بالحاجات ولا یختلف	مختلف ہوتی ہیں۔ اور اے وہ
علیه اللغات	ذات! کہ تجھ کو

Marfat.com

ویا من لا یبرمہ الحاح الملحین فی الدعاء ولا تضجرہ مسئلۃ السائلین اذقنا برد عفوک وحلاوۃ مغفرتک ولذۃ مناجاتک ورحمتک	نہ دعا مانگنے والوں کا اصرار عاجز کرتا اور نہ سوال کرنیوالوں کا سوال تنگ کرتا تو ہم کو اپنی بخشش کی ٹھنڈک اپنی مغفرت کی حلاوت اور اپنی مناجات ورحمت کی لذت چکھا۔

اور یہ دعا جس کو امام غزالیؒ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں نہایت موثر ہے۔

الٰھی من مدح الیک نفسہ فانی لائم لنفسی اخرست المعاصی لسانی فمالی وسیلۃ من عمل ولا شفیع سوی الامل۔	اے اللہ اگر نیوالوں نے اپنی تعریف تیرے سامنے کی ہوگی مگر میں تو اپنے آپ کو ملامت کرنیوالا ہوں۔ گناہوں نے میری زبان گونگی کردی پس نہ مجھکو عمل کا وسیلہ ہے اور نہ سوائے تیری امید کے کوئی میرا شفیع ہے۔

سورج ڈوبنے کے بعد لبیک کہتا اور دعائیں پڑھتا ہوا امام کے ہمراہ اطمینان اور وقار کیساتھ مزدلفہ[1] کی طرف آئے اگر قدرت ہو تو جلدی جلدی چلے کیونکہ تیز چلنا مسنون ہے لیکن تیز چلنے سے کسی کو تکلیف

[1] مزدلفہ عرفات سے تین کوس پر ایک مقام ہے وہاں بھی نہر جاری ہے ازدلاف کے معنی قریب ہونا چونکہ حضرت آدمؑ وہاں حضرت حوا سے قریب ہوئے تھے اس لئے اس کو مزدلفہ کہتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

نزدیک جب مزدلفہ کے پاس پہنچے اگر ہو سکے پیادہ ہو لے اور غسل کرے ورنہ وضو کرے اور مزدلفہ کے پہاڑ کے پاس جس کو مشعر الحرام کہتے ہیں مسجد کی قریب راہ سے داہنی طرف اترے۔ عین راہ میں نہ اترے کیونکہ یہ مکروہ ہے۔ اگر وہاں جگہ نہ پائے تو پھر تمام مزدلفہ ٹھہرنے کا مقام ہے بجز وادی محسر کے کہ وہاں سے گذرتے ہوئے بقدر[1] پھینکنے ایک پتھر کے تیز چلے اور سوار ہو تو سواری کو تیز کرے بشرطیکہ اور چلنے والوں کو ایذا نہ پہنچے اور وہاں سے گذرتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ	اے اللہ! نہ تو ہم کو اپنے غصہ سے قتل کر اور نہ اپنے عذاب سے ہلاک کر اور ہم کو اس سے پہلے عافیت دے

اور اسباب اتارنے سے پہلے اگر مطمئن ہو تو مغرب و عشا کی نماز ایک اذان اور ایک تکبیر سے امام کے پیچھے عشا کے وقت ملا کر پڑھے مگر امام شافعیؒ و امام مالکؒ کے نزدیک دو تکبیر کے ساتھ ادا کرے مغرب و عشا کی سنت اور وتر دونوں کے بعد پڑھے۔ مغرب کی نماز میں بھی ادا کی نیت کرے جماعت سنت موکدہ ہے۔ اگر اکیلے پڑھے تو بھی دونوں نمازوں کو جمع کرے۔

رات بھر وہاں رہے اور مثل عرفات کے خدا کی یاد۔ دعا۔ استغفار

---

[1] یہ مقام پانسو پینتالیس گز کا بعد رکھتا ہے۔

Marfat.com

اور استدعائے رضامندی اعدا میں مشغول رہے جب صبح صادق ہو اندھیرے میں فجر کی نماز امام کے پیچھے یا اکیلے پڑھ کر کوہ مشعر الحرام کے پاس جس کو جبل قزح بھی کہتے ہیں اور اب اس پر مکان بھی بن گیا ہے جاکر قبلہ رو لبیک تسبیح تہلیل۔ تکبیر۔ تحمید اور درود میں مشغول ہو اور طلوع آفتاب کے قریب تک ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامَ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	اے اللہ! مشعر الحرام۔ خانہ کعبہ۔ ماہ حرام رکن حجر اسود۔ اور مقام ابراہیم کے طفیل میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم کی روح پاک کو ہماری طرف سے درود سلام پہنچا اور اے بزرگی اور عزت والے! توہمکو جنت میں داخل کر۔

پھر باقلی یا چنے کے برابر سات کنکریاں مزدلفہ سے لیکر منی میں آئے اور نالے کے نشیب میں پانچ گز یا اس سے کچھ زیادہ فاصلہ سے جمرۃ العقبہ کے سامنے۔ منی کو داہنی جانب۔ کعبہ کو بائیں طرف چھوڑ کر سواری پر یا پیادہ کھڑا ہو اور داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے ان کنکریوں کو متفرق طور پر خوب تاک کر جمرۃ العقبہ پر مارے اور ہر کنکری مارنے میں یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	میں اللہ کا نام لیکر اور اللہ سب سے بڑا ہے

Marfat.com

رغما للشیطان وحزبہ	شیطان اور اس کے گروہ کی ذلت
ورضی للرحمن ولطفہ	اور اللہ تعالی کی خوشنودی و مہربانی
اللھم اجعلہ حجا	کے لیے ایسا کرتا ہوں اے اللہ
مبرورا وسعیا مشکورا	تو اس کو مقبول حج اور قابل قدر
وذنبا مغفورا	سعی اور بخشا ہوا گناہ قرار دے۔

اور کنکریاں پھینکنے کیوقت ہاتھ اس قدر بلند ہو کہ بغل نظر آنے لگے اور پھینکنے کا طریقہ یہ ہے کہ کنکری انگوٹھے کے ناخن پر رکھکر کلمہ کی انگلی سے پھینکے یا کلمہ کی انگلی کے اوپر کے جوڑ پر اندر کی جانب رکھکر انگوٹھے کے ناخن سے پھینکے یا ان دونوں کی پوریں پکڑ کر پھینک دے اور یہ سب سے آسان ہے اگر جمرۃ العقبہ پر لگے یا اس کے آس پاس تین گز تک پڑے تو بہتر ہے ورنہ اس کے بدلے اور پھینکے۔

پہلی کنکری پھینکتے ہی لبیک کہنا موقوف کرے خواہ مفرد ہو یا قارن یا متمتع اور کنکریوں کو جمرات پر سے اٹھا کر نہ مارے اس لیے کہ مقبول رمی کی کنکریاں فرشتے اٹھا لیجاتے ہیں اور جو نامقبول ہوتی ہے وہ باقی رہ جاتی ہے پس نامقبول کنکری سے رمی نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر ایسا کیا جائے تو کراہت کیساتھ جائز ہے۔ البتہ اگر کنکری ہاتھ سے گر پڑے اور اس کو اٹھا کر مارے تو اس میں کچھ قباحت نہیں۔

Marfat.com

جب کنکریوں کے پھینکنے سے فراغت پاسے تو دعا مانگتا ہوا اپنے مقام پر آجاسے کیونکہ وہاں ٹھہرنے سے اوروں کو تکلیف ہوگی۔ پھر آتے ہی قربانی کرے قربانی مفرد پر مستحب اور قارن و متمتع پر واجب ہے اگر ان دونوں کو مقدور نہ ہو تو تین روزے دسویں سے پہلے اور سات روزے ایام تشریق کے بعد جملہ دس روزے رکھیں اور ذبح کرنے سے پہلے یا اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

انی وجہت وجہی للذی	البتہ میں نے اپنا رخ سیدھا اس ذات
فطر السموات والارض	کیطرف کیا جس نے آسمان و زمین
حنیفا وما انا من المشرکین	کو پیدا کیا ہے بیشک میری نماز
ان صلوتی ونسکی ومحیای	میری عبادت۔ میری زندگی
ومماتی للہ رب العالمین	میری موت سب پروردگار
لا شریک لہ وبذالک	عالم کیلئے ہے جس کا کوئی ساجھی نہیں
امرت وانا اول المسلمین	اور مجھے اسی بات کا حکم ہوا ہے اور میں
اللھم تقبل منی ھذا	پہلے فرماں برداروں سے ہوں
النسک واجعلھا قربانا	اے اللہ! تو میری اس عبادت کو قبول
لوجھک وعظم اجری	اور اس کو اپنی ذات پاک پر فدا کر
علیھا۔	اور اس پر مجھے اجر عظیم دے۔

اگر قربانی کے دنبے۔ بکرے کا سر پاؤں سیاہ اور باقی بدن سفید ہو تو بہتر ہے اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کے دو ہاتھ

Marfat.com

ایک پاؤں باندھ کر اس کا منہ بائیں ہاتھ سے پکڑ کر داہنے ہاتھ سے
قبلہ رو ہو کر ذبح کرے اس کے بعد سر منڈائے یا بال کترائے
جیسا کہ عمرے کے بیان میں گزرا۔

سر منڈاتے وقت یا اس کے بعد تکبیر بھی کہے اور دعا بھی مانگے۔ جیسا کہ
عمرے میں مذکور ہوا۔ اس فعل سے اس کو سب چیزیں جو احرام باندھنے
کے بعد منع تھیں حلال ہو گئیں مگر عورت سے رغبت کی بات چیت کرنا
طواف زیارت کے بعد جائز ہوگا۔ پھر اسی دن مکہ میں طواف زیارت
ادا کرے اگر پہلے سعی کر چکا ہو تو یہ طواف بغیر اضطباع و رمل کے
ادا کرے ورنہ صرف رمل کرے اضطباع نہ کرے اس کے بعد
صفا مروہ میں سعی کرے یہ طواف گیارہویں بارہویں کو بھی جائز ہے پھر طواف
زیارت سے فارغ ہو کر منیٰ میں جا کر شب باش ہو گیارہویں کو امام مسجد خیف میں
زوال کے بعد خطبہ پڑھتا اور بقیہ احکام بیان کرتا ہے اس کے سننے کے بعد جمرۂ اولیٰ پر جو مسجد خیف کی
جانب ہے سات کنکریاں مارے پھر ذرا سا بڑھ کر قبلہ رو ہو کے خدا کی حمد و تسبیح
تہلیل و تکبیر کہے اور درود پڑھے اور اتنے عرصہ تک ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے
کہ جتنی دیر میں سورۃ البقرہ یا تین پارہ یا بیس آیتیں پڑھ سکے پھر جمرۃ الوسطیٰ
پر آکر ویسا ہی کرے مگر نالے کی بائیں طرف اتر آئے اور تعقیب
کے بعد جمرۃ العقبہ پر کنکریاں مار کر بلا توقف دعا مانگتا ہوا
اپنے مقام پر آجائے اور شب کو وہیں رہے کیونکہ یہ سنت ہے اور
امام شافعی کے نزدیک واجب ہے۔

Marfat.com

پھر بارھویں تاریخ کو یعنی ظہر کے بعد مثل گیارھویں کے کنکریاں مارو اگر اسی دن چلا آئے تو کچھ مضائقہ نہیں حق تعالیٰ فرماتا ہے

فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ پس جو شخص دو دن میں شتابی کرے اس پر گناہ نہیں۔

اس واسطے بہت سے لوگ اسی دن چلے آتے ہیں اور اس دن کو نفر اول کہتے ہیں۔

مگر بہتر یہ ہے کہ تیرھویں تاریخ کو بھی ظہر کے بعد کنکریاں [illegible] کمال تواضع و عاجزی ادا ہو چنانچہ اکثر باہمت پیغمبر کا ایسا ہی [illegible] ہیں اور اس دن کو نفر ثانی کہتے ہیں۔

پھر محصب[1] میں اگر ٹھہرے اور دعا مانگے کیونکہ آنحضرت[2] نے وہاں قیام کیا ہے۔

آفاقی حج کرنے والے کو خواہ مفرد ہو خواہ قارن یا متمتع طواف الوداع یعنی طواف رخصت واجب ہے مگر حیض و نفاس والی [illegible] غیر آفاقی پر واجب نہیں [illegible] اضطباع و رمل جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا [illegible]

---

[1] محصب [illegible]
[illegible] ہے ۱۲

[2] [illegible]

اور زمزم کا پانی پینے کے بعد بطور تبرک کے اپنے سر۔ اور منھ اور باقی بدن پر ڈالے پھر ملتزم پر آکر چمٹے اور اپنے سینے اور دہنے گال کو کعبہ کی دیوار پر رکھے اور داہنے ہاتھ کو دروازے کی چوکھٹ کی طرف بڑھائے اور جیسا کہ غلام اپنے مولا کا دامن پکڑ تقصیر بخشواتا ہے اس طرح کعبہ کا پردہ ہاتھ میں پکڑ کر روتا ہوا گناہ بخشوائے اور استغفار۔ دعا۔ کلمہ توحید اور درود پڑھے پھر دروازہ کی چوکھٹ کو بوسہ دے اور جو چاہے دعا مانگے۔ اور حجر اسود کا استلام کرے پھر حسرت سے کعبہ کو دیکھتا اور اپنی جدائی پر روتا ہوا اُلٹے پاؤں پھرے اور باب الوداع سے باہر آئے مگر حیض والی عورتیں اور نجس دروازہ پر سے رخصت ہو۔ طواف وداع اس سے ساقط ہے۔ رخصت ہونے کیوقت مساکین کو کچھ خیرات بھی کرے۔

فصل نہم

جنایات کے بیان میں

جنایات سے مراد وہ گناہ ہے جس پر کفارہ لازم آتا ہے۔

مسئلہ محرم اگر ایک کامل عضو یا تمام بدن میں ایک مجلس میں خوشبو لگائے یا کپڑے یا فرش کو تھوڑا یا بہت خوشبودار کرے یا داڑھی یا سر کے

۱؎ خوشبو اگر ہلکی اور تھوڑی ہو تو پورا عضو اور تیز اور بہت ہو تو چوتھائی عضو دم کے لازم آنے میں معتبر ہے ۱۲ منہ

Marfat.com

بالوں کو مہندی سے رنگین کرے یا گل خیرو سے دھوئے یا خود خوشبو کی مقدار[1] کثیر کو کھائے یا دو مرتبہ سے زیادہ خوشبو دار سرمہ لگائے تو اس پر دم یعنی قربانی لازم ہے۔ اگر اس سے کمتر ہو تو صدقہ فطر کی طرح صدقہ دے۔

مسئلہ[۲] خوشبو کے استعمال کرنے میں قصد و سہو اور خوشی و جبر برابر ہے یعنی ہر حال میں جزا لازم ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت۔

مسئلہ[۳] اگر مہندی کو سر پر جمائے تو دو دم دینا چاہیئے ایک خوشبو کے بدلے دوسرا سر ڈھانکنے کی عوض۔

مسئلہ[۴] اگر چند عضو میں کئی مجلس میں خوشبو لگائے تو ہر ایک کا کفارہ جدا دینا پڑے گا۔

مسئلہ[۵] اگر کپڑے کے کونے میں مشک یا کافور یا عنبر باندھے تو تھوڑے کے برابر صدقہ دے مگر عود کا کپڑے میں باندھنا اور حلوائی مزعفر کا کھانا جائز ہے۔

مسئلہ[۶] روغن زیتون اور تل کا تیل خوشبو میں داخل ہے اگرچہ فی نفسہ ان میں خوشبو نہیں اس لیئے کہ یہ اور خوشبوؤں کی اصل ہیں پس اگر اس کو خوشبو کی طرح بدن یا کپڑے میں ملے تو جزا لازم ہے۔

---

[1] قدر کثیر جیسے دو پلہ گلاب اور کیوڑا اور مشک میں کثیر وہ ہے جس کو لوگ کثیر جانتے ہوں بعضے کہتے ہیں جو اکثر منہ میں لگ رہے وہ کثیر ہے ۱۲۔ منہ

Marfat.com

اور اگر کھانے یا دوائی وغیرہ میں لگائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ پینے کی چیز میں اگر خوشبو مل کر غالب ہو جائے تو دم اور مغلوب ہو جائے تو صدقہ لازم آتا ہے اور کھانے کی بغیر پکی ہوئی چیز میں اگر خوشبو ملکر مغلوب ہو تو کچھ لازم نہیں آتا اور اگر غالب ہو تو صدقہ لازم آتا ہے اور پکی ہوئی میں کسی حالت میں لازم نہیں آتا۔

مسئلہ اگر حجر اسود کے اوپر سے ہاتھ اور منہ میں خوشبو کی مقدار کثیر لگے تو قربانی دے اور کم لگے تو صدقہ دے۔

مسئلہ اگر احرام سے پہلے کسی عضو میں خوشبو لگی تھی اور احرام کے بعد دوسرے عضو پہ جا لگی تو کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ خوشبو لگانے سے اگر کفارہ لازم آئے تو پہلے اس خوشبو کو بدن یا کپڑے سے دور کرنا چاہیئے ورنہ کفارہ ادا کرنے کے بعد جب تک خوشبو باقی رہیگی اور کفارہ لازم آئے گا۔

مسئلہ اگر سیا ہوا ایک کپڑا یا کئی کپڑے ایک دن یا کئی دن برابر بطور عادت کے پہنے یا چند روز دن کو پہنے اور رات کو بلاقصد ترک کرنے کے اتار دے یا ایک دن میں بعض وقت کرتہ پہنے اور بعض وقت ٹوپی اور موزے اور بعض وقت پاجامہ۔ یا پورا سر یا منہ یا چوتھائی سر تمام دن یا تمام رات ڈھانکے اس پر ایک قربانی لازم آتی ہے اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکے تو مثل صدقہ فطر کے صدقہ دے۔ اس میں قصد۔ سہو۔ خوشی۔ جبر۔ جاننا اور نہ جاننا سب

Marfat.com

برابر ہے۔

مسئلہ ۱۲ اگر سردی یا مرض کی ضرورت سے محرم سر یا تمام بدن ڈھانکے یا سیئے ہوئے کپڑے پہنے تو جب تک وہ ضرورت باقی رہے گی ایک ہی قربانی لازم آئے گی اگرچہ ایک قمیص کی ضرورت کے وقت دو قمیصیں بھی پہنے یا ٹوپی پہننے کی ضرورت کیساتھ عمامہ بھی باندھے۔ اور اگر ایک عضو کے ڈھانکنے کی ضرورت کے وقت دو عضو کو ڈھانکا۔ مثلاً سر ڈھانکنے کی ضرورت تھی۔ اس کے ساتھ کرتہ بھی پہنا یا یہ کہ ضرورت صرف ایک وقت تھی اور اس نے بے ضرورت دوسرے وقت بھی سر ڈھانکا تو اس صورت میں دُہرا کفارہ لازم آئیگا یعنی تمام رات یا دن میں دم اور اس سے کمتر میں صدقہ ادا کرنا ہوگا لیکن اگر محرم تمام رات یا تمام دن سے کم مدت میں مثلاً پہر بھر میں بجا لائے اور اول سے آخر تک سر ڈھانکے رہے تو دم دے اور جو تھوڑی دیر میں ڈھانکے تو صدقہ دے۔

مسئلہ ۱۳ اگر سر یا منھ پر بغیر مرض کے تمام دن یا تمام رات پٹی باندھے تو مثل صدقہ فطر کے صدقہ لازم آئے گا۔ اور باقی بدن پر باندھنے سے کچھ لازم نہیں آتا مگر مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۴ اگر سر یا ڈاڑھی کے چوتھائی بال یا اس سے زائد منڈائے یا ساری گردن کے بال منڈائے یا دونوں بغل یا ایک بغل کے بال یا زیر ناف کے بال دور کرے یا پچھنے لگانے کی جگہ کے بال

Marfat.com

مونڈے یا ساری ران یا پنڈلی کے بال مونڈے یا کسی عضو کے بال ایک وقت مونڈے یا بارہویں تک سر منڈایا یا قارن و متمتع نے بارہویں تک قربانی نہ کی یا ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھ یا ایک پاؤں یا دونوں پاؤں کے ناخن کتراے یا صفا و مروہ میں سعی نہ کی یا طواف زیارت بغیر ستر عورت کے ادا کیا یا طواف کعبہ اور طواف صفا و مروہ بلا عذر سوار ہو کر کیا یا عرفات سے قبل مغرب امام سے پہلے پھرا یا مزدلفہ میں توقف نہ کیا یا عورت کو شہوت سے بوسہ دیا یا مساس کیا ان سب صورتوں میں ایک قربانی لازم آتی ہے۔

مسئلہ ۱۵ اگر کسی عضو کو کئی جگہ میں مونڈا تو ہر ایک کے بدلے قربانی دے۔

مسئلہ ۱۶ اگر ایک مجلس میں چوتھائی سر منڈایا پھر دوسری مجلس میں چوتھائی اسی طرح سارا سر منڈایا تو جب تک پہلی بار کا کفارہ نہ دیا ہو ایک ہی قربانی لازم آئیگی۔

مسئلہ ۱۷ اگر قارن قربانی کرنے سے پہلے سر منڈاے تو اس پر دو قربانیاں لازم ہوں گی۔ ایک جنایت کی دوسری قران والی

مسئلہ ۱۸ محرم اگر محرم یا غیر محرم کا سر مونڈے یا ناخن یا مونچھیں کترے تو مونڈنے والے اور کترنے والے محرم پر صدقہ اور منڈانے والے محرم پر دم لازم ہوگا لیکن حلال ہونے کے وقت اس میں کچھ مضایقہ نہیں جیسے حج کرنے والے پر ذبح کے بعد اور عمرہ لانے والے پر

Marfat.com

سعی کے بعد کچھ نہیں لازم آتا۔

مسئلہ ۱۹ اگر سر اور داڑھی کو چوتھائی سے کم منڈائے یا ایک بغل کے اکثر بال دور کرے یا کسی محرم یا حلال کا سر مونڈے یا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے یا ہر ایک ہاتھ پاؤں کے کچھ ناخن کترے تو نصف صاع گیہوں۔ صدقہ دے مگر ناخنوں میں ہر ناخن کے بدلے نصف صاع دے لیکن اگر مجموع کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو جسقدر چاہے کم کرے۔

مسئلہ ۲۰ اگر سر یا ناک یا داڑھی کے کئی بال اوکھاڑے یا ہاتھ پھیرنے سے دور ہو گئے تو ہر ایک کے بدلے ایک لپ بھر گیہوں دے

مسئلہ ۲۱ اگر مونچھیں دور کیں تو فطرے کے برابر صدقہ دے اور اگر ان میں سے تھوڑے دور کیے ہوں تو قیاس کرنا چاہیے اگر چوتھائی داڑھی کی آدھی ہو تو قربانی کی آدھی قیمت دے اور چوتھائی ہو تو اس کی چوتھائی قیمت دے۔

مسئلہ ۲۲ اگر طواف زیارت بے وضو کیا یا طواف وداع ترک کیا یا طواف وداع اور طواف قدوم حالت جنابت میں کیا تو ایک بکری قربانی کرے۔

مسئلہ ۲۳ اگر طواف زیارت حالت جنابت میں کیا تو اونٹ یا گائے قربانی کرے۔

مسئلہ ۲۴ اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل بے وضو

Marfat.com

کیا تو ان سب صورتوں میں ایک صاع جو یا چھوارے یا نصف صاع گیہوں صدقہ دے۔ اگر طہارت کیا تھ اعادہ کرلیگا تو وہ کفارہ ساقط ہوجائیگا۔

مسئلہ ۲۵ اگر عمرے کا طواف بے وضو یا حالت جنابت میں کیا تو جب تک مکہ میں ہو اعادہ کرے اور اگر گھر چلا گیا تو بے وضو کو بکری قربانی کرنا لازم ہے اور جنب کو بکری قربانی کرنا کفایت کرتا ہے۔

مسئلہ ۲۶ اگر بلا وضو کل یا اکثر سعی ترک کی تو دم اور حج لازم آئیگا اور اگر ایک سے تین پھیرے تک ترک کئے تو ہر پھیرے کے بدلے صدقہ فطر کے مثل صدقہ لازم آئے گا۔ لیکن اگر مجموع کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو اختیار ہے کہ چاہے دم دے چاہے صدقہ میں سے کچھ کم کرے

مسئلہ ۲۷ اگر طواف میں رمل یا اضطباع نہ کیا یا دونوں میلوں کے بیچ میں جو صفا و مروہ کی راہ میں ہیں نہ دوڑا تو کچھ کفارہ نہیں لازم آتا۔

مسئلہ ۲۸ اگر عمرے میں پہلے سعی کی پھر طواف کیا تو یہ جائز نہ ہوا۔ چاہیئے کہ طواف کے بعد پھر سعی کرے۔

مسئلہ ۲۹ اگر کنکریاں مارنا تینوں بار یا ایک بار ترک کیا یا دسویں تاریخ کو جمرۃ العقبہ کی رمی ترک کی تو بکری قربانی کرے۔ اور اگر ایک بار سے کم ترک کی ہو تو ہر کنکری کے بدلے آدھا صاع گیہوں صدقہ دے۔ لیکن اگر مجموع کی قیمت بکری کی قیمت کے مساوی ہو تو کچھ کم کرے

مسئلہ ۳۰ اگر جنگلی جانور کا شکار کرے یا اس کو بتائے یا اس کی طرف

اشارہ کرے خواہ قصداً یا بھولے سے یا کسی اور طرح پر تو چاہے کہ دو عادل مرد سے اس کی قیمت جو شکار کرنے کے زمانہ میں اس مقام پر ہوتی ہو یا اس مقام کے قریب جتنے کو بکتا ہو ٹھہرا کر اس قیمت سے قربانی مول لیکر مکہ میں ذبح کرے۔ یا آدھا آدھا صاع گیہوں یا ایک ایک صاع جو یا چھوارے ہر ایک مسکین کو دے۔ یا ہر آدھے صاع گیہوں یا ہر ایک صاع جو چھوارے کے بدلے ایک روزہ رکھے اور اگر آدھے صاع یا پورے صاع سے کم ہو تو اختیار ہے کہ خواہ اتنا ہی خیرات کرے یا اس کے بدلے روزہ رکھے۔ ایسے ہی اگر قربانی کی قیمت سے بچے تو اختیار ہے چاہے خیرات کرے چاہے ہر صاع[1] یا نصف صاع کے بدلے روزہ رکھے اور اگر قیمت دو قربانی کے برابر ہو تو اختیار ہے چاہے دونوں کو ذبح کرے یا دونوں کی قیمت خیرات کرے یا دونوں کے بدلے روزہ رکھے یا ایک کو ذبح کرے اور دوسری کی قیمت خیرات کرے یا ہر صاع یا نصف صاع کے بدلے روزہ رکھے

مسئلہ ۳۱ اگر ایک یا دو یا تین جوں بدن یا کپڑے سے مارے یا ایسا کام کرے جس سے جوئیں مر جائیں مثلاً کپڑے کو دھوپ[2] میں ڈالے یا دھوئے یا دوسرے کو مارنے کے لئے حوالہ کرے یا بالوں کو زور سے کھجائے جس سے جوں مر جائے تو ایک لپ بھر گیہوں

---

[1] یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو چھوارے کے بدلے ۱۲

[2] جوں کے مرنے کے لئے ۱۲

خیرات کرے اور اگر تین سے زیادہ ہوں تو آدھا صاع گیہوں صدقہ دے۔

مسئلہ ۳۲ جو درخت زمین حرم میں خود بخود ہرا بھرا ہو نہ اُس کو کسی نے بویا ہو نہ اس قسم کا ہو جس کو بوتے ہیں اگر اس کو محرم یا غیر محرم قطع کرے تو اس کی قیمت سے گیہوں مول لیکر آدھا صاع مساکین کو دے یا قربانی لیکر حرم میں ذبح کرے۔ اس میں روزے رکھنا جائز نہیں ہے معہذا اصل درخت سے نفع لینا بھی روا نہیں بلکہ اگر وہ درخت کسی کی ملکی زمین میں پیدا ہوا ہو تو ایک قیمت مالک زمین کو بھی دے۔ لیکن خشک گھاس یا خشک درخت کے کانٹے یا پتے جھاڑنے یا توڑنے سے جس سے درخت کا کچھ نقصان نہ ہو یا اذخر گھاس یا کھنبی کاٹنے سے کچھ نہیں لازم آتا۔

مسئلہ ۳۳ جنایت کے کفارہ[1] میں جہاں دم لازم آتا ہے اگر وہ جنایت عذر کے سبب سے ہو تو کفارہ دینے والے کو اختیار ہے چاہے حرم میں قربانی کرے چاہے تین صاع گیہوں چھ[6] مسکین کو جہاں چاہے صدقہ دے مگر مکی مساکین کو دینا بہتر ہے چاہے تین روزے

---

[1] یعنی غیر عذر کی صورت میں قربانی ہی کرنی چاہیے جیسا کہ عام کتابوں میں اسی پر اکتفا کیا ہے مگر بعض محققین نے کتاب اسرار وغیرہ سے تحقیق کی ہے کہ غیر عذر کی حالت میں اول قربانی دے جب قربانی کا مقدور نہ ہو تو فطرے کے برابر چھ مسکین کو صدقہ دے اور جب یہ بھی نہ ہو سکے تو تین روزے رکھے اور عذر کی حالت میں ان تینوں سے جس کو چاہے پہلے ہی سے اختیار کرے ۱۲۔

برابر یا متفرق جہاں چاہے رکھے۔

مسئلہ[۴] جنایت میں جہاں دم دینا لازم آتا ہے وہاں بکری کی قربانی کفایت کرتی ہے مگر جس شخص نے وقوف عرفات کے بعد اور حلق سے قبل عورت سے صحبت کی ہو یا حالت ناپاکی یا حیض ونفاس میں طواف زیارت کیا ہو اس کو اونٹ یا گائے ہی کی قربانی کرنی چاہیئے۔

مسئلہ[۵] جہاں صدقہ دینا پڑتا ہے وہاں صدقہ سے صدقہ فطر کے برابر صدقہ مراد ہے مگر ٹڈی اور جوں کے مارنے اور کئی بالوں کے دور ہونے میں لپ بھر گیہوں یا چھوارہ کافی ہے۔

فصل دہم

مسائل مختلفہ کے بیان میں

اگرچہ ضمناً بعض مسائل مذکور ہو چکے ہیں مگر بخوبی ذہن نشین ہونے کے لیئے یہاں مستقل طور پر بیان کیئے جاتے ہیں۔

مسئلہ[۱] حج کے پانچ فرض ہیں۔

اول احرام اور یہ شرط ہے۔

دوم وقوف یعنی عرفہ کے دن زوال سے دسویں کی صبح تک عرفات پر ٹھہرنا اگرچہ ایک لحظہ[۱] اور کہیں جاتے ہوئے

---

[۱] یعنی بالقصد ہو یا بلا قصد اور خواہ ہوش میں ہو یا مدہوشی میں۔ ۱۲

سوم[۳] طواف زیارت۔

یہ دونوں رکن ہیں لیکن وقوف اقوی ہے اسی لیے قبل وقوف صحبت کرنے سے حج فاسد ہوتا ہے۔ اور قبل طواف کے فاسد نہیں ہوتا۔

چہارم[۴] ان تینوں امور میں ترتیب کا لحاظ رکھنا۔

پنجم[۵] ہر فرض کا اس کے وقت و مقام پر ادا کرنا۔[له]

ان فرضوں میں سے اگر کوئی ترک ہو گا تو حج ادا نہ ہو گا۔

امام شافعی رح کے نزدیک طواف کے بعد سعی اور سر منڈانا بھی فرض ہے۔

مسئلہ[۶] حج کے واجبات بہت سے ہیں۔

ایک[۱] میقات پر حالت احرام میں گذرنا۔

دوسرے[۲] صفا و مروہ میں سعی کرنا۔

تیسرے[۳] طواف کے بعد سعی کرنا۔

چوتھے[۴] سعی کو صفا سے شروع کرنا۔

پانچویں[۵] اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیادہ سعی کرنا۔

چھٹے[۶] زوال سے غروب تک بلکہ کچھ رات تک عرفات پر ٹھہرنا۔

ساتویں[۷] عرفات سے پھرنے میں امام کی مطابعت کرنا یعنی اس سے پہلے نہ چلنا۔

له مگر یاد رہے کہ احرام کی تاخیر میقات سے اور طواف کی تاخیر ایام نحر سے اگرچہ ناروا ہے اور اس سے دم دینا پڑتا ہے لیکن حج کو باطل نہیں کرتی ۱۲۔

Marfat.com

آٹھویں مغرب وعشا کی نماز میں مزدلفہ پہنچنے تک تاخیر کرنا۔

۹ نویں رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا اگرچہ ایک ہی ساعت ہو۔

۱۰ دسویں رمی یعنی کنکریاں مارنا۔

۱۱ گیارہویں سر منڈانے یا کترانے سے پہلے رمی اول کرنا۔

۱۲ بارہویں ایام نحر میں سے ہر دن کی رمی اسی دن میں کرنا۔

تیرہویں بعض کے نزدیک رمی اول۔ حلق اور طواف میں ترتیب کا لحاظ رکھنا۔

۱۴ چودھویں تینوں رمی میں ترتیب کی رعایت کرنا۔

۱۵ پندرہویں سر منڈانا یا سر کے بال کترانا۔

۱۶ سولہویں ان دونوں کا ایام نحر میں کرنا۔

۱۷ سترہویں ان دونوں کا حرم میں کرنا۔ مگر امام ابو یوسفؒ کے نزدیک یہ مسنون ہے۔

۱۸ اٹھارہویں طواف زیارت ایام نحر میں کرنا۔

۱۹ انیسویں طواف میں حطیم کو بھی داخل کر لینا۔

۲۰ بیسویں داہنی طرف سے طواف کرنا۔

۲۱ اکیسویں طواف طہارت کیساتھ کرنا۔

۲۲ بائیسویں طواف میں ستر عورت کرنا یعنی شرمگاہ کو چھپا رکھنا۔

۲۳ تئیسویں طواف میں کپڑے کا بقدر ستر عورت پاک ہونا۔

۲۴ چوبیسویں اگر کوئی عذر نہ ہو تو پیادہ طواف کرنا۔

Marfat.com

پچیسویں[25] طواف کے بعد دوگانہ ادا کرنا۔

یہ سب واجبات عام ہیں اور بعض خاص ہیں جو بیان ذیل سے ظاہر ہیں۔

چھبیسویں[26] آفاقی کا طواف رخصت کرنا۔

ستائیسویں[27] قارن و متمتع کا ذبح سے پہلے رمی کرنا۔

اٹھائیسویں[28] قارن و متمتع پر قربانی کرنا۔

انتیسویں[29] قارن و متمتع پر سر منڈانے یا بال کترانے سے پہلے قربانی کرنا

تیسویں[30] قارن و متمتع پر ایام نحر میں قربانی کرنا۔

اکتیسویں ممنوعات احرام کا ترک کرنا۔

مخفی نہ رہے کہ جس چیز کے بے عذر ترک کرنے سے دم لازم آتا ہے۔ وہ واجب ہے مگر بعض چیزیں اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں مثلاً طواف کا دوگانہ ترک کرنا اور نماز مغرب میں عشا تک تاخیر نہ کرنا۔

مسئلہ[3] فرائض اور واجبات کے سوا جو چیزیں بیان حج میں گزریں وہ یا تو سنت ہیں یا مستحب لیکن ان میں سے سنت موکدہ بقول فقیہ ابو اللیث رح چار ہیں۔

اوّل[1] طواف قدوم کرنا۔

دوسرے[2] طواف کعبہ میں رمل کرنا۔

تیسرے[3] صفا و مروہ میں دوڑنا۔

چوتھے[4] رات کو منیٰ میں رہنا۔

Marfat.com

ان امور کے ترک کرنے سے گنہگار ہوتا ہے لیکن کفارہ نہیں لازم آتا۔

مسئلہ[4] عمرے میں فرض دو[2] ہیں۔

ایک[1] احرام

دوسرے[2] کعبہ کا طواف

مگر احرام شرط ہے اور طواف رکن۔

اور عمرے کے واجب بھی دو[2] ہیں۔

ایک[1] صفا و مروہ کا طواف کرنا۔

دوسرے[2] سر منڈانا یا بال کترانا۔

اور عمرے کے سنن و مستحب مثل حج کے ہیں۔

مسئلہ[5] وقوف عرفات کے قبل صحبت کرنا مفسد حج ہے۔ اور طواف کے قبل صحبت کرنا مفسد عمرہ۔

مسئلہ[6] عورت کے لئے بہ نسبت مرد کے احرام باندھنے کے بعد چند چیزیں خاص ہیں۔

اول[1] سیئے ہوئے کپڑے کا پہننا جیسے جبہ۔ کرتہ۔ پائجامہ۔ دستانہ وغیرہ مگر خوشبودار چیزوں مثلاً زعفران کسم وغیرہ میں رنگا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں۔

دوسرے۔ ایسے موزوں اور جرابوں کا پہننا جن سے ٹخنے کی ہڈی چھپی رہے۔

Marfat.com

تیسرے۔ سر کا ڈھانکنا بشرطیکہ منھ پر کپڑا نہ چھونے اگر پردہ نشین ہو تو کھپاچ وغیرہ کا ڈھکنا بنا کر منھ پر باندھے اور اس کے اوپر کپڑا ڈال کر منھ کو اغیار سے چھپائے۔

چوتھے لبیک آہستہ کہنا۔

پانچویں طواف میں اضطباع و رمل نہ کرنا۔

ساتویں } حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام اجنبی مردوں کے جمع ہونے کے وقت نہ کرنا۔
آٹھویں }

نویں مقام ابراہیم کے پاس جو وقت وہاں مردوں کا مجمع ہو طواف کا دوگانہ نہ پڑھنا۔

دسویں صفا و مروہ کے درمیان میں نہ دوڑنا۔

گیارھویں صفا و مروہ پر جب مردوں کا جمگھٹا ہو ان پر نہ چڑھنا۔

بارھویں احرام سے باہر آنے کیوقت سر نہ منڈانا۔

تیرھویں بال ایک انگلی کے برابر کترانا نہ اس سے زیادہ بخلاف مرد کے کہ اس کو چوتھائی کترانا واجب ہے۔

چودھویں اس کے لئے بال کترانے کی تعیین ہونا بخلاف مرد کے کہ اس کو سر منڈانا بھی جائز ہے۔

لہ اس زمانہ میں اکثر عورتیں جالیدار پنکھے کو کتر کے برقع میں منھ کے موافق سیکر استعمال کرتی ہیں اس سے ان کے منھ پر کپڑا بھی نہیں پہنچتا اور حجاب بھی قایم رہتا ہے۔

Marfat.com

پندرھویں[۱۵] حیض ونفاس کے عذر سے طواف زیارت میں بارھویں[۱۲] ذی الحجہ سے تاخیر کرنا بخلاف مرد کے کہ اس پر تاخیر سے دم لازم آتا ہے۔

سولھویں[۱۶] ساتھ والوں کے روانہ ہونے کے وقت حیض ونفاس کے عذر سے طواف وداع کا ساقط ہونا بخلاف مرد کے کہ اس پر واجب ہے۔

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت کو حج وعمرہ کے سب افعال جائز ہیں مگر کعبہ کا طواف جائز نہیں اس واسطے کہ طواف مسجد میں ہوتا ہے اور ناپاک کو مسجد میں جانا منع ہے لیکن باوجود منع ہونے کے اگر اس حالت میں طواف کر لیگی تو فرض ادا ہو جائیگا لہٰذا عورت کو اگر طواف زیارت کرنے سے پہلے حیض آ جائے اور اس کے ساتھ والے ٹھہر نہ سکیں تو اس حالت میں طواف کر لے اس کا [illegible] ہو جائیگا لیکن گناہ ہوگا اس سے [illegible] توبہ کرنا چاہیے اور [illegible] کا حکم [illegible] ہے۔

مسئلہ: [illegible] عورت کو [illegible] چاندی پہننا جائز ہے۔

[illegible]

مسئلہ[۹] جس طواف کے بعد صفا و مروہ میں سعی کرتے ہیں اس میں دوگانۂ طواف کے بعد پھر حجر اسود کا استلام کرنا چاہیئے گو یہ صفا و مروہ کے طواف کی اجازت چاہتا ہے۔ اور جس طواف کے بعد سعی نہیں ہے اس میں دوگانہ کے بعد استلام نہیں ہے۔

مسئلہ[۱۰] طواف سات قسم کے ہیں۔

ایک[۱] طواف قدوم۔ اس کو طواف التحیۃ اور طواف اللقا بھی کہتے ہیں۔ اس کو بمجرد داخل ہونے مکے کے سب سے پہلے بجا لاتے ہیں۔ لیکن اگر امام فرض یا جنازہ کی نماز پڑھتا ہو یا اس سے نماز فرض یا وتر یا سنت[۱] مؤکدہ ترک ہوئی ہو تو ان چیزوں کو طواف سے پہلے ادا کرے۔ یہ طواف آفاقی مفرد اور قارن پر سنت ہے اور عمرہ کرنے والے متمتع اور مکی پر سنت نہیں۔ مگر امام مالکؒ کے نزدیک یہ طواف واجب ہے اگر اس طواف کے بعد صفا و مروہ کا طواف منظور نہ ہو تو اس میں رمل نہ کرے۔

دوسرا[۲] طواف الزیارۃ۔ اس کو طواف الرکن۔ طواف الواجب اور طواف یوم النحر بھی کہتے ہیں یہ حج میں فرض ہے اس کا وقت دسویں تاریخ کی فجر سے بارھویں کی آخر تک ہے اگر اس سے تاخیر کرے گا تو دم لازم آئے گا۔

---

[۱] مثلاً اتنا وقت ہے کہ اگر طواف کرے تو صبح کی سنت جاتی رہے گی صرف فجر کی فرض پڑھ سکتا ہی۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

تیسرا[۹] طواف الوداع - اس کو طواف الرخصت - طواف الصدر[۱]
طواف الاخاصتہ اور طواف آخر العہد بالبیت بھی کہتے ہیں - یہ طواف
آفاقی پر واجب ہے خواہ وہ مفرد ہو یا قارن یا متمتع - پس عمرہ لانے
والے اور مکی پر واجب نہیں اس کا اول وقت طواف الزیارۃ کے
بعد ہے - اور آخر وقت تمام عمر لیکن مکہ سے رخصت ہونے کے
وقت بہتر ہے -

چوتھا عمرے کا طواف - اور وہ عمرے میں فرض ہے

پانچواں - طواف نفل - اس کو مکی یا آفاقی طواف مقدوم یا طواف
عمرے کے بعد جب چاہے بجالائے -

چھٹا - طواف تحیۃ المسجد - جو داخل ہونے والے کے لیے
مستحب ہے اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس مسجد کا تحیہ
طواف ہے -

ساتواں - طواف النذر - یہ نذر ماننے والے پر واجب ہے -

مسئلہ[۱۱] طواف نفل آفاقی کے حق میں نماز نفل سے بہتر ہے
مگر مکی کے حق میں نماز نفل طواف سے بہتر ہے -

مسئلہ[۱۲] اگر طواف کعبہ یا طواف صفا و مروہ کرنے میں تکبیر شروع
ہوئی یا جنازہ نماز کے لیے پیش ہوا تو طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھے

[۱] صدر (ص) اور (د) کے فتح سے رجوع کرنے کے معنی میں ہے اور اس کے معنی بھی پھرنے کے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

پھر باقی طواف کو ادا کرے ۔

مسئلہ ۱۳ ہر طواف کا دوگانہ حنفی مذہب میں واجب ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک سنت ہے ۔ بہتر یہ ہے کہ طواف کے بعد فوراً مقام ابراہیم کے پیچھے دوگانہ پڑھے اس کے بعد اس کے لیے بہتر مقام کعبہ کے اندر ہے پھر حطیم میزاب کے نیچے پھر حطیم کی جو جگہ کعبہ سے قریب ہو پھر کعبہ کے گرد جو اس سے قریب تر ہو پھر باقی مطاف پھر مسجد الحرام پھر تمام حرم شریف ۔ اور آفتاب کے طلوع و غروب اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور صبح کے بعد سے طلوع تک اور نماز عصر کے بعد سے غروب تک اور خطبے اور فرض کی تکبیر تحریمہ ہونے کے وقت مکروہ ہے پس اگر کسی نے صبح کے بعد یا نماز عصر کے بعد طواف کیا ہو تو اس کا دوگانہ طلوع کے بعد اشراق کے قبل اور فرض مغرب کے بعد سنت کے قبل ادا کرے اگرچہ یہ دوگانہ طواف کے تابع ہونے سے واجب ہے لیکن کراہت وقت میں نفل کا حکم رکھتا ہے ۔ لہٰذا اس کے ترک سے دم نہیں لازم آتا لیکن اگر صبح کے بعد یا نماز عصر کے بعد پڑھیگا تو کراہت کے ساتھ ادا ہو جاسکے گا اور اگر پڑھنے کی حالت میں معلوم ہو جائے تو قطع کرنا واجب ہے اور

سلہ حرم سے باہر بھی جائز ہے بلکہ حاجی کے گھر میں بھی درست ہے اسی لیے کہتے ہیں کہ اس نماز کی قضا نہیں کیونکہ کسی مکان اور زمان کیساتھ خاص نہیں ہے مگر ہاں حرم کے باہر مکروہ ہے ۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

پڑھنے کے بعد اعادہ بہتر ہے مگر طحاوی کے نزدیک صبح اور نماز عصر کے
بعد نفل پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ اور یہی امام شافعی رح کا بھی مذہب
ہے۔

مسئلہ ۱۴۰: طواف میں سلام کلام مسئلہ پوچھنا بتانا جائز ہے مگر بات
چیت کا نہ کرنا اور جو کلام حاضری کے خلاف ہو اس کا چھوڑنا مستحب ہے

مسئلہ ۱۴۱: کئی طواف اکٹھے کرنا اور ہر ایک کا دوگانہ سب کے بعد
پڑھنا مکروہ ہے مگر امام ابو یوسف کے نزدیک طاق طوافوں کا
اکٹھا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۴۲: حج اور تمتع میں طواف قدوم نہیں ہوتا اور عمرہ والے
کے واسطے اور مکی پر پہلا طواف سنت بھی نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۱۴۳: حج کے تین خطبے ہیں۔ ہر ایک زوال کے بعد ساتویں سے
گیارہویں تک ایک ایک دن کے بعد پڑھا جاتا ہے ہر ایک میں
حج کے مناسب حال بیان کیے جاتے ہیں۔

پہلا: ساتویں کو ظہر کے بعد امام پڑھتا ہے اور یہ ایک خطبہ
ہوتا ہے اس میں جلسہ نہیں کیا جاتا ہے۔

دوسرا: نویں کو عرفات پر مسجد نمرہ میں نماز ظہر سے پہلے خطبہ
جمعہ کی طرح پڑھا جاتا ہے۔ یعنی اس میں دو خطبے ہوتے ہیں اور بیچ
میں جلسہ کیا جاتا ہے۔

تیسرا: گیارہویں کو منیٰ میں نماز ظہر سے پہلے ساتویں کے خطبہ کی طرح

Marfat.com

پڑھا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۸ عید کی نماز حاجیوں پر واجب نہیں اس لیے کہ ان کو دسویں تاریخ کو منیٰ میں کنکریاں مارنا قربانی کرنا۔ سر منڈانا پھر مکہ میں پہنچکر طواف زیارت اور طواف صفا و مروہ کرنا۔ پھر منیٰ میں پلٹ جانا بہت کام پڑتے ہیں اسی وجہ سے بنظر تخفیف عید کی نماز معاف ہوئی لیکن اگر دسویں تاریخ جمعہ کو پڑے تو جمعہ کی نماز معاف نہیں اسلئے کہ اس تاریخ میں جمعہ کبھی اتفاقاً پڑتا ہے پس ایمیں اتنا حرج نہیں جتنا کہ عید میں ہے کیونکہ وہ ہمیشہ دسویں کو ہوتی ہے اور جمعہ منیٰ میں جائز ہے بشرطیکہ حاکم حجاز یا حاکم مکہ یا اس کا نائب وہاں موجود ہے۔

مسئلہ ۱۹ حج کرنے والے پر اضحیہ غنی ہونے کی جہت سے واجب نہیں مگر بعض کے نزدیک مکی پر واجب ہے۔ اور قارن و متمتع پر قربانی واجب ہے۔ اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے دسویں تاریخ سے پہلے اور سات روزے ایام تشریق کے بعد رکھے اور یہ قربانی شکرانہ ہے اس لیے اس میں سے خود کھانا غنی اور محتاج کو کھلانا جائز ہے البتہ جو قربانی جنایت کی عوض ہوتی ہے۔ وہ صرف محتاجوں کا حق ہے اس میں سے نہ آپ کھائے نہ غنی کو دے نہ اپنے اصول و فروع کو یعنی ماں باپ۔ دادا۔ دادی۔ بیٹا۔ بیٹی اور ان کی اولاد کو۔ مگر محتاج بھائی بہن کو دینا جائز ہے۔ اور بی بی خاوند کو دے نہ خاوند بی بی کو نہ اپنے لونڈی غلام کو مگر ذمی کو دینا جائز ہے۔

Marfat.com

اور مفرد پر قربانی مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۰ افراد۔ تمتع۔ قران۔ کی قربانی دسویں سے بارہویں تک حرم میں کرنا چاہیئے۔ اگر اس سے پہلے یا غیر حرم میں کرے گا تو جائز نہ ہوگا مگر روکی ہوئی اور نذر ونفل کی قربانی اگر دسویں سے پہلے یا اس سے پیچھے کرے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۱ مکی اور میقاتی کو قران وتمتع جائز نہیں اگر کریں تو ادا ہو جائیگا مگر دم لازم آئیگا۔

مسئلہ ۲۲ احرام باندھنے کے بعد اگر بیماری یا دشمن وغیرہ کے خوف سے حج کو نہ جا سکے تو قربانی کسی کے ساتھ مکہ کو بھیجدے اور ذبح کا دن اور وقت معین کر دے تاکہ اس کے بعد اتارے۔ سر منڈانا یا سر کے بالوں کا کترانا شرط نہیں البتہ یہ بہتر ہے۔ پھر آیندہ سال قضا کرے یعنی اگر صرف عمرہ کی نیت کی ہو تو صرف عمرہ قضا کرے اور اگر صرف حج کی نیت کی ہو تو حج وعمرہ دونوں بجالائے اور اگر قران کی نیت کی ہو تو دو عمرے ایک حج ادا کرے۔ اگر قارن روکا گیا ہو تو دو قربانی بھیجے۔

مسئلہ ۲۳ جو شخص حج کی قدرت رکھتا تھا اور اس میں تمام شرائط موجود تھے پھر وہ معذور ہو گیا خواہ بہت بڑھاپے سے یا بیماری سے مثلاً لنگڑا۔ لولا۔ اپاہج۔ مفلوج ہو گیا یا دوام حبس یا خوف حاکم سے اور اس کے پاس مال ہے تو اس پر واجب ہے کہ دوسرے کو مال

Marfat.com

دیگر اپنی طرف سے حج کرائے۔ اس سے حج ادا ہو جائیگا بشرطیکہ ہمیشہ معذور رہے اور اگر حج ادا کرنے کے بعد عذر جاتا رہا۔ تو اس کو خود کرنا چاہیے لیکن اگر اس نے معذوری کی حالت میں کسی طرح خود حج کیا تو ادا ہو جائے گا اور عذر کے دور ہونے کے بعد دوسرا حج کرنا لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۴ جس پر حج واجب تھا مر گیا اور اس نے حج کرانے کی وصیت کی تو اس کے وارثوں کو مال کے تیسرے حصہ سے حج کرانا لازم ہے اور حج کو اس مقام سے بھیجنا چاہیئے جہاں سے اس نے بیان کیا ہو ورنہ اس کے وطن سے بشرطیکہ تہائی مال وہاں سے کافی ہو ورنہ اس مقام سے جہاں سے کافی ہو سکے۔

اگر نائب الحج راستے میں مر گیا تو پھر تہائی مال کسی اور کو خرچ دیکر اس کے وطن سے حج کرائے بشرطیکہ وہ کافی ہو ورنہ جہاںتک وہ پہنچا تھا اس کے آگے سے دوسرے کو بھیجے۔

اگر وصیت نہ کی ہو اور وارث اسکی طرف سے خود حج کرے یا اس کے مال سے کرائے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۲۵ حج نفل غیر کی طرف سے جائز ہے اگرچہ وہ معذور نہ ہو۔

مسئلہ ۲۶ جس پر حج فرض تھا وہ حج کرنے کو گیا لیکن ابھی حج کا وقت نہیں آیا تھا کہ اس نے وفات پائی۔ اگر وہ حج فرض ہونے کے بعد فوراً روانہ ہوا تھا یعنی جس سال فرض ہوا اسی سال گیا تو حج اس کے ذمہ نہیں رہا

اور اگر فوراً نہیں گیا تو اس کے ذمہ باقی رہا۔ پس اگر اس نے حج کی وصیت کی ہو تو اس کی طرف سے وارث پر اس کے مال سے حج کرنا واجب ہے اور وہاں سے جانا چاہیے جہاں اس نے بیان کیا ہو ورنہ اس کے گھر سے یہ امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور صاحبین کے نزدیک جہاں وفات پائی ہو وہاں سے نائب الحج مقرر کر اور اگر حج کی وصیت نہ کی ہو تو بطور تبرع اس کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷ جس نے آپ حج نہ کیا ہو اس کو غیر کی طرف سے حج کرنا حنفی و مالکی مذہب میں جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ پہلے اپنا حج کرے دوسرے کی طرف سے۔ اور امام شافعیؒ و امام احمد حنبلؒ کے نزدیک جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۸ غیر کی طرف سے حج کرنے والے کو چاہیے کہ جو خرچ ضروری کی علاوہ اپنے پاس بچ رہے اس کو واپس کر دے کیونکہ مال حج کی ضرورتوں کے سوا کسی اور چیز میں بلا اس کی اجازت کے خرچ کرنا جائز نہیں ہے

مسئلہ ۲۹ مکے اور اس کے اطراف میں دعا کے مقبول ہونے کے بہت سے مقامات ہیں۔

اول ۱۔ کعبہ جب کہ اس پر نظر پڑے۔

دوسرا ۲۔ حجر اسود کے پاس خصوصاً دوپہر کے وقت۔

تیسرا ۳۔ مطاف میں باب کے سامنے۔

Marfat.com

چوتھا[۴] - ملتزم کے قریب خصوصاً آدھی رات کو۔

پانچواں[۵] - حطیم میں۔

چھٹا[۶] - میزاب رحمت کے نیچے خصوصاً صبح کے وقت

ساتواں[۷] - رکن یمانی کے پاس خاصکر صبح کو۔

اٹھواں - رکن یمانی اور باب مسدود کے مابین جو خانۂ کعبہ کی پشت کی جانب اس دروازہ کے سامنے تھا اس مقام کو مستجار کہتے ہیں۔

نواں[۹] - رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں۔

دسواں[۱۰] - مقام ابراہیم کے پاس خصوصاً صبح کو۔

گیارہواں[۱۱] - زمزم پر خصوصاً غروب کے وقت۔

بارہواں[۱۲] - خانۂ کعبہ کے اندر چاروں کونے اور ستونوں کے درمیان خصوصاً اذان کے وقت۔

تیرہواں[۱۳]
چودہواں[۱۴] } صفا و مروہ پر خصوصاً عصر کے بعد۔

پندرہواں[۱۵] - دونوں میلوں کے درمیان میں۔

سولہواں[۱۶]
سترہواں[۱۷] } عرفات کے دو مقام پر ایک بیری[۱] کے درخت کے نیچے زوال کے وقت دوسرا جبل رحمت کی بائیں طرف سورج ڈوبتے وقت۔

[۱] بیری کا درخت پہلے عرفات میں تھا مگر اب اس کا نشان باقی نہیں رہا۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

اٹھارھواں۔ مشعر الحرام سورج نکلنے سے پہلے۔

انیسواں ۱۹ } منی میں دو مقام ہیں ایک خیف کے پاس دوسرا
بیسواں ۲۰ } جہاں کنکریاں مارتے ہیں۔ خصوصاً چودھویں کی آدھی رات کو۔

ان مقامات کے علاوہ اور مقامات بھی لوگوں نے بیان کئے ہیں مگر جو مشہور تھے صرف وہی مذکور ہوئے۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ سب دعاؤں سے بہتر یہ دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ — اے اللہ۔ مجھکو بلا حساب کتاب جنت میں داخل کر۔

نقل ہے کہ کسی نے امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا کہ جب کعبے کو دیکھوں تو کیا دعا مانگوں آپ نے فرمایا مستجاب الدعوات ہونے کی اس لئے کہ اگر یہ دعا مقبول ہوئی تو گویا ساری دعائیں مقبول ہوگئیں۔

خاتمہ۔ مکہ اور اس کے آس پاس کے متبرک مقامات اور زیارات کے بیان میں۔

۱۔ خانہ کعبہ کی زیارت اندر سے اس طرح پر مستحب ہے کہ ننگے پاؤں کمال عاجزی سے سر جھکائے ہوئے اپنے برے کاموں پر پشیمان اور توبہ و استغفار پڑھتا ہوا داخل ہو اور قندیلوں وغیرہ کے تماشے کے لئے جو اوپر لٹکتی چھت کی طرف سر اٹھا کر نہ دیکھے۔ کیونکہ یہ خلاف ادب ہے اور باب کے سامنے چلا جائے۔ جب

Marfat.com

تین ہاتھ دیوار باقی رہے وہاں نفل پڑھے کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلی ہے پھر سیدھا سامنے بڑھ کر اپنا رخسار دیوار پر رکھے حمد و استغفار کرے اور جو چاہے دعا مانگے پھر چاروں کونوں میں جا کر ایسا ہی کرے اور درود پڑھے پھر اپنے اور اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کے لئے جو دعا چاہے مانگے لیکن یہ دعا بہتر ہے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ	اے رب! تو مجھکو داخل کر سچا داخل کرنا
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ	اور مجھکو نکال سچا نکالنا اور میرے لئے
صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ	اپنے پاس سے حکومت کی مدد مقرر
مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا	کر۔ اے اللہ! تو مجھکو اپنی بہشت
نَّصِيْرًا اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِیْ	میں داخل کر جیسا کہ تو نے اپنے گھر
جَنَّتَكَ كَمَا اَدْخَلْتَنِیْ	میں داخل کیا۔ اور مجھکو اپنا دیدار نصیب
بَيْتَكَ وَارْزُقْنِیْ رُؤْيَتَكَ	کر۔ اے اللہ! اے قدیم گھر کے مالک!
اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ الْبَيْتِ	تو ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادا
الْعَتِيْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا وَرِقَابَ	ماں وادی کی گردنوں کو دوزخ سے
اٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا مِنَ النَّارِ	آزاد کر۔ اے زبردست! اے بخشنے
يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ اَللّٰهُمَّ	والے! اے اللہ! اے پوشیدہ مہربانیوں
يَا خَفِيَّ الْاَلْطَافِ اٰمِنَّا	والے! ہم کو ہمارے خوف سے نڈر کر
مِمَّا نَخَافُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ	اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی چاہتا
اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ	ہوں جو تجھ سے تیرے

Marfat.com

مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی	نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ	ہے اور اس برائی سے تیری پناہ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ	مانگتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد
مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی	صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا	اے ہمارے رب! تو ہماری طرف سے
تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ	قبول کر بیشک تو ہی سننے اور جاننے
الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ	والا ہے اور ہم کو توبہ کی توفیق دے
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ	بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور

مہربان ہے۔

۲۔ دار خدیجہ کبریٰ رض کی زیارت مستحب ہے جس میں حضرت فاطمہ رض پیدا ہوئیں اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت تک اسی میں رہتے تھے اس گھر میں حضرت فاطمہ رض کی ولادت کے مقام پر بالفعل لکڑی کا ایک قبہ بنا ہوا ہے۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور عبادت کا مقام بھی زیارت گاہ ہے۔

۴۔ تولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مستحب ہے۔ بالفعل وہ ایک مکان بوقبیس پہاڑ کے نیچے مشہور ہے۔

۵۔ ایسی ہی دار ابی بکر رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی جو دکان ابی بکر رض کے نام سے کوچۂ حجر میں مشہور ہے۔ بالفعل اس کو زقاق صواغین۔

(کوچہ زرگراں) کہتے ہیں۔ وہاں دو پتھر دونوں طرف کی دیوار میں نصب ہیں ایک حجر متکلم جس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام وکلام کیا تھا دوسرا حجر متکا جس پر آپکی کہنی کا نشان ہے۔

۶۔ مقام ولادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی مستحب ہے جو شعب بنی ہاشم میں مشہور ہے۔

۷۔ دار ارقم[ل] کی زیارت بھی جو صفا کے پاس ایک مسجد ہے اُسی میں حضرت عمرؓ[م] ایمان لائے تھے اُس کو دار خیزران کہتے بھی کہتے ہیں۔

۸۔ غار حرا کی زیارت بھی جس کو بالفعل جبل نور کہتے ہیں مکہ سے مشرق کی طرف تین کوس پر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے قبل اس غار میں عبادت کیا کرتے تھے۔ وہاں شق صدر[سے] کا مقام بھی بنا ہوا ہے

۹۔ غار ثور کی زیارت بھی جو مکہ سے جنوب ومشرق کی طرف تین کوس سے زیادہ ہے یہ پہاڑ نہایت بلند وشوار گزار ہے۔ اس کی چوٹی کے پاس

[ل] دار ارقم کو مختبی بھی کہتے ہیں اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائے حال میں وہاں چھپ کر رہتے تھے اور مومنین سابقین کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھتے تھے پھر اس کو ہارون رشید کی ماں خیزران نے مول لیا تھا۔ اس سبب سے اس مکان کو دار خیزران بھی کہتے ہیں۔ ۱۲

[م] اس دن تک چالیس آدمی مسلمان ہوئے تھے چالیسویں حضرت عمرؓ تھے اس لیے یہ آیت نازل ہوئی۔ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔

[سے] کہتے ہیں کہ وہاں پہلے حضرت جبرئیل ومیکائیل نے آنحضرت صلعم کا سینہ مبارک چاک کیا پھر سورہ اقرأ نازل ہوئی۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

وہ غار ہے اس میں داخل ہونے کا مقام ایسا تنگ ہے کہ ظاہر دیکھنے میں اس کے اندر جانا خیال میں ہرگز نہیں آتا۔ صرف درمیان میں ایک بالشت چار انگشت کی بلندی رکھتا ہے اور دونوں طرف سے کم ہوتا گیا ہے مگر اس میں اس حکمت سے داخل ہوتے ہیں کہ پہلے دونوں ہاتھ اندر بڑھاتے ہیں۔ پھر باقی بدن سے گھسٹ جاتے ہیں

۱۰۔ مسجد الرایہ کی زیارت بھی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے اور فتح مکہ کے دن وہاں نیزہ گاڑا ہے۔ یہ مسجد مکہ کی بلندی کی جانب جنۃ المعلاۃ کی راہ میں ہے۔

۱۱۔ مسجد الجن کی زیارت بھی۔ جو مسجد الرایہ کے قریب ہے وہاں جنوں نے آنحضرت صلعم کے پاس حاضر ہو کر قران سنا ہے۔

۱۲۔ مسجد الشجرہ کی زیارت بھی جو مسجد الجن کے مقابل ہے۔

۱۳۔ مسجد الغنم کی زیارت بھی جس کے گرد و پیش بکریاں بکتی تھیں ظاہرا یہی مسجد الاجابہ ہے۔ جو وادی محصب کے پاس محلہ عابدہ کے اندر وادی ذرو دمیں واقع ہے۔

۱۴۔ مسجد البیاد۔ کی زیارت بھی جہاں بادشاہ تبع کے گھوڑے بندھتے تھے مگر اب جیاد مکے میں ایک محلہ کا نام ہے۔

۱۵۔ مسجد ابو قبیس کی زیارت بھی جہاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اول اذان

لہ عوام کا دستور ہے کہ ہفتہ کے دن وہاں جا کر بکری کے کلے کھایا کرتے ہیں مگر اس کی کچھ اصل نہیں ۱۲۔

Marfat.com

دی ہے اور اس پہاڑ پر شق القمر واقع ہوا ہے۔

۱۶- ابو قبیس پہاڑ کا جو ٹکڑا چاند کے ٹکڑوں میں نمودار ہوا تھا وہ بھی زیارتگاہ ہے۔

۱۷- مقبرؔ معلا جہاں حضرت خدیجہؓ آنحضرت صلعم کے والدہ ماجدہ اور بہت سے اصحاب اور تابعین مدفون ہیں اگرچہ بالیقین مکہ میں کسی کی قبر کی جگہ معلوم نہیں مگر لوگوں نے اپنے ظن وتخمین سے مقبرے اور نشان بنا دئے ہیں چنانچہ جنۃ المعلاۃ کے دروازہ پر ملا علی قاری کا مزار ہے۔ اور راہ میں سید رفاعی کا مزار اور ابو البرکات نسفی صاحب کنز الدقائق کا مزار بھی مشہور ہے۔

۱۸- مسجد ذی طویٰ کی زیارت بھی جو تنعیم کی راہ میں ہے۔

۱۹- مسجد جعرانہ کی زیارت بھی جو طائف کی راہ میں مکہ سے نو کوس ہے جہاں پر حرم کی حد ہے

۲۰- مسجد عائشہ رضؓ کی زیارت بھی جو تنعیم میں ہے۔

۲۱- مسجد منحر النبی کی زیارت بھی جو منیٰ میں ہے جہاں اِنَّا اَعْطَیْنَا نازل ہوئی

۲۲- مسجد الکبش کی زیارت بھی جو منیٰ میں ہے جہاں حضرت ابراہیم نے قربانی کی تھی اسی سبب سے اسکو منحر ابراہیم بھی کہتے ہیں۔

---

[1] معلا اصل میں معلاۃ تھا۔ (ۃ) کثرت استعمال سے دور ہو گئی جیسے لفظ ممابا کہ اصل میں ممابات تھا جنۃ المعلاۃ کے دو احاطے ہیں اندر کے احاطے کے دروازہ پیجانے والوں کی بائیں طرف ملا علی قاری کی قبر مشہور ہے معلاۃ پہلے جحون کہلاتے تھے۔ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

۲۳- مسجد الخیف کی زیارت بھی جو منیٰ میں ہے جہاں ستر پیغمبروں نے نماز پڑھی ہے اور وہیں مدفون ہیں۔

۲۴- غار مرسلات کی زیارت بھی جو مسجد خیف کے قریب ہے جہاں سورہ مرسلات نازل ہوئی تھی۔

مقصد دوم

زیارت مدینہ منورہ کے بیان میں

معلوم کرنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت افضل عبادت اور واجب کے قریب ہے بلکہ بعض کے نزدیک یہی واجب ہے۔

(۱) ابن عدی روایت کرتے ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ رَوَاہُ ابْنُ عَدِیٍّ۔	جس نے خانہ کعبہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی بیشک اس نے مجھ پر ظلم کیا اس حدیث کو ابن عدیؒ نے روایت کیا ہے۔

(۲) دار قطنی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ زَارَنِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ	جس نے میری زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔

Marfat.com

(۳) صحیح روایت میں وارد ہوا ہے۔

مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ۔	جس نے حج کیا اور میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(۴) ابن جوزی رح روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔

غبار المدینۃ شفاء من الجذام	مدینہ کی خاک جذام کے لیئے شفا ہے

دوسری روایت میں لفظ برص کا بھی مذکور ہے۔

(۵) ایک روایت میں یوں آیا ہے۔

غبارھا شفاء من کل داء	مدینہ کی خاک ہر بیماری کی شفا ہے۔

(۶) صحیح مسلم میں وارد ہے۔

مَنْ صَبَرَ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ وَشِدَّتِھَا کُنْتُ لَہٗ شَھِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔	جو شخص مدینہ کی سختی اور شدت کو برداشت کرے اس کے لیئے میں قیامت کے روز گواہ یا شفیع ہونگا۔

(۷) حضرت انس رض سے روایت ہے

مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدِیْ اَرْبَعِیْنَ صَلٰوۃً لَا تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃٌ کُتِبَتْ لَہٗ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَالنِّفَاقِ	جو میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھے جن میں سے کوئی ناغہ نہ ہو تو اس کے لیے دوزخ اور عذاب و نفاق سے بچاؤ لکھا جائے گا۔

Marfat.com

پس حج کرنے والا اگر مدینہ کی راہ سے گذرے جیسے شام کا رہنے
والا تو بہتر یہ ہے کہ وہ پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے
پھر حج ادا کرے۔

اگر حج نفل ہے یا حج فرض مگر ابھی حج کے مہینے شروع نہیں ہوئے
تو اختیار ہے کہ چاہے پہلے حج ادا کرے چاہے زیارت۔

جب روضۂ مقدس کی زیارت کا قصد کرے تو اس کے ساتھ مسجد نبوی
کی نیت بھی کرے۔ راہ میں فرائض۔ واجبات۔ اور سنن کو بخوبی بجالائے
محرمات و مکروہات سے پرہیز کرے اور کمال پاکی و طہارت کے ساتھ
روانہ ہو۔ جتنی مسجدیں[1] مکہ سے مدینہ تک راہ میں ملیں ان میں نماز پڑھنا چاہئے
حضرت میمونہؓ کی قبر کی زیارت کرے جو مقام سرف میں تنعیم اور وادی
کے درمیان میں واقع ہے۔ وہاں ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے اس جگہ دعا
مانگے۔ راہ میں جب نماز و دیگر ضروریات سے فارغ ہو درود پڑھتا رہے جب
مدینہ کے درخت نظر پڑیں کثرت سے درود پڑھے شوق میں اگر تیز چلے
اور ہو سکے تو پیادہ ننگے پاؤں روتا عاجزی کرتا ہوا روانہ ہو۔ جب حرم مدینہ کو

[1] فی الحال ان مسجدوں میں سے ایک مسجد تنعیم میں ہے جسکو مسجد عائشہ کہتے ہیں دوسری سرف میں حضرت میمونہؓ
کی درگاہ سے قبلہ کی طرف ہے یہ بڑی پختہ مسجد ہے۔ تیسری مسجد خلیص ہے جو اس وقت تک خام ہے اور اسکے
صحن سے باہر نہر بھی جاری ہے۔ چوتھی مسجد بدر ہے جو پختہ اور بہت بڑی ہے اور بدر میں ایک اور بڑی مسجد
بھی ہے جس کے آگے نہر جاری ہے اس کو مسجد شریف کہتے ہیں پانچویں مسجد الشجرہ ذو الحلیفہ میں ہے
جس کی بالفعل صرف ایک دیوار قبلہ کی طرف کی باقی ہے اکثر لوگ وہاں سے احرام باندھتے ہیں۔ ۱۲ منہ

دیکھے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّکَ فَاجْعَلْہُ وِقَایَۃً لِیْ مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ	اے اللہ۔ یہ تیرے نبی کا حرم ہے پس تو اس کو میرے لیئے دوزخ کا بچاؤ اور عذاب اور برے حساب کی پناہ قرار دے۔

اور ہو سکے تو داخل ہونے سے پہلے یا اس کے بعد غسل کرے پھر اچھے کپڑے پہنکر اور خوشبو لگا کر کمال تواضع و وقار کے ساتھ مدینہ میں داخل ہو اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ اَوْلِیَاءَکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَاخَیْرَ مَسْئُوْلٍ۔	میں اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اللہ نے جو چاہا وہ ہوا۔ اور عبادت کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے۔ اے رب! تو مجھکو داخل کر سچا داخل کرنا اور مجھکو نکال سچا نکالنا۔ اے اللہ میرے لیئے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب کر جو تو نے اپنے اولیا اور اپنے عبادت کرنیوالے کو نصیب کی ہے اور مجھکو دوزخ سے نجات دے اے بہتر مسئول تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر

Marfat.com

پھر مسجد میں باب جبریل یا باب السلام سے داخل ہو لیکن اول سے داخل ہونا بہتر ہے اس کے بعد یہ درود اور دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی الْیَوْمَ مِنْ اَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَیْكَ وَاَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْكَ وَاَنْجَحَ مَنْ دَعَاكَ وَابْتَغٰی مَرْضَاتَكَ	اے اللہ۔ محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج اے اللہ۔ میرے گناہوں کو بخش اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول اے اللہ! تو آج کے دن مجھ کو ان سے بہتر بنا جو تیری طرف متوجہ ہوئے اور ان سے قریب تر بنا جو تجھ سے قریب ہوئے اور ان سے زیادہ کامیاب کر جنھوں نے تجھ سے دعا مانگی اور تیری مرضی چاہی۔

پھر منبر اور قبر شریف کے درمیان میں اس طرح پر کہ منبر کا ستون داہنے کندھے کے برابر پڑے محراب کے سامنے تحیۃ المسجد کا دوگانہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے وہ مقام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا موقف اور روضۂ مبارک میں داخل ہے جس کی شان میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے

مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ[1] مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ	میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے

[1] روضۂ مسجد نبوی میں ایک مربع مستطیل جگہ ہے۔ طول میں حجرۂ شریف سے منبر تک عرض میں مسجد نبوی قدیم کی پشت سے ستون علی یا ستون وفود تک اور وہاں سے منبر کی پشت تک ۱۲۔

Marfat.com

یعنی نزول رحمت کے لحاظ سے یا حقیقت میں یہ زمین جنت میں جائیگی یا جنت سے آئی ہے۔

اگر اسی مقام پر جگہ نہ پائے تو روضہ میں جہاں کہیں جگہ پائے پڑھے پھر سجدۂ شکر ادا کرے کہ حق تعالےٰ نے وہاں پہنچنے کی توفیق دے اور جو دعا چاہے مانگے اور حضرت سے استمداد ملحوظ رکھے۔ پھر شباک کے پاس آنحضرت صلعم کے سرہانے[1] کی طرف جا کر کمال ادب و توجہ قلبی سے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھکر کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے اور صورت منور کو خیال میں رائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لحد میں آرام کرتے ہیں اور میرے حاضر ہوتے اور زیارت کرنے کو جانتے اور سلام و کلام کو سنتے ہیں۔

---

[1] کتاب المسالک فی المناسک میں لکھا ہے کہ قبلہ رو کھڑے ہو کے زیارت پڑھے اور یہ حنفی مذہب کے موافق ہے مگر اس زمانہ میں مزورین کا یہ دستور ہے کہ زائرین کو حجرے سے قبلہ کی طرف چہرۂ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کھڑا کرکے زیارت پڑھاتے ہیں پھر شیخین کی زیارت پڑھا کر شرق کی طرف لیجاتے ہیں وہاں حضرت جبرئیلؑ۔ میکائیلؑ۔ اسرافیلؑ اور عزرائیلؑ کی زیارت پڑھا دیتے ہیں کہتے ہیں کہ فرشتے حضرت کے گھر میں یہیں سے داخل ہوتے تھے اسکے بعد حضرت فاطمہ زہرہ رضی کی زیارت ان کی قبر کے سامنے جو انکے گھر میں بنی ہوئی ہے پڑھاتے ہیں پھر باب جبرئیل کے پاس مشرق کیجانب اہل بقیع کی زیارت اور اسکے بعد اتر طرف شہدائے احد کی زیارت پڑھاتے ہیں ۱۲ منہ

Marfat.com

پھر نہایت لحاظ و آداب اور حضور قلب سے کہے۔

السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَ
رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَشْھَدُ
اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَدْ بَلَّغْتَ
الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ
وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاھَدْتَ
فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ حَتّٰی قُبِضَ رُوْحُكَ
حَمِیْدًا مَّحْمُوْدًا فَجَزَاكَ اللّٰہُ
عَنْ صَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا خَیْرَ الْجَزَاءِ
وَصَلّٰی عَلَیْكَ اَفْضَلَ الصَّلٰوةِ
وَاَزْکَاھَا وَاَتَمَّ التَّحِیَّةِ وَاَنْمَاھَا
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ نَبِیَّنَا یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ اَقْرَبَ النَّبِیِّیْنَ
وَاَسْقِنَا مِنْ کَاْسِہٖ
وَارْزُقْنَا مِنْ شَفَاعَتِہٖ
وَاجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِہٖ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَللّٰھُمَّ
لَا تَجْعَلْ ھٰذَا اٰخِرَ الْعَھْدِ
بِقَبْرِ نَبِیِّنَا عَلَیْہِ السَّلَامُ وَارْزُقْنَا

ای اللہ کے پیغمبر آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت
اور اسکی برکتیں نازل ہوں میں گواہی دیتا
ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں
آپ نے پیام حق کو پہنچایا امانت کو ادا کیا
امت کی خیر خواہی کی اور خدا کے حکم کے
لیے جہاد کیا یہانتک کہ آپ ستودہ و پسندیدہ
دنیا سے اٹھائے گئے بس اللہ آپکو ہمارے
چھوٹے بڑے کی طرف سے اچھی جزا
دے اور آپ پر اچھا اور پاکیزہ تر درود
اور پورا اور بڑھا ہوا تحیہ بھیجے۔ اے
اللہ تو ہمارے پیغمبر کو قیامت کے
دن سب پیغمبروں سے زیادہ مقرب
بنا ہم کو ان کا جام پلا ان کی شفاعت
نصیب کر اور ہم کو قیامت کے دن
ان کے ساتھیوں میں سے بنا۔ اے
اللہ! تو اس کو ہمارے پیغمبر
علیہ السلام کی قبر کی آخری زیارت
مت بنا۔ اور اسے عزت وبزرگی والے

Marfat.com

اَلْعَوْدَ اِلَیْہِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	تو ہم کو یہاں پھر آنا نصیب کر۔

اور اس شخص کا سلام پہونچائے۔ جس نے اس کی وصیت کی ہو اور یوں کہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَہٗ وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ۔	اے اللہ کے رسول! تم پر فلاں بن فلاں کی طرف سے سلام ہو وہ آپکی سفارش آپکے رب کے پاس چاہتا ہے پھر آپ اسکی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت کریں

پھر سرہانے سے ہٹ کے مسجد جدید عثمانی کی طرف جاکر چہرہ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کھڑا ہو اور جتنی بار چاہے درود وسلام پڑھے پھر داہنی طرف ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق رض کے چہرہ مبارک کے سامنے ہو کر کہے

السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ فی الغار۔ السلام علیک یا رفیقہ فی الاسفار السلام علیک یا امینہ فی الاسرار۔ جزاک اللہ عنا افضل ماجزی اماما عن امۃ نبیہ ولقد خلفتہ	اے پیغمبر خدا کے خلیفہ! تجھ پر سلام ہو اے پیغمبر خدا کے یار غار! تجھ پر سلام ہو اے اس کے سفروں کے ساتھی تجھ پر سلام ہو۔ اے اس کے بھیدوں کے امین! تجھ پر سلام ہو۔ اللہ تجھکو ہماری طرف سے اس سے بہتر جزا دے جو اس نے کسی پیشوا کو اپنے پیغمبر کی امت کی طرف سے دی ہے

Marfat.com

با صدق خلف وسلكت
طريقه ومنهاجه خير
مسلك وقاتلت اهل
الردة والبدع ومهدت
الاسلام ووصلت
الارحام ولم تزل قاتلا
للحق ناصرا لاهله
حتى اتاك اليقين
والسلام عليك ورحمة
الله وبركاته اللهم امتنا
على حبه ولا تخيب
سعينا في زيارته برحمتك
يا ارحم الراحمين

بیشک تو نے اس کی سچی قائم مقامی
کی اس کی راہ طریقہ پر بخوبی چلا۔ مرتد
اور بدعتی لوگوں سے جہاد کیا اسلام
کو آراستہ کیا۔ تو نے صلہ رحمی کی
اور تو ہمیشہ حق اور اہل حق کی تائید
میں لڑتا رہا۔ یہاں تک کہ تجھکو موت
آگئی۔ اور تجھ پر سلام۔ اس کی رحمت
اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ اے
اللہ! تو ہم کو اس کی محبت پر مار اور
اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے
تو اپنی رحمت سے اس کی زیارت
میں ہماری کوشش کو رائیگاں
مت کر۔

پھر ایک ہاتھ اور ہٹ کے حضرت عمر فاروق رضؓ کے سامنے کھڑا ہو کر کہے

السلام عليك يا امير
المومنين عمر الفاروق
السلام عليك يا من
كمل الله به الاربعين
السلام عليك يا من

اے امیر المومنین عمر فاروق رضؓ! تجھ پر
سلام ہو۔ اے وہ کہ اللہ نے تجھ سے
پوری چالیس مسلمان کئے تجھ پر سلام
ہو۔ اے وہ کہ تیرے حق میں اللہ تعالیٰ
نے خاتم النبیین کی دعا قبول کی۔

Marfat.com

استجاب اللہ فیہ دعوۃ خاتم النبیین. السلام علیک یامن اظہر اللہ بہ الدین السلام علیک یامن اعز اللہ بہ الدین السلام علیک یامن نطق بالصواب ووافق قولہ محکم الکتاب السلام علیک یامن عاش حمیدا وخرج من الدنیا شہیداً جزاک اللہ عن نبیہ وامتہ خیرا السلام سلام اللہ وبرکاتہ علیک -	تجھ پر سلام ہو اے وہ کہ تجھ سے اللہ تعالی نے دین کو قوی کیا! تجھ پر سلام ہو اے وہ کہ تجھ سے اللہ تعالی نے دین کو عزت دی! تجھ پر سلام ہو اے وہ کہ تو حق بولا اور تیری بات قرآن محکم کے موافق ہوئی! تجھ پر سلام ہو اے وہ کہ تو پسندیدہ طور پر زندہ رہا اور دنیا سے شہید ہو کر گیا! تجھ پر سلام ہو۔ اللہ تعالی تجھکو اپنے پیغمبر اور اسکی امت کی طرف سے بہتر سلام کی جزا دے۔ اللہ کا سلام اور اسکی برکتیں تجھ پر نازل ہوں۔

پھر آدھے ہاتھ کے برابر اور بڑھکر دونوں کے درمیان میں یہ کہے۔

السلام علیک یا ضجیعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفیقیہ ووزیریہ ومشیریہ والمعاونین لہ علی القیام فی الدین	اے پیغمبر خدا کے دونوں ہمخوابو! اسکے رفیقو! ان کے وزیرو! ان کے مشیرو! دین کی درستی میں ان کے مددگارو! اور ان کے بعد مسلمانوں کی بھلائیوں پر

Marfat.com

والقائمین بعدہ بمصالح المسلمین جزاکم اللّٰہ احسن جزاء جئنا کما نتوسل بکما الی رسول اللّٰہ لیشفع لنا ویسئل ربنا ان یتقبل سعینا ویحیینا علی ملتہ ویمیتنا علیھا ویحشرنا فی زمرتہ ۔	کھڑے ہونے والو! تم کو اللہ تعالے اچھی جزا دے۔ ہم تمہارے پاس اسلیے آئے ہیں کہ تم کو رسول خدا کے ہاں وسیلہ بنائیں تاکہ وہ ہماری شفاعت کریں اور پروردگار عالم سے درخواست کریں کہ ہماری دوڑ دھوپ کو قبول کرے ہم کو اس کے دین پر زندہ رکھے اسی پر مارے اور قیامت کو اس کے گروہ کیساتھ اٹھائے ۔

پھر اپنے ماں باپ اور جس نے دعا کی درخواست کی ہو اس کے لیے دعا مانگے ۔ اور منبر و قبر شریف کے درمیان میں حضرت کے سرہانے آکر جیسے پہلی زیارت پڑھی تھی آخر میں بھی وہیں جاکر پڑھے اللہ کی ثنا وصفت بیان کرے درود پڑھے اپنے اور سب کے لیئے دعا مانگے اور یوں کہے ۔

السّلام علیک یاخاتم النبیین السّلام علیک یا شفیع المذنبین السّلام علیک یا امام المتقین السّلام علیک یا رسول رب العالمین	اے خاتم النبیین تم پر سلام ہو۔ اے گنہگاروں کے بخشوانے والے تم پر سلام ہو۔ اے پرہیزگاروں کے پیشوا! تم پر سلام ہو۔ اے پروردگار عالم کے رسول! تم پر سلام ہو

Marfat.com

السلام عليك يا منة الله
على المومنين السلام عليك
يا طٰه - السلام عليك
يا يٰسين - السلام عليك
وعلى اهل بيتك وذريتك
الطيبين - السلام عليك
وعلى ازواجك الطاهرات
امهات المومنين السلام
عليك وعلى اصحابك
اجمعين وعلى التابعين الى
يوم الدين اللهم اعطه
نهاية ماينبغي ان يسأله
السائلون وغاية ماينبغي
ان يأمله الاملون
اللهم انك قلت
وانت اصدق القائلين
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ
لَهُمُ الرَّسُولُ

اے مسلمانوں کے حق میں اللہ کے
احسان! تم پر سلام ہو۔ اے طٰہٰ
تم پر سلام ہو۔ اے یٰسین تم پر
سلام ہو۔ تم پر اور تمہارے گھر نے
اور تمہاری پاک اولاد پر سلام ہو۔ تم پر
اور تمہاری پاک بی بیوں پر جو
مسلمانوں کی مائیں ہیں سلام ہو
تم پر اور تمہارے تمام اصحاب
و تابعین پر قیامت تک سلام ہو
اے اللہ! تو ان کو اس چیز کی
انتہا عطا کر جس کا مانگنا سائلین کو
سزاوار ہے اور اس چیز کی انتہا
بخش جس کی امید کرنا امید کرنیوالوں کو
لائق ہے اے اللہ تو نے فرمایا ہے
اور تو سب کہنے والوں سے سچا ہے
"اگر وہ اپنے اوپر ظلم کرنے کے
بعد تیرے پاس آئیں اور وہ اللہ سے
مغفرت چاہیں اور رسول بھی
ان کے لئے مغفرت چاہے

Marfat.com

لوجد و االله توابا رحیما یا حبیب الله یا شفیع الله یا نبی الله یا رسول الله قد اتیناك ظالمین لانفسنا مستغفرین من ذنوبنا فاستغفر انت واشفع لنا الی ربك فنجد الله توابا رحیما۔ واسئله ان یمن علینا بسائر مطلوباتنا ویحشرنا فی زمرة عباده الصالحین اللهم اشهدك واشهد رسولك وابا بكر وعمر صاحبی رسولك واشهد الملائكة النازلین علی هذه الروضة الكریمة العاكفین علیها والقائمین علی هذه البقعة العظیمة بانی اشهدان لا اله الا انت

تو بیشک وہ اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا پائیں گے۔ اے اللہ کے دوست! اے خدا کے پیغمبر! اے خدا کے ایلچی!!! ہم اپنے اوپر ظلم کرنے کے بعد اپنے گناہوں کی مغفرت چاہنے کے لئے آپکے پاس آئے ہیں پس آپ مغفرت مانگو اور خدا سے ہمارے گناہ بخشواؤ البتہ اپنے خدا کو توبہ قبول کرنیوالا اور رحم کرنیوالا پاؤ۔ اور اللہ سے سوال کرو کہ ہم کو ہمارے سارے مطالب عنایت کرے اور قیامت کے دن ہم کو اپنے نیک بندوں کی جماعت میں اٹھائے اے اللہ میں تجھکو تیرے رسول کو اور ابوبکر و عمر کو جو تیرے رسول کے یار ہیں گواہ کرتا ہوں اور ان فرشتوں کو جو اس روضہ بزرگ پر اترنے والے ہیں ٹھہرنے والے اور اس مقام عظیم کھڑے ہونے والے ہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں

وحدك لا شريك لك	تو اکیلا ہے تیرا کوئی ساجھی نہیں
وان محمدا عبدك ورسولك	اور حضرت محمد صلعم تیرے بندے اور تیری
واشهد ان ما جاء من	رسول ہیں۔ اور اس بات کی گواہی
عندك الى رسولك	دیتا ہوں کہ جو امر و نہی تیری پاس سے
من امر ونهي فهو حق لا كذب	تیری رسول کے پاس آیا ہے وہ
فيه وانى مقر لك بجنايتي	برحق ہے اس میں کچھ جھوٹ نہیں
ومعترف بخطيئتي ومعصيتي	میں اپنے گناہ کا مقر اور اپنی خطا
من الكبائر والصغائر فاغفر لي	اور بڑے چھوٹے گناہوں کا معترف
جميعها ولوالدي وللمومنين	ہوں پس تو میری اور میرے والدین
وامنن علي بالذي مننت	اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کر اور
به على اوليائك بتوفيق	مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے بندگی کی
الطاعة فانك المنان	توفیق سے اپنے دوستوں پر کیا ہی
ذو الفضل والاحسان	کیونکہ تو بیشک احسان کرنیوالا بخشش
الغفور الرحيم باهل الايمان	اور نیکی والا اہل ایمان کو بخشنے والا
ربنا اتنا في الدنيا حسنة	اور ان پر رحم کرنیوالا ہے اے رب اتو
وفي الاخرة حسنة وقنا	ہم کو دنیا میں بھی نیکی دے اور آخرت
عذاب النار سبحان ربك	میں بھی نیکی دی۔ اور دوزخ کے عذاب سے
رب العزة عما يصفون	بچا۔ تیرا با عزت پروردگار ان باتوں سے
وسلام على المرسلين	پاک ہی جو وہ بیان کرتے ہیں سلام ہے پیغمبران پر

Marfat.com

والحمد للہ رب العلمین	اور تمام تعریفیں اللہ کو ہیں جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے۔

اس کے بعد اسطوانہ ابو لبابہ کے پاس جو قبر شریف و منبر کے درمیان ہے جاکر دوگانہ پڑھے توبہ کرے اور دعا مانگے۔ پھر روضہ شریف میں نماز پڑھے اور تسبیح و ثنا و استغفار کرے پھر منبر کے پاس درود پڑھے اور دعا مانگے بعد مقام ستون حنانہ[1] کے پاس بھی جاکر ایسا ہی کرے۔

مستحب ہے کہ ہر روز آنحضرت صلعم کی زیارت کے بعد بقیع کی بھی زیارت کرے کیونکہ وہاں ہزارہا صحابی مدفون ہیں اگرچہ کسی کی تعیین معلوم نہیں تاہم اس میں چند قبے بنے ہوئے ہیں۔

۱۔ قبہ اہلبیت جس میں آنحضرت صلعم کے چچا حضرت عباس اور امام حسن امام زین العابدین امام محمد باقر امام جعفر صادق اور صحیح روایت کے موافق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہم مدفون ہیں۔

۲۔ قبہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۳۔ قبہ حضرت ابراہیم بن حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جس میں حضرت عثمان بن مظعون عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کی بھی قبریں ہیں۔

---

[1] یہ اس لئے کہا کہ اب ستون حنانہ باقی نہیں رہا فی الحال اس کی جگہ ایک ستون بنا ہے کہتے ہیں کہ حنانہ کو وہاں دفن کردیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس کی کنگھیاں بنا کر تبرک کے طور پر تقسیم کی گئی تھیں۔

Marfat.com

۴۔ قبہ ازواج مطہرات ۔ اس میں حضرت خدیجہؓ اور میمونہؓ کے سوا اوروں کی قبریں ہیں ۔

۵۔ قبہ بنات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اس میں حضرت فاطمہؓ کا مزار نہیں ہے ۔

۶۔ قبہ عقیلؓ بن ابی طالب جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھائی تھے ۔

۷۔ قبہ نافع جو عبداللہ بن عمرؓ کے مولی تھے ۔

۸۔ قبہ امام مالکؒ

۹۔ قبہ حضرت حلیمہ سعدیہؓ ۔

۱۰۔ قبہ فاطمہ بنت اسد جو حضرت علیؓ کی والدہ ماجدہ تھیں ۔

۱۱۔ قبہ حضرت ابو سعید خدریؓ ۔

۱۲۔ قبہ حضرت صفیہؓ جو آنحضرت صلعم کی پھوپھی تھیں ۔

مگر یہ تینوں قبے احاطہ کی دیوار سے باہر ہیں ۔

مسجد فاطمہ جو بقیع میں ہے اور اس کو بیت الحزن بھی کہتے ہیں ۔ اس میں بھی نماز پڑھے اور جمعرات کے روز شہداے احد کی زیارت مستحب ہے ۔

پس قبروں پر حاضر ہونے کے وقت یہ کہے ۔

۱؎ یہ مکان قبۂ اہلبیت سے جنوب کی طرف مشرق کو جھکا ہوا ہے بہت نزدیک ہے وہاں حضرت خاتون زہراؓ آنحضرت صلعم کی زیارت کے بعد جا کر رویا کرتی تھیں ۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ سلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔	تم پر تمہارے صبر کرنے پر سلام ہو۔ اور پچھلا گھر کیا ہی اچھا ہے تم پر اے اے مسلمان قوموں کے گھر اسلام ہو اور ہم بھی اگر خدا نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔

پھر آیت الکرسی اور قل ہو اللہ احد پڑھے۔

حضرت اسمٰعیل بن امام جعفر صادق رضؓ کی زیارت بھی مستحب ہے جن کا بقیع سے مغرب کی طرف دیوار شہر کے اندر بڑا سا قبہ بنا ہوا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضؓ کے والد مالک بن سنان بسیر قدار کے مزار کی بھی زیارت کرے۔ جو مدینہ کی مغربی دیوار کے پاس دروازہ کے قریب واقع ہے۔

حضرت حسن مثنیٰ کے پوتے حضرت مہدی نفس زکیہ کے قبے کی بھی زیارت کرے جو ابو جعفر منصور کے وقت میں شہید ہوئے ہیں۔ ان کا قبہ مدینہ کے باہر جبل سلع سے مشرق کی طرف ہے۔

ان مسجدوں کی زیارت بھی مستحب ہے جن میں آنحضرت صلعم نے نماز پڑھی ہے مثلاً۔

۱۔ مسجد قبا۔ جہاں کی دو رکعت کو آنحضرت صؐ نے ایک عمرہ کے برابر فرمایا ہے آپ ہفتہ کے دن وہاں تشریف لے جاتے تھے۔ وہاں جا کر یہ دعا پڑھے

Marfat.com

یا صریخ المستصرخین
یا مفرج کرب المکروبین
یا مجیب دعوۃ المضطرین
صل علی محمد و آلہ
اکشف کربی وحزنی
کما کشفت عن رسولک
کربہ وحزنہ فی ھذا
المقام یا حنان یا منان
یا کثیر المعروف یا دائم
الاحسان یا ارحم
الراحمین ۔

اے فریاد کرنیوالوں کے فریاد رس!!
اے غمزدوں کے غم دور کرنے
والے!! اے بیقراروں کی دعا
قبول کرنے والے!!! ۔ محمد اور انکی
آل پر درود بھیج اور میرے رنج
وغم کو دور کر جیسا کہ تو نے اپنے
رسول کے رنج وغم کو اس مقام
پر دور کیا ۔ اے بخشنے والے
اے منت رکھنے والے!! اے
بہت نیکیوں والے!! اے ہمیشہ
احسان کرنے والے!!! اے
سب سے زیادہ رحم کرنیوالے!!!

۲ ۔ مسجد الجمعہ جہاں آنحضرت صلعم نے مدینہ میں آنے کے بعد پہلا جمعہ ادا کیا تھا ۔ یہ مسجد مدینہ کی طرف آنے میں مسجد قبا سے بائیں طرف پڑتی ہے بنی سالم میں اس کو مسجد الوادی اور مسجد العاتکہ بھی کہتے ہیں ۔

۳ ۔ مسجد الفضیخ[1] اس کو مسجد الشمس بھی کہتے ہیں یہ مسجد ایک

---

[1] فضیخ ایک شراب کا نام ہے کہتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت آیت نازل ہوئی اس شراب کی مشک کا دہانہ اس مسجد میں کھول کر بہا دی گئی اور اس کو مسجد شمس اس لیے کہتے ہیں کہ وہ مسجد ٹیکری پر ہے جہاں سب سے پہلے دھوپ نکلتی ہے

مربع احاطہ کی شکل میں قبا سے مشرق کی طرف ہے یہاں آنحضرت نے چھ دن نماز پڑھی ہے جبکہ بنی نضیر پر چڑھائی کی تھی۔

۴۔ مسجد بنی قریظہ جو مسجد الشمس سے مشرق کی طرف ہے۔

۵۔ مسجد مشربہ ام ابراہیم بن رسول اللہ جو مسجد بنی قریظہ سے اُتر کی طرف ہے۔

۶۔ مسجد ذی ظفر جو بقیع سے مشرق کی طرف ہے وہاں آنحضرت نے نماز پڑھی ہے اور وہاں ایک پتھر ہے جس پر قاری کو بٹھا کر قرآن پڑھوایا تھا وہاں کسی پتھر میں آپ کی کہنی کا نشان بھی عیاں ہے۔ اور کسی پتھر میں آپ کے خچر کے سم کا نشان بھی نمایاں ہے اسی لیے اس کو مسجد بغلہ بھی کہتے ہیں اور عوام اسکا نام سفرۃ النبی رکھتے ہیں۔

۷۔ مسجد الاجابہ جہاں آنحضرت کی دو دعائیں قبول ہوئی تھیں ایک امت کا قحط سے نہ مرنا۔ دوسری غرق سے نہ ہلاک ہونا۔ یہ مسجد بقیع سے اتر کی طرف بلندی پر ہے

۸۔ مسجد الفتح۔ جس کو مسجد الاحزاب اور مسجد اعلیٰ بھی کہتے ہیں۔

۹۔ مسجد سلمان فارسی رضؓ۔

۱۰۔ مسجد ابی بکر رضؓ

۱۱۔ مسجد علی رضؓ

یہ چاروں مسجدیں جبل سلع سے مغرب کی طرف مقام جنگ احزاب میں واقع ہیں۔

۱۲۔ مسجد بنی حرام۔ یہ مسجد مدینہ سے مسجد الفتح کو جاتے ہوئے سلع کی گھاٹی میں

Marfat.com

داہنی طرف پڑتی ہے۔

۱۳- مسجد القبلتین جس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری کعبہ کی جانب یہ مسجد الفتح سے آدھ کوس پر مغرب کی طرف ہے۔

۱۴- مسجد السقیا جو مدینہ کے گرد و نواح میں مکہ سے جانیوالے کو پہلے ملتی ہے بہت چھوٹی مسجد ہے۔ سات گز کا طول و عرض رکھتی ہے۔

۱۵- مسجد رایہ جو مدینہ کے باہر شام کی راہ میں ذباب پہاڑی پر واقع ہے جو شخص مدینہ سے شام کی طرف جائے اس کو داہنی طرف پڑتی ہے اور جبل سلع سے مشرق کی طرف ہے۔

۱۶- مسجد صغیر۔ احد کو جاتے ہوئے حضرت حمزہؓ کے مزار سے مشرق کی طرف پڑتی ہے اس کو مسجد الفسح بھی کہتے ہیں اس لئے کہ آیت یا ایھا الذین اذ قیل لکم تفسحوا الخ یہیں نازل ہوئی تھی۔

۱۷- مسجد ابی ذر غفاریؓ۔ جو حضرت حمزہؓ کی درگاہ کو جاتے ہوئے راہ میں داہنی طرف پڑتی ہے۔

۱۸- مسجد ابی بن کعب جو بقیع میں ہے۔

۱۹- مسجد مصلی عید۔ جو دروازہ کے باہر مغرب کی طرف ہے۔

۲۰- مسجد مصلی عید کے پاس مسجد ابو بکرؓ و مسجد علیؓ و مسجد عمرؓ بھی مشہور ہے۔

ان مساجد میں سے ہر ایک میں نماز بھی پڑھے۔

مدینہ میں روزے رکھنا اور مسجد نبوی میں خصوصاً شب بیداری کیساتھ اعتکاف کرنا اور مدینہ کے محتاجوں کو خیرات دینا غنیمت جانے۔

Marfat.com

ان سات کنوؤں کی بھی زیارت کرے جن میں آنحضرت صلعم نے آب دہن اور وضو کا غسالہ ڈالا ہے۔ اور ان کا پانی پیئے اور کوئی حرج نہ ہو تو اس سے وضو وغسل بھی کرے۔

ایک[۱]۔ بیر اریس ہے جو مسجد قبا سے مغرب کی جانب نہایت قریب ہے اس کو بیر خاتم بھی کہتے ہیں۔

دوسرا[۲]۔ بیر عہن جو مسجد قبا سے مشرق کی طرف مسجد شمس کے آگے تھوڑی دور ایک باغ کے اندر ہے۔

تیسرا[۳]۔ بیر غرس جو مسجد قبا سے مشرق کی طرف نصف میل کے فاصلہ پر ہے

چوتھا[۴]۔ بیر بصہ جو جنت البقیع کے آگے مدینہ سے قبا کو جاتے ہوئے بائیں طرف ایک باغ کے اندر ہے۔

پانچواں[۵]۔ بیر بیرحا جو مسجد نبوی کے سامنے دیوار شہر کے باہر باغ ابوطلحہ میں ہے

چھٹا[۶]۔ بیر بضاعہ جو شامی دروازہ کے باہر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی درگاہ کو جاتے ہوئے داہنی طرف باغ جمل اللیل میں ہے۔

ساتواں[۷]۔ بیر رومہ جو مدینہ سے تین کوس پہ اتر کی طرف وادی عقیق میں مسجد قبلتین سے آگے ہے۔

جب مدینہ سے روانہ ہو مسجد نبوی میں دوگانہ رخصت ادا کرے اور اگر حضرت کے مصلی پر پڑھ سکے تو نہایت بہتر ہے۔ پھر زیارت کے مقبول ہونے دوبارہ حاضر ہونے اور دین و دنیا کی بھلائی کی دعا مانگے۔ اور روضہ اقدس پر حاضر ہو کر صلوۃ وسلام کے بعد یہ عرض کرے۔

Marfat.com

اللّٰھم لا تجعل ھذا اٰخر العھد بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر لی العود الیہ والوقوف بین یدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ وردنا الی اھلنا سالمین غانمین اٰمنین برحمتک یا ارحم الراحمین ۔	اے اللہ تو اس کو اپنے نبی۔ اس کی مسجد اور اس کے حرم کی آخری زیارت نہ بنا مجھکو یہاں پھر آنے اور اس کے روبرو کھڑا ہونے کی توفیق دے معافی اور آرام دین و دنیا میں نصیب کر اور ہم کو اپنی رحمت سے سلامتی غنیمت اور امن کے ساتھ گھر والوں میں پہنچا اے سب سے زیادہ رحم کرنیوالے ۔

رخصت کے وقت گریہ وزاری اور اشک باری میں مبالغہ کرے کیونکہ یہ مقبولیت کی علامت ہے۔ پھر حضوری شریف سے جدائی ہونے پر حسرت کرتا ہوا سیدھا یا الٹے پاؤں جیسا کہ اختلاف ہے رخصت ہو اور جو کچھ میسر ہو اس کو خیرات کرے کیونکہ ہر آفت سے نجات ملنے کا ذریعہ اور ہر ملامت سے سلامت رہنے کا موجب ہے۔

بہتر یہ ہے کہ مدینہ سے چھوارے جیسے عجوہ برنی ہلیہ خاک شفا ساتوں کنوؤں کا پانی اور اس قسم کے تبرکات ساتھ لے اور ایسے ہی مکہ کے آب زمزم اور دوسرے تبرکات ہمراہ لے لیکن یہ یاد رہے کہ جب آب زمزم اس کے پاس وضو یا غسل کے موافق رہے گا تو اس کو راہ میں تیمم جائز نہ ہوگا کیونکہ اس کے پاس پانی موجود ہے مگر ہاں اس حیلہ سے تیمم جائز ہوگا کہ اسمیں

Marfat.com

اس سے زیادہ کیوڑہ یا گلاب ملا دے۔ یا یہ کہ اس کو اپنے ساتھی کو بخش دے پھر ٹھکانے پہنچنے کے بعد اس سے واپس لے لے۔ جب حاجی اپنے شہر کے پاس پہنچے تو یہ کہے۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ	ہم امن کیساتھ خدا کی طرف رجوع ہوتے اور اس کی حمد کرتے ہوئے آرہے ہیں

اور اپنے پہنچنے سے پہلے اپنے گھر والوں کو خبر کردے تاکہ وہ استقبال کریں اور شہر میں جو مسجد پہلے ملے اس میں دوگانہ پڑھے پھر یہ کہتا ہوا گھر میں داخل ہو۔

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حُوْبًا۔	خدا کے طرف رجوع اور متوجہ ہوکے لوٹکر لوٹے ہیں وہ ہم پر کوئی گناہ باقی نہ رکھیگا

اور گھر میں دوگانہ تحیۃ المنزل ادا کرے اور ہمیشہ بقیۃ العمر پہلے سے زیادہ خیر و صلاح میں مشغول رہے کیونکہ یہی حج مبرور کی علامت ہے۔

خداوندا! تو اس عاجز اور اس کے ساتھ والوں کو ان باتوں کی توفیق دیجیو۔ حج مبرور۔ زیارت مقبول بطفیل رسول نصیب کیجیو۔ اور اس دار ناپائدار سے باایمان اٹھا۔ آمین یا رب العلمین

تمت

Marfat.com

Marfat.com

صحت نامۂ زاد السبیل الی دار الخلیل

معزز ناظرین! براہ کرم ملاحظہ کتاب کے پیشتر اس صحت نامہ کے موافق کتاب کی تصحیح کر لیں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۰	پر رکھی گئی	رکھی گئی	۱۱	۷	اور	دور
۷	۹	ذرادتی	ذرُونی	//	۱۶	ایسی	ایسے
//	۲۰	واصب	واجب	۱۴	۳	حج عمرہ	حج وعمرہ
//	۱۲	مُنۂ	مِنۂ	//	۸	جاجی	حاجی
//	۱۹	مابس	حابس	۱۵	۲	الکیرُد	الکیرُ
۸	۲	زادا	زاد	//	۹	ابوہرہ رض	ابوہریرہ رض
//	۸	ابوحیفہ رح	ابوحنیفہ رح	//	//	حج عمرہ	حج وعمرہ
//	۹	نزدیک	نزدیک	۱۶	۱	ان رادہ	ان ددہ رادہ
//	۱۰	اوراور	اور	//	۸	اورنہ	نہ
۱۰	۹	لینیا	لیتیا	۱۶	۹	اس اس	اس
//	۱۸	رئے آس پاس	رئے کے	//	۱۷	علی	علیہ
			آس پاس	۱۷	۲	ہین	ہے

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٧	۴	کی اونٹنی	×	٢١	۹	تیر	نیند
〃	〃	ما قدم پر	اونٹنی کے ہر قدم پر	٢٢	٢	وستون	دوستوں
〃	۹	پڑیں میں	ہے	〃	١٠	توکُلت	توکّلت
〃	١١	شہر	شَہر	〃	١٢	ذلوبی	ذنوبی
〃	〃	رمضان	رَمَضان	〃	١٨	عن	ان
〃	١٨	وسلم	علیہ وسلم	٢٣	١	اد	او
〃	〃	نے بنسنے	ہنسنے	〃	١٨	الردا	الردیٰ
〃	〃	لکے	لگے	٢۴	٢	قدراد	قد روا
١٨	١١	جاجی	حاجی	〃	۵	عمر	عما
〃	١۵	ہوستے	ہوتے ہیں	〃	۶	مجرہیا	مجریھا
١۹	۷	سفراور	سفر	〃	〃	مرساھا	مرسٰھا
〃	〃	وطن	اور وطن	〃	١۶	قرض	فرض
〃	۹	افتحار	افتخار	٢۶	۵	صاحبا	صاحب
〃	١٠	بالغرض	بالعرض	〃	۶	لخط	لحظہ
〃	١١	تبتعوا	تبتغوا	〃	١٣	آموده	آزموده
٢٠	[illegible]	لیضیعَ	لیضیعَ	٢۹	١	آسے	آئیگا
٢١	١	چھوڑنا	چھوڑنا مکروہ ہے	٣٠	١٨	گھالس	گھانس ہے
〃	۵	سے	×	٣١	٢	گزرے	گزرین

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱	۱۸	اس	دس	۴۲	۶	آنی	آتی
۳۲	۱۱	سیہ	سیدھ	"	۱۳	بدل	بدن
"	۵	بچ	بیچ	"	۱۴	بالول	بالون
"	۱۹	تیغم	تنغیم	"	"	صحرانی	صحرائی
۳۵	۱۵	عرص	عرض	"	۱۵	واس	ورس
۳۶	۱	اثنان	اثنتان	"	۱۶	مکال	مکان
۳۷	۸	رُشدًا	رَشَدًا	۴۳	۱	بیسے	جیسے
"	۳	منہا	فیہا	"	۳	دوود	دوده
"	۸	اَعنی	اَعنی	۴۴	۱۱	سونگنے	سونگھنے
"	۱۶	لک	لک لبیک	۴۵	۱۰	بگڑی	پگڑی
۳۹	۱۶	سَعری	شَعری	۴۶	۱۱	دوودھے	دودوڑے
"	۱۸	الطَیب	الطِیب	"	۱۵	زنبور	زنبور
"	۲۱	تعین	ثعین	۴۸	۱	یومُ	یومَ
۴۰	۱۱	پڑہتے	چڑہتے	۵۰	۸	پیغمبر	پیغمبر
"	۱۶	کہتا	کہنا	"	۹	رحمتکِ	رحمتکَ
۴۱	۵	فجود	فجورا	"	۱۸	فوق	فوت
"	۸	کتراتے	کترانے	۵۲	۱۹	کربہ	کریہ
۴۲	۵	ہوا	ہو	۵۴	۱۳	الامَن	الامِن

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۴	۱۷	بعنی	بعضے	۶۵	۸	عورت کا	عورت
۵۵	۱۶	واسقی	واسقنی	″	۱۶	یومُ	یومَ
۵۶	۱	مبہدرا	مبہورا	″	۱۷	سیئاتٍ	سیئاتٌ
″	۹	یمان	یمانی	″	″	ارفعُ	ارفعَ
۵۷	۱۶	آونچی	اونچی	۶۶	۱	اوس	اور سر
۵۸	۱۳	اس	اس کی	۶۸	۱۲	پڑہین	پڑہے
۵۹	۲	التزمن	التزمت	۶۹	۱۶	اندھیرے غلس	غلس
″	۶	سئلة	مسئلة				اندھیرے ۱۲
″	۹	گردولون	گرولون	″	۱۸	ہوتی	ہوئی
″	۱۷	رزقنی	رزقتنی	۷۰	۹	مجہکو	پس مجہکو
۶۰	۹	ا لِلہ	اللہِ	۷۱	۸	موافق	مواقف
″	۱۸	اجونا	اجرنا	۷۲	۱۹	الا	الامر
۶۱	۷	مروا	مروہ	۷۳	۴	اللہم	اللہم انک
۶۲	۱۵	ہزا	ہزم	″	۷	احبت	احببت
″	۱۹	تول	قول	″	۱۸	میرے	میری
۶۳	۸	صلی	صل	″	۱۹	میرے	مین
″	۱۰	الا	الیٰ	۷۵	۷	بت	تب
۶۴	۸	جعد	اجعلہ	۷۶	۱۳	سے	سے دوسری حالت

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۶	۱۷	ڈالنا	ڈالتا	۱۰۱	۲	الاخاصتہ	الافاضتہ
″	۱۸	بالحاجات	بالحاجات	″	۸	مقدوم	قدوم
۷۸	۹	تھلکنا	تھلکنا	″	۱۸	(ر)	(د)
۷۹	۲	پا	یا	۱۰۵	۹	ہے	ہو
۸۲	۱۷	بلاتوقت	بلاتوقف	″	۱۰	اصخیہ	اضحیہ
۸۴	۴	اس	اسی	″	۱۸	اور	اور نہ
″	۱۵	تھوڑ	تھوڑا	۱۰۷	۱۱	جو	جو کچھ
۸۵	۱۸	کہشتے	کہتے	″	۱۲	کی	کے
۹۳	۱۲	اگرپر	اگرچہ	۱۰۹	۱۸	مین	ہیں
″	۱۶	حرفہ	عرفہ	۱۱۱	۱۱	رہتے	ہے
″	″	دسوین کے	دسویں کی	″	۱۶	تولد	مولد
۹۴	۱	زیازت	زیارت	۱۱۲	۷	خیزران کہتے	خیزران
″	۱۷	مطابعت	متابعت	″	۱۹	اقرار	اقرار
۹۷	۱۰	مستحاب	مستحبات	۱۱۴	۴	جہال	جہان
″	۱۵	پہنا	پہننا	″	″	کے	کی
″	۱۶	″	″	″	۱۳	جہال	جہاں
۹۸	۱	ڈاہانکنا	ڈھانکنا	″	″	انا اغطینا	انا اعطینا
″	۱۲	باہر	باہر	″	۱۹	معلاء	معلی

Marfat.com

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۷	۷	نبت	نیت	۱۲۰	۱۶	زہرہ	زہرا
"	۱۷	ضمن	صحن	۱۲۱	۶	حیر	خیر
۱۱۸	۱۲	رحمتك	رحمتِك	۱۲۲	۵	آپ	آپ کی
"	۱۷	وَرحمني	وارحمني	"	۶	آپ کی	آپ اس کی
۱۱۹	۶	اللهم جعلني	اللهم اجعلني	"	۱۹	خلقتہ	خلفتہ
"	۸	اقرب	اقربِ	۱۲۳	۹	رحمۃ	رحمتہ
"	۱۰	وَتبتغي	وَابتغي	۱۲۴	۱۵	علیك	علیکما
"	"	مرضاتِك	مرضاتك	۱۲۵	۲	کم	کما
"	۱۱	مبر	منبر	۱۲۶	۳	لیسین	یٰس
"	۱۶	منا	ما	"	۴	"	"
۱۲۰	۵	وے	دی	"	۵	ذریتك	ذریتك
"	"	لحوظ	ملحوظ	"	۱۹	فاستغفر	فاستغفروا
"	۹	رائے	لائے	۱۳۰	۱۸	زیارت	وفات
"	۱۱	سننے	سنتے	۱۳۴	۱۱	الذین	الذین آمنو
"	۱۴	شنخین	شیخین	"	۱۲	اذ	اذا
"	۱۵	برھانے	پڑھاتے	۱۳۷	۱۳	پطیصل	بطبل
"	۱۶	حضرت	حضرت				

Marfat.com

اعلان

اہل اسلام کو بشارت دیجاتی ہے کہ حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ محمد انوار اللہ صاحب قبلہ
کی تصانیف جنکی بحسب اقتضائے زمانہ نہایت سخت ضرورت ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ سے
شایقین کی طلب پر روانہ کیجا سکتی ہیں۔

انوار احمدی۔ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور درود شریف کے فوائد
اور صحابہ کرام وغیرہم کے آداب اور چند ضروری مسائل پر نہایت محققانہ بیان کیا گیا ہے
جنکی عموماً اہل اسلام کو ضرورت ہے جو اپنی خوبی و پسندیدگی کے باعث ہاتھوں ہاتھ
تقسیم ہو چکی تھی۔ اب پھر شایقین کے تقاضے پر مکرر طبع کیگئی ہے قیمت ۱۲۰/

کتاب العقل۔ اس میں عقل کی حقیقت کھولدی گئی ہے کہ دینی ابواب میں کہاں تک
چل سکتی ہے اور حکمت قدیمہ و فلسفہ جدیدہ کا اثر جن مسائل پر پڑتا تھا ان کے جوابات
عقلی نہایت محققانہ انداز سے دیئے گئے ہیں قیمت کاغذ چکنا ۱۲/ کاغذ کھرا ۱۰/۔

افادۃ الافہام۔ ہر دو حصہ یہ کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ازالۃ الاوہام کا
جواب ہے نہایت ہی محققانہ اور چند بانہ طرز سے جوابات دیے گئے ہیں جن کے ضمن
میں کئی دینی ضروری مسائل کی تحقیقات اور نیز بہت سے تاریخی حالات مندرج ہیں۔ اس
کتاب کے دیکھنے سے مذہب قادیانی کے مقاصد سے بخوبی آگاہی ہو جاتی ہے۔ کاغذ
چکنا ... و کھرا ...

مقاصد الاسلام۔ ہر چہار حصہ جن میں اخلاق تمدن فقہ کلام فلسفۂ اسلام اور تصوف

Marfat.com

وغیرہ مضامین پر نہایت محققانہ اور دلکش طرز پر بحث کی گئی ہے قیمت ... عہ

حقیقۃ الفقہ ۔ ہر دو حصہ اس میں مقلدین و غیر مقلدین کے فرائض منصبی اون کی کارنامہ اور حدیث و فقہ و اجتہاد کی ضرورت نہایت مدلل طور پر ثابت کی گئی ہے ۔ خصوصاً امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی جانفشانیاں اور فضائل جو اکابر محدثین کے اقوال سے ثابت ہیں نہایت شرح و بسط سے لکھے گئے ہیں ۔ قیمت عہ

انوار الحق ۔ مولوی حسن علی صاحب لکچرر کی تائید الحق جو مرزا صاحب قادیانی کی تائید میں لکھی گئی ہے اوس کے جواب میں یہ محققانہ رسالہ لکھا گیا ہے اس کا انداز بیان دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ کسقدر دلچسپ ہے ۔ قیمت ہر ۔

پتہ ۔ حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ محمد انوار اللہ صاحب قبلہ ۔ حیدرآباد دکن ۔ بازار سلیمان جاہ (انوار منزل)

المعلن

ابوالوفا سید ندیم اللہ حسینی بختیاری عفی عنہ (مولوی فاضل)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین اجمعین ۔ امّا بعد احقر العباد سید غوث الدین سُنی حنفی قادری مدرس مدرسہ نظامیہ بخدمت اہل سنت و جماعت مدعانگار ہے کہ مولوی محمد یٰسین صاحب نے ایک رسالہ (القول المقبول فی اثبات علم غیب الرسول) تالیف کر کے طبع کرایا۔ اُن کا قصد تھا کہ سہو کاتب سے جو غلطیاں ہو گئی ہیں درست کر کے وہ رسالہ مشتہر کریں۔ مگر اُس کے پیشتر ہی مولوی محمد رفیع الدین صاحب معتقد مولوی عبد الحی حیدرآبادی شاگرد مولوی نذیر حسین غیر مقلد دہلوی نے اُس کا رد رسالہ علم غیب تالیف کر کے چھپوا کر مشتہر کر دیا۔ کیا انصاف کے یہی معنی ہیں کہ ابھی تک وہ رسالہ مشتہر نہ ہوا اس کے پہلے ہی تردید طبع کر کے شایع کیجائے۔ سبحان اللہ کوئی ذی عقل اس کو پسند کرے گا ہرگز نہیں۔ لطف خاص [illegible] ہے کہ [illegible] لیاقت علمی و بعدم اطلاع علی مذہب اہل سنت جماعت [illegible] رسالہ علم غیب میں اہل سنت جماعت پر حملہ کیا گیا فرضی طور سے سنی بنکر سنیوں کی تکفیر لکھی گئی ماشاء اللہ تقیہ ہو تو

ایسا ہو ع این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند ؎ بوجہ بغض وعناد تنقیص شان نبوی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ محمد رفیع الدین کا نام برائے نام ہے درپردہ اور ہی صاحب ہیں مجھ کو اس امر سے کچھ بحث نہیں کہ دراصل مؤلف کون صاحب ہیں چونکہ اہل سنت وجماعت پر بیجا حملہ کیا گیا۔ لہذا اُس کی تردید ضروریات دین سے سمجھکر یہ چند اوراق ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ لفظ مؤلف سے مؤلف رسالہ علم غیب تصور کریں۔ مؤلف نے سب سے پہلے اس رباعی کو نقل کیا ہے رباعی

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار مصطفےٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل	گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

اقول اس رباعی میں حصر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ فرماتے جب تک کہ حضرت جبرئیل آپ کو خبر نہ دیتے۔ حالانکہ یہ غلط ہے بچند وجوہ اولاً یہ کہ احادیث قدسیہ صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث میں بکثرت موجود ہیں اُن میں الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہیں اور مضمون اللہ تعالےٰ کا ہوتا ہے۔ خود حق تعالیٰ القا فرماتا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اس امر کو ادنیٰ درجہ کا طالب العلم حدیث پڑھنے والا بھی جانتا ہے پس اگر حصر مذکور درست رکھا جائے تو تمام احادیث قدسیہ کا ابطال لازم آتا ہے یعنے اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ فرماتے جب تک کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو خبر نہ دیتے تو لازم آتا ہے کہ احادیث قدسیہ جن میں واسطہ حضرت جبرئیل کا نہ ہوتا بیکار اور غلط ہو جائیں

Marfat.com

اور لازم بالبداہتہ باطل ہے۔ پس ملزوم یعنے حصر مذکور باطل ہو گیا۔ و ہوالمطلوب:۔ ثانیاً خواب میں بکثرت اُمور غائبہ پر حق تعالیٰ نے بلا توسط جبرئیل علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رأیتنی اتیت بمفاتیح خزائن الارض۔ آپ فرماتے ہیں کہ خواب میں مجھکو یہ معلوم ہوا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھکو دیدی گئیں۔ ترمذی شریف وغیرہ میں بہت حدیثیں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمور غائبہ پر حالت خواب میں اطلاع دی۔ سب کا تحریر کرنا موجب طوالت ہے۔ ثالثاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ تک رہ گئے اور آپ بہ نفس نفیس بالاسی بالا تشریف لیگئے اور ایسے مقام پر پہنچے کہ ملائکہ مقربین اور انبیاء عظام کو اُس مقام میں رسائی کی گنجائش نہیں چنانچہ مولانا روم ایک حدیث کا خلاصہ مضمون تحریر فرماتے ہیں ؎

لی مع اللہ وقت بود آں دم مرا	لا یسع فیہا نبی مجتبیٰ

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اس پر شاہد ہے وہاں خود حق رب العزۃ نے سرکار دو عالم کو ہزارہا اُمور کی اطلاع دی۔ چنانچہ مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ (۴۳۱) میں ہے۔ پس داد مرا علم اولین وآخرین وتعلیم کرد انواع علم را علمی بود کہ عہد گرفت ازیں کتمان آں را کہ باہیچکس نہ گویم وہیچکس طاقت برداشتن آں ندارد جز من وعلمی دیگر بود

مخیر گردانید در اظہار و کتمان آں و علمی بود کہ امر کرد مرا بہ تبلیغ آں بخاص و عام اُمت من۔ معراج میں تین قسم کے علم آپ کو مرحمت ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک وہ علم مجھکو عنایت ہوا جس کے پوشیدہ رکھنے کا مجھ سے عہد کیا گیا کہ کسی سے نہ کہنا اُس کی برداشت کی طاقت سوائے میرے اور کو نہیں۔ دوسرا وہ علم جس کے پوشیدہ رکھنے اور ظاہر کرنے کا اختیار مجھکو دیا گیا۔ تیسرا وہ علم کہ خاص و عام اُمت کو اُس کے پہنچانے کا حکم ملا۔ شب معراج میں اس قدر علوم آپ کو مرحمت ہوئے بھلا یہاں واسطۂ جبرئیل علیہ السلام کا کہاں تھا۔ پس یہ حصر کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی سے خبر پاکر آپ فرمایا کرتے تھے اور بغیر اس کے ہرگز نہ فرماتے تھے محض بیکار اور غلط ثابت ہوا اور صاف ظاہر ہوگیا کہ مؤلف صاحب لیاقت نہیں ہیں اور اُن کو علم حدیث سے کچھ تعلق نہیں ہے ترمذی شریف میں معاذ بن جبل سے روایت ہے فرایتہ عز وجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیٔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پروردگار کو دیکھا اُس نے دست قدرت میری پشت پر رکھا میرے سینہ میں اُس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی پس مجھ پر روشن ہوگئی کل شئی الخ تمام چیزیں مجھ پر ظاہر ہوگئیں ملاحظہ ہو کہ یہاں توسط کسی فرشتہ کا نہیں ہے بایں ہمہ کس قدر اُمور پر حق تعالیٰ نے اطلاع دی مؤلف نے دیدہ و دانستہ عوام فریبی کی غرض سے رباعی مذکور کو تحریر کیا یا اُس بیچارہ کو اُن احادیث صحیحہ کی اطلاع نہ تھی

Marfat.com

پس حصر مذکور باطل ہو کر مولف کی عدم لیاقت واضح ہوگئی اگر کوئی صاحب اعتراض کریں کہ آپ کی تقریر سے تو مولف محض جاہل ثابت ہوتے ہیں حالانکہ سنا گیا ہے کہ وہ دہلی پڑھنے گئے تھے ۔معترض صاحب آپ تعجب نکریں یہ وہی مثل ہے کہ ایک صاحب دہلی گئے وہاں چند روز رہ کر آئے کسی نے اُن سے دریافت کیا کہاں گئے تھے جواب ملا دہلی پوچھا گیا وہاں اتنی مدت کیا کرتے رہے (یعنے لیاقت علمی اور کسی نوع کا سلیقہ آپ کو نہیں آیا) جواب ملا دہلی میں بھاڑ جھونکتے رہے ۔کانپور میں دو چار طلبا ایسے بھی تھے کہ بغیر سمجھے بوجھے پڑھے جاتے تھے کسی نے کہا اس پڑھنے سے بجز تضیع اوقات اور فائدہ ہی کیا ہے جواب ملا چند سال میں سند ملجائے گی وطن جائیں گے تو لوگوں میں مشہور تو ہو جائیں گے کہ ہندوستان میں سے جناب مولانا احمد حسن صاحب کانپوری جو فاضل اجل ہیں اُن سے پڑھکر سند لیکر آئے ہیں ۔اگرچہ لیاقت علمی نہیں ہے مگر اردو و فارسی کی کتابیں مطالعہ کر کے وعظ گوئی کو ذریعہ شکم پروری کریں گے اور کہیں نہ کہیں جہال میں اڈہ جمالیں گے ۔اُن سے کہا گیا کہ نیم حکیم خطرۂ جان و نیم ملا خطرۂ ایمان مشہور ہے درصورت عدم لیاقت یہ وعظ موجب ہلاکت دین و ایمان ہے ۔بعوض ہدایت اس میں ضلالت متصور ہے ۔جواب ملا ایمان جائے بلا سے یاروں کے حلوے مانڈے تو ہاتھ سے نہ جائیں گے لوگ گمراہ ہوں مضائقہ نہیں مگر دو وقتہ گوشت روٹی تو ملجائے گی یہ تمام حالات نتائج جہالت ہیں فقد بر رباعی مذکور کے بعد یہ عبارت ہے (رسالہ علم غیب حسب فرمائش مولوی رفیع الدین صاحب قد طبع فی المطبع فخر نظامی

خدا کی شان ایسی عبارت دیکھنے میں آئی کہ ہر فارسی دان و عربی دان اسکو
دیکھ کر پھڑک اُٹھے گا۔ اللہ اللہ کیا بندش ہے اگر اس کو عربی عبارت فرض
کریں تو ترکیب ہوئی رسالہ علم غیب مبتدا، اور قد طبع الخ اُس کی خبر۔ پھر
درمیانی ٹکڑا حسب فرمایش مولوی رفیع الدین صاحب نہایت لطف دکھا رہا
ہے دراصل رفعت مآب کو تحت المیزاب لاکر مدار جہالت کا جلوہ دکھا رہا ہے
ماشاء اللہ چشم بد دور کیا کہنا ہے۔ اور اگر فارسی عبارت تسلیم کیجائے تو رسالہ
علم غیب حسب فرمایش مولوی رفیع الدین تک تو ٹھیک ہے مگر اُس کی خبر
یہ عربی فقرہ قد طُبِعَ الخ صاحب رفعت کو خیر الخطاط میں کرکے نیچا دکھا رہا ہے
کیوں جناب اسی لیاقت پر تجربہ کتاب کا دعوٰی یہ منہ اور یہ گرم مصالحہ
مولوی لسین صاحب کو اپنی غلطیاں درست کرکے رسالہ شائع نہ کرنے
دیا اور لغو ائے قبل از مرگ واویلا بڑی گرما گرمی سے فوراً یہ رسالۂ علم غیب
شایع کر دیا۔ کیوں سچ کہئے منہ کے بل گرے یا نہیں۔ اگر زیادہ شوق چرایا
ہے تو پھر دوبارہ لکھئے دیکھئے اب کے کیسی تردید ہوتی ہے **قولہ** سوائے
اللہ ربّ العزۃ اور کسی شخص کی غیب دانی ثابت ہے یا نہیں اہل سنت کا
کیا اعتقاد ہے **جواب** سوائے اللہ رب العزۃ کے اور کوئی شخص غیب داں
نہیں اور جو کوئی شخص غیب داں سوائے اللہ رب العزۃ کے کسی کو کہے کفر ہے بحر الرائق میں ہے
لو تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ ان
النبی صلعم یعلم الغیب اور آگے چلکر مختار الفتاوی وغیرہ کی عبارت
پیش کیگئی ہے **اقول** بحول اللہ تعالی درمختار میں یہ مسئلہ اس طرح ہے

Marfat.com

تزوج لبشهادة الله ورسوله لم یجز بل قیل یکفر اور اُس کے حاشیہ شامی
رد المختار میں ہے یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عالم الغیب قال فی التاتارخانیہ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لایکفر لان
الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون
بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول انتہی درمختار میں لفظ قیل قول بعض وضعف پر دلالت
کرتا ہے اور شامی نے صاف رد کر دیا اور لکھدیا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ
اشیاء رسول اللہ صلعم پر پیش کئے جاتے ہیں انبیاء عظام بعض غیب کو پہچانتے
ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نہیں ظاہر کرتا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مگر
جس سے راضی ہو گیا رسول سے اور بعض فقہا نے مسئلہ مذکورہ کو بلفظ قالو
بیان کیا اور قالوا غیر مستحسن وغیر مروی عن الائمہ پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ
غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں صاف مذکور ہے کہ جو مسئلہ لفظ قالوا سے بیان کیا
جائے وہ مستحسن نہیں اور ائمہ سے مروی نہیں پس مرجوع ہونا اور ضعیف
ہونا ثابت ہوا۔ اور طحطاوی حاشیہ درمختار میں ہے قولہ یکفر لعل وجہہ
انہ حلل ما حرم اللہ تعالی لان اللہ تعالی لم یحل النکاح الا بشہود
من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذالک فقد خالف وفی شرح الملتقی
لانہ ادعی ان الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب اھ و
قال شیخ زادہ نقلا عن التاتارخانیۃ لایکفر لان الاشیاء تعرض علی
روح النبی صلعم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالی فلا یظہر

Marfat.com

علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنے کفر کی وجہ شاید یہ ہے کہ
اُس شخص نے حلال وجائز سمجھ لیا اُس چیز کو جسے اللہ تعالی نے حرام
کیا تھا کیونکہ اللہ تعالی نے نہیں حلال کیا نکاح مگر ہمجنس گواہوں سے
پس جب اعتقاد کرلیا بغیر اس کے پس تحقیق خلاف کیا اور شرح ملتقی میں ہے
کہ اُس نے غیب دانی رسول کا اعتقاد کرلیا۔ اور شیخی زادہ نے تاتار خانیہ
سے نقل کرکے کہا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلعم پر اشیاء
پیش کیجاتی ہیں پس بعض غیب کو آپ پہچانتے ہیں خداوند تعالی فرماتا ہے
کہ اپنے غیب پر کسی کو ظاہر نہیں کرتا مگر جس سے کہ راضی ہوگیا رسول سے
طحطاوی نے کفر کی یہ وجہ قایم کی کہ انسان کے لئے انسان گواہ چاہئے
یہی حکم خدا ہے کہ گواہ ہمجنس ضروری ہے اب جو اُس نے غیر ہمجنس کو گواہ
بنایا تو خلاف حکم خدا کیا اور اخیر میں طحطاوی نے صاف بیان کردیا کہ شیخی
زادہ تاتار خانیہ سے نقل کرکے کہتا ہے کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ روح مبارک
پر اشیاء پیش کی جاتی ہیں اور آنحضرت صلعم غیب کو جانتے ہیں اور آیۂ کریمہ
غیب دانی کی دلیل ہے۔ اہل انصاف غور فرمائیں کہ جہاں مخالفت
میں صرف احتمال قایم ہوجائے تو استدلال باطل ہوتا ہے اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال اس پر شاہد حال ہے اور فیما نحن فیہ میں
طحطاوی نے ایک گواہ ہمجنس کا احتمال قایم کردیا جو استدلال کفر کو باطل
کرتا ہے اور پھر اخیر میں جاکر صاف لکھدیا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء
کو غیب پر اطلاع ہوتی ہے اور اسکو آیت سے مدلل کردیا۔ پس باوجود

Marfat.com

ان باتوں کے شخص مذکور پر کیا کفر کا اطلاق آسکتا ہے ہرگز نہیں۔ شرح فقہ اکبر میں مذکور ہے کہ جب تک دلایل قطعیہ سے ثبوت نہ ہولے کافر نہیں کہہ سکتے

اور ملاحظہ کیجئے معدن الحقایق شرح کنز الدقائق میں ہے والصحیح انہ

لا یکفر لان الانبیاء علیہم السلام یعلمون الغیب و یعرض علیہم الاشیاء ترجمہ صحیح یہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام جانتے ہیں غیب کو اور اُن پر اشیاء پیش ہوتے ہیں۔

خزانۃ الروایات میں ہے وفی المضمرات والصحیح انہ لا یکفر لان

الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یعلمون الغیب و یعرض علیہم الاشیاء فلا یکون کفرا ترجمہ اور صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غیب جانتے ہیں اور اُن پر اشیاء پیش کئے جاتے ہیں پس نہیں ہوگا کفر۔ اور مجموعۂ خانی جلد ثانی میں ہے۔ در فتاوی حجۃ میگوید صحیح آنست کہ ایں مرد کافر نہ شود زیرا کہ اعمال بندگاں بر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض میکنند۔ یعنے فتاوی حجۃ میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہ ہوگا کیونکہ بندوں کے اعمال آنحضرت صلعم پر پیش کرتے ہیں۔ ان تمام کتابوں سے یہی معلوم ہوا صحیح یہ بات ہے کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء غیب جانتے ہیں اور اعمال امت اُن پر پیش کئے جاتے ہیں اور لفظ صحیح بمقابل فاسد مستعمل ہوتا ہے چنانچہ عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر میں مرقوم ہے پس صحیح کے مقابل قول کفر فاسد ہو کر مردود ہوگیا۔ خلاصہ یہ کہ ہماری تقریر سے قول کفر یا تو مرجوع یا غلط ہوگیا

Marfat.com

اور صحیح قول پر فتوی دینا چاہئے غیر صحیح پر ہرگز فتوی نہیں دیسکتے جیسا کہ شامی میں مذکور ہے واذا ذیلت بالصحیح او الماخوذ بہ او بہ الفیتے او علیہ الفتوی لم یفت بمخالفتہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر صحیح پر فتوی نہیں دیسکتے عینی شرح بخاری جلد تاسع صفحہ (۳۴۹) میں ہے

اخرج ابن المبارک فی الزھد من طریق سعید ابن المسیب لیس من یوم الا یعرض علی النبی صلعم امۃ غداۃ وعشیۃ فیعرف بسیما ھم واعمالھم فلذالک یشھد علیھم یعنے نہیں ہوتا ہے کوئی دن مگر پیش کیجاتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُمت آپ کی صبح و شام پس پہچان لیتے ہیں آپ اُن کو ساتھ اُن کی علامتوں اور اعمال کے پس اسیواسطے اُن کے گواہ ہوں گے روایت مذکورہ سے اُمت کا پیش کیا جانا صبح و شام اور حضرت کا اُن کو پہچاننا اور گواہی دینا ثابت ہے پس باوجود عبارات فقہا اور روایت مسطورہ کیا کفر کا اطلاق کوئی کرسکتا ہے ؟ کفر کا اطلاق آسان نہیں دلیل قطعی اُس کیلئے ضروری ہے ۔ پہلا قول مرجوح یا خلاف صحیح کوئی ذی عقل بھی دلیل قطعی کہتا ہے اب منصفین انصاف کریں کہ مؤلف صاحب بلا دلیل قطعی کافر کہتے ہیں اب یہ کفر کس پر لٹا اور کون کافر بنا ہمارے تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہیں عبارات فقہاء سے اس قدر تو نفع ہوگیا کہ غیب دانی انبیاء علیہم السلام کی ثابت ہوگئی اور مؤلف کی تردید تو بداہتہً واضح ہوگئی کما لا یخفی علی اھل العلم قول صحیح چھوڑ کر غیر صحیح فاسد قول نقل کرنا یہ عوام

Marfat.com

کو دھوکا دینا نہیں تو اور کیا اور اگر مؤلف صاحب فرمائیں کہ مجھے ان روایتوں کی خبر نہ تھی تو جناب والا مہربانی فرما کر مدرسہ نظامیہ میں ابھی چند روز تحصیل علم کیجئے اس وعظ گوئی کو چھوڑ کر ذری محنت کر کے لیاقت پیدا کیجئے اُس وقت حقانیت آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گی اور اُس ردوقدح کی ضرورت نہ پڑے گی **قولہ** ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمھم اللہ تعالی احیانا ہ وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب بمعارضۃ قولہ تعالے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ **اقول** یہ تو بہت درست اور بجا ہے ہمارا تو یہی ایمان ہے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ بالذات اور بالاستقلال غیب نہیں جانتے ہاں جو اللہ تعالی نے معلوم کرا دیا جانتے ہیں بالذات غیب دانی غیر خدا میں اگر تسلیم کیجائے تو مخالف آیۃ مذکورہ قل لا یعلم الخ کے ہوتا ہے اور حنفیہ نے جو تصریح کفر کی کردی ہے صحیح ہے بلکہ جمیع اہل سنت وجماعت کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اسی طرح وہ آیت ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر یہاں بھی نفی علم غیب بالذات کی ہے یعنے فی حد ذاتہ اور بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے اور علم غیب بہ اعلام الٰہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے آیۃ شریفہ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس پر دال ہے خلاصہ یہ کہ جو نفی علم غیب پر دلالت کرتی ہے اُس

Marfat.com

سے مراد نفی علم غیب بالذات ہے اور جس آیت سے علم غیب ثابت ہوتا ہے اُس سے مراد علم غیب بہ تعلیم الٰہی و بالواسطہ ہے پس دونوں آیتوں میں وجہ مطابقت واضح ہوگی۔ اگر کوئی شخص دریافت کرے کہ یہ بالذات و بالواسطہ کا فرق اور اس پر وجہ مطابقت بین الآتین کہاں سے نکالتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ یہ کتب مرقومۃ الذیل سے ثابت ہے جامع الصغیر میں امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اما قولہ لا تعلمہ تفسیرہ بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا یعنے یہ جو ہے کہ سوائے اللہ کے کوئی علم غیب نہیں جانتا پس اسکی تفسیر اس طرح ہے کہ بالذات و بالاستقلال سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا امام نووی کتاب المنشورات وعیون مسایل المہمات میں فرماتے ہیں ما معنی قول اللہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ھذا من القرآن والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غد فی معجزات النبی صلعم وکرامات الاولیاء الجواب لا یعلم ذالک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ تعالیٰ للانبیاء والاولیاء ولا استقلال لھم کیا معنی ہیں قول اللہ تعالیٰ کے کہدے اے رسول کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی غیب جانتا نہیں اور قول نبی کریم ہے کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کل کی بات کوئی جانتا نہیں حالانکہ معجزات نبی وکرامات اولیاء میں وقوع علم

Marfat.com

ما فی الغد ہوا ہے یعنے کل کی باتیں انبیاء و اولیا نے تبلائی ہیں پس
بظاہر خلاف معلوم ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ اولیا و انبیاء سے بالذات
و بالاستقلال علم غیب کی نفی ہے اور جملہ معلومات آلہیہ کا اُن کو علم نہیں ہے
ہاں بالواسطہ علم غیب جو بہ تعلیم آلہی ہوتا ہے وہ اُن کیلئے ثابت ہے

اور شرح شفا خفاجی میں ہے هذا لا ینافی الایات الدالۃ علی انہ لا یعلم
الغیب الا اللہ فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام
اللہ تعالی فامر متحقق بقولہ فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من
رسول اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو آیتیں اس بات پر دلالت کرتی
ہیں کہ سوائے خدائے تعالی کے کوئی غیب نہیں جانتا تو اس میں بالذات
و بالاستقلال و بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے لیکن اطلاع پانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب پر بہ تعلیم آلہی پس امر ثابت کیا گیا ساتھ قول
اللہ تعالی فلا یظہر علی غیبہ احداً الخ کے اور تفسیر نیشا پوری میں ہے۔

لا اعلم الغیب فیکون فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلم
الا اللہ اس سے ظاہر ہے کہ نفی علم غیب بالذات و بالاستقلال کی آیۃ
میں مراد ہے امام زرقانی شرح مواہب قسطلانی کی جلد (۷) صفحہ ۲۲۸ میں
فرماتے ہیں وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیہا علی اطلاعہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال فیاض ولا ینافی الایات الدالۃ
علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ کما افادہ المتن واما

Marfat.com

اطلاع علیہ السلام باعلام اللہ تعالیٰ فمتحقق بقولہ الا من ارتضیٰ
من رسول کا ترجمہ لفظی ضرور نہیں خلاصہ یہ کہ احادیث بحسب
المعنی درجۂ تواتر کو پہنچ گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع
علم غیب پر ہوئی اور وہ آیتیں ہرگز منافی نہیں ہیں جن میں یہ ہے کہ سوائے
خداوند تعالیٰ کے کوئی علم غیب جانتا نہیں کیونکہ اُن میں نفی علم غیب
بلا واسطہ کی ہے اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیب پر مطلع
ہونا بہ تعلیم الٰہی متحقق ہے ساتھ قول اللہ تعالیٰ الا من ارتضیٰ من رسول
کے اور علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں ابن خازن تفسیر لباب التاویل
میں اور دیگر محققین نے بھی فرمایا ہے کہ نفی علم غیب بالذات و بلا واسطہ
آیت میں مراد ہے اور بالواسطہ علم غیب دوسری آیت سے ثابت ہے
پس منافاۃ مرتفع ہوگئی اسی بنا پر ملا علی قاری نے بھی الا ما اعلمھم
اللہ تعالیٰ کہکر ثابت کر دیا کہ جو علم خداوند تعالیٰ نے مرحمت فرما دیا اور
جن اشیا پر اطلاع خود حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو دی وہ مستثنیٰ
ہے پس ثبوت علم غیب بالواسطہ ہوگیا ہاں بالذات علم غیب البتہ منتفی
ہے اسیطرح وہ جو مؤلف نے صفحہ (۱۲) و (۱۳) میں تحریر کیا ہے بیہقی
نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے من زعم
انہ یخبر الناس مایکون فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ واللہ تعالیٰ
یقول لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ یہی مراد
ہے کہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جو شخص گمان کرے کہ آنحضرت

Marfat.com

مایکون فی غد کی خبر دیتے ہیں پس اس نے افترا جاری کی اللہ پر کیونکہ
اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ غیب کی بات سوائے رب العزۃ کے کوئی جانتا
ہی نہیں۔ غرض یہ ہے کہ مایکون فی غد کا علم آپ کو بالذات اور
بالاستقلال نہیں۔ ہاں بہ تعلیم الٰہی آپ کو علم غیب ہے۔ عینی شرح بخاری
جلد (۱۱) صفحہ ۵۲۰ میں حضرت عائشہ رضہ کے اس قول (من حدثک انہ
یعلم الغیب فقد کذب) کے تحت میں فما احد یدعی الرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعلم منہ الا ما علم یعنے کوئی دعویٰ نہیں
کرتا کہ بلا تعلیم الٰہی آنحضرت صلعم غیب جانتے تھے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول کے تحت میں علامہ عینی نے فقرہ مذکورہ
تحریر کر کے ثابت کر دیا کہ حضرت عائشہ رضہ کی یہی غرض ہے کہ بلا واسطہ
علم غیب کی نفی ہے اور بہ اعلام الٰہی علم غیب کی نفی مقصود نہیں اور
رہا یہ امر کہ علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسقدر مرحمت ہوا تھا
یہی شارح فقہ اکبر ملا علی قاری کے قول سے اور دیگر دلایل تو یہ سے
آئندہ تحریر کریں گے اور یہ بھی کہ علمائے فرقہ وہابیہ دربارۂ علم غیب
کیا کہتے ہیں صفحہ (۴) میں مؤلف نے صدر الدین اصفہانی کی عبارت
نقل کی ہے وہ بھی ہمارے ہرگز مخالف نہیں بلکہ مفید مدعا ہے
کیونکہ اونھوں نے پہلے علم غیب کی نفی کی ہے اور اخیر میں صاف
کہدیا ہے وطریق ھذا التعلیم اما بالوحی او الالھام عند من جعلہ
طریقا الی علم الغیب تو اب ہر ذی علم کہدیگا کہ جب علم غیب

Marfat.com

بذریعۂ وحی والہام تسلیم کیا گیا تو نفی علم غیب سے مُراد نفی علم غیب بالذات وبالاستقلال ہے یعنے بذاتہ علم غیب ثابت ہے اور یہی ہمارا مدعا ہے اسیطرح وہ واقعہ جو چند عورتیں گارہی تھیں اُن میں سے ایک عورت نے جب یہ مصرع کہا (فیما نبی یعلم ما فی غدٍ) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعی ھذا وقولی غیر ذالک آپ نے منع فرمایا کہ اسے چھوڑ دے اور سوائے اس کے کہہ۔ کیونکہ اس میں اسناد علم غیب مطلقا کی میرے جانب ہوتی ہے اور مطلق علم غیب تو اللہ ہی کو سزاوار ہے چنانچہ لمعات میں مسطور ہے انما منعھن کراھیۃ ان یسند علم الغیب مطلقا الی صلی اللہ علیہ وسلم و لا یعلم الغیب الا اللہ یعنے آپ نے منع کر دیا اون کو کیونکہ مکروہ سمجھا اسناد (بحسب الاطلاق) علم غیب مطلقا کی اپنی طرف حالانکہ یہ بحسب الاطلاق علم غیب اللہ ہی جانتا ہے اور ملا علی قاری مرقاۃ جلد ثالث صفحہ (۴۱۰) میں فرماتے ہیں اوالکراھیۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف او اثناء مرثیۃ القتلیٰ لعلو منصبہ عن ذالک یعنے آنحضرت نے جو اس کو منع فرمایا اُس کی وجہ یہ ہے چونکہ دف بجا کر وہ کہتی تھی اسلئے آنحضرت صلعم نے اثناء ضرب دف میں اپنے ذکر کو مکروہ تصور کیا کیونکہ آپ کی شان عظیم ہے یا اسلئے کہ مرثیۂ مقتولین میں اپنے ذکر کو مکروہ تصور کیا بسبب اپنے علوشان کے۔ ان توجیہوں سے معلوم ہوا کہ فی نفسہ علم غیب کی نفی مقصود

Marfat.com

نہیں کہ میں کل کی بات نہیں جانتا بلکہ مرثیہ مقتولین ہیں یا اثنائے ضرب دف
میں میرا ذکر مجھ کو مکروہ و ناپسند معلوم ہوتا ہے اس لحاظ سے آپ نے
منع فرمایا کیا عمدہ توجیہات شارحین کر رہے ہیں لیکن مؤلف صاحب نے
تو بسبب بغض وعناد تنقیص شان نبوی کیلئے کمر باندھ رکھی ہے وہ ان
علماء کی توجیہات کو کیوں بیان کریں گے دیدہ و دانستہ بغرض اغوائے
عوام چھوڑ جائیں گے۔ ہاں اگر نفی علم غیب کا کوئی لفظ کہیں دیکھ پائیں گے
تو اُس کے نقل کیلئے موجود ہیں۔

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ صدر الدین اصفہانی کے کلام سے علم غیب بذریعہ
وحی والہام ثابت ہے اور الہام سے علم غیب ہونا مؤلف نے یہاں تسلیم
کرلیا اور رباعی مذکور میں حصر تھا کہ بغیر حضرت جبرئیل کے خبر دینے کے آپکو
غیب پر خبر ہوتی ہی نہ تھی تو اب دونوں عبارتوں میں تعارض وتخالف
لازم آیا جو مؤلف کی عدم لیاقت کی نشانی ہے یا یوں کہا جائے کہ بمضمون شعر
دروغ گو را حافظہ نباشد مؤلف کو رباعی کا خیال نہ رہا **قولہ** بعض اشخاص
کہتے ہیں کہ علم غیب اولیاء اللہ اور انبیاء کو عطا ہوا ہے اور قرآن میں
موجود ہے فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنی
نہیں ظاہر کرتا اپنے غیب پر کسی کو مگر جس کو برگزیدہ کرے رسول سے
پھر تم کیوں انکار کرتے ہو۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اس غیب میں کلام
نہیں بہت سی غیب کی باتیں ہم بھی جانتے ہیں مثلاً امام مہدی کا آنا
اور نزول حضرت مسیح کا اور دجال کا آنا اور بہت سی چیزیں جو بہشت

Marfat.com

ودوزخ میں ہونگی کہ ہم کو بوسیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
معلوم ہوئی ہیں تو تمھارے قول کے موافق لازم آتا ہے کہ ہم بھی غیب
کے جاننے والے ہوجائیں۔ اقول ناظرین بنور ملاحظہ فرمائیں مؤلف
صاحب کہتے ہیں کہ تمھارے قول کے موافق یعنے رسول اللہ صلعم کو
علم غیب بالواسطہ ہے اس لئے لازم آتا ہے کہ ہم بھی غیب داں ہوجائیں
کیونکہ بالواسطہ ہمیں بھی بہت سی چیزوں کی خبر ہے اور جب ہم غیب داں
نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیب داں نہیں ہو سکتے اُن کی
غرض یہ ہے کہ بالواسطہ غیب دانی سے کچھ نہیں ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ بہشت
ودوزخ وخروج دجال اور نزول مسیح ودیگر اُمور کی بالواسطہ وقفیت
سے کیا ہم غیب داں کہلائیں گے۔ پس بالواسطہ علم غیب سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیب داں نہیں ہو سکتے نعوذ باللہ من الحور بعد
الکور۔ مصرع ۔ بعد مدت کے کھلا راز تمھارے دل کا ۔ غالبًا اسی بنا پر
آنحضرت کو وہابی لوگ بڑا بھائی کہتے ہیں کہ بس ذرا سا فرق ہے
آپ کو اللہ تعالی نے معلوم کرا دیا اور ہمیں حضرت نے اطلاع دی نہ آپکو
علم غیب اور نہ ہمیں علم غیب کیوں جناب سچ فرمائے ان باتوں سے
ایمان رہتا ہے یا جاتا ہے کیا ایمانداری اسی کا نام ہے جو امر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے معجزہ ہوا اور جس کے باعث اعزاز شان مصطفوی
ہو وہ آپ کے نزدیک کچھ نہیں علم غیب رسول اللہ کے مقابلہ میں
یوں کہا جائے کہ بہت سی باتیں ہم بھی جانتے ہیں لاحول ولا قوۃ

Marfat.com

خدا سے شرمائیے توبہ کیجئے کہ ابھی در توبہ باز ہے۔ ملاحظہ ہو علم وہ شیئی ہے
جس کے باعث آدم علیہ السلام کو فخر ملائکہ پر حاصل ہوا تفسیر کبیر جلد اول
صفحہ (۳۹) میں ہے علم آدم الاسماء کلھا ثم عرضھم علیھم لیظھر
بذالك كمال فضله وقصورهم عنه في العلم اور اسی جلد کے
صفحہ (۳۹۴) میں ہے ھذہ الایہ دالۃ علی فضل العلم فانہ سبحانہ ما اظھر
کمال حکمتہ فی خلقتہ آدم الا بان اظھر علمہ فان کان فی الامکان
وجود شیئ اشرف من العلم لکان من الواجب اظہار فضلہ بذالك
الشیئ لا بالعلم یہ آیت فضیلت علم پر دلالت کرتی ہے کمال خلقت آدم
کو اس طرح ظاہر فرمایا کہ علم غایت کیا اللہ تعالی نے اگر علم سے کوئی اور
شئی بزرگی میں زیادہ ہوتی تو اظہار فضل میں وہی وجوباً پیش ہوتی معلوم
ہوا کہ علم ایک بڑی نعمت ہے کہ آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا مسجود بنایا گیا
اور فرشتوں نے بسبب قصور علم سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا کہا اور
تفسیر خازن میں الا من ارتضى من رسول کے تحت میں ہے الا من یصطفیہ
لرسالتہ ونبوتہ فیظھر علی ما یشاء من الغیب حتی یستدل علی نبوتہ
بما یخبر بہ من المغیبات فیکون ذالك معجزۃ لہ وآیۃ دالۃ علی نبوتہ
یعنی مگر جس کو رسالت ونبوت کیلئے برگزیدہ کرتا ہے پس ظاہر کرتا ہے
اوپر اس چیز کے کہ چاہتا ہے غیب سے یہاں تک کہ اس کی نبوۃ کی دلیل ہو جائے
ساتھ اس کے جو غیب سے خبر کرتا ہے پس یہ غیب دانی واسطے اس
رسول کے معجزہ اور نشانی ہوتی ہے نبوت پر تفسیر مذکور اور دیگر تفاسیر

Marfat.com

میں صاف صاف موجود ہے کہ یہ غیب دانی بہ اعلام الٰہی انبیاء کیلئے معجزہ اور علامت ونشانی نبوت ہے اب غور کرنے کی جائے ہے کہ جو شئی کہ باعث افتخار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور جو معجزہ ونشانی نبوت ہو اُس کے متعلق یہ کہا جائے کہ ہم بھی بہت سی چیزیں جانتے ہیں ماشاء اللہ چشم بد دور تعصب وعداوت ہو تو ایسی ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف صاحب کے ذہن شریف میں یہ سمایا ہے کہ جو غیب بالذات ہے پس اُسی مقام میں لفظ غیب داں بول سکتے ہیں ورنہ نہیں یہ محض مالیخولیا ہے تمام مفسرین وفقہاء کی عبارت کو بغور معائنہ کریں کہ تمام بالواسطہ علم غیب پر علم غیب دانی کا اطلاق کر رہے ہیں شامی وطحطاوی میں یعرفون الغیب مذکور ہے اور دیگر کتب فقہ میں یعلمون الغیب مسطور ہے کما مر ہاں یہ ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ جو علم غیب بالذات ہے وہ اعلیٰ ہے اور جو بالواسطہ ہے وہ اُس سے کم ہے یہی مطلب ہے اُس عبارت کا جو مولف نے فتاوی بزازیہ سے نقل کیا ہے

واما اعلام اللہ تعالی الی قول لم تبق بعد الاعلام غیبا یعنے جب اللہ تعالیٰ نے خبر کر دی تو اب علم غیب بالذات نہ رہا بلکہ بالواسطہ ہو گیا اور اگر یہ مطلب لیں کہ بعد الاعلام مطلقاً علم غیب نہ رہا تو جملہ مفسرین وفقہاء کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ تمام علماء بعد الاعلام علم کو علم غیب تسلیم کرتے ہیں اور غیب داں سمجھتے ہیں اور علم غیب بہ تعلیم الٰہی کو معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ودلیل نبوت ورسالت تصور کرتے ہیں پس کسی ذی علم

Marfat.com

کے نزدیک یہ نہیں ہوسکتا کہ بعد الاعلام مطلقاً کسی نوع کا علم غیب نہیں رہتا پس بالبداہتہ واضح ہوگیا کہ مطلب یہی ہے کہ بعد الاعلام علم غیب بحسب الذات باقی نہ رہا بلکہ علم غیب بالواسطہ ہوگیا وھوالمطلوب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس صحابی کو اس راز سے مطلع کیا دیکھئے اُن کی کیسی عظمت ہوتی تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی عظمت ملاحظہ کیجئے عینی شرح بخاری جلد سابع صفحہ ۶۵۲ میں ہے ۱۷ اراد بہ حذیفۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ من امور من

احوال المنافقین وامورًا من الذی بین ھذہ الامۃ فیما بعد وجعل

ذالک سرابینہ وبینہ لایعلمہ غیرہ وکان عمر رضی اللہ عنہ اذا

مات واحد تبع حذیفۃ فان صلی علیہ صلی عمر ایضا والافلا حضرت

حذیفہ کو نبی کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم نے منافقین کے حالات سے اطلاع دی تھی اور وہ اُمور جو اس اُمت میں ہونے والے ہیں اُن کو تبلا دیا تھا اور یہ بھید تھا کہ اُن میں سوائے اُن کے کوئی واقف نہ تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب کسی کا انتقال ہوتا تو حضرت حذیفہ کا اتباع کرتے اگر حذیفہ رض نماز جنازہ پڑھتے تو حضرت عمر بھی رض پڑھتے ورنہ نہیں پڑھتے۔ دیکھئے یہ علم اگرچہ اعلام بعد اسلام ہے کہ حق تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا اور آنحضرت نے حذیفہ کو مطلع کیا تو اس علم سے بھی کسقدر بزرگی حذیفہؓ کی ثابت ہوئی کہ وہ عالم سر رسول اللہ صلعم کہلائے چنانچہ کتب حدیث کے مطالعہ سے واضح ہے کہ حضرت عمر رض

Marfat.com

کس قدر عظمت کرتے تھے مگر یہ یاد رہے کہ حضرت خدیجہؓ کو آنحضرت کے علم سے شمہ عنایت ہوا تھا پھر بھی یہ عظمت تھی جو اوپر تحریر ہوئی علم رسول ایک دریا ہے اور یہ بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے پس اسی طرح اگر بعض چیزیں بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیں معلوم ہو گئیں تو بمقابلہ کفار و بیدین ایک یہ بھی نعمت ہے کہ بسبب شرف ایمان ہمیں یہ نصیب ہوئی جب خروج دجال و نزول مسیح ابن مریم ہوگا تو نصاریٰ و کفار یہ تو کہیں گے کہ مسلمان سچے نکلے اس قول میں کہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اُمور کے خبر دی تھی بس اسقدر ہمارے لئے کافی و وافی ہے **قولہ** قبل اس کے علمائے دہلی و لکھنؤ وغیرہ سے استفسار کیا گیا تھا کہ ایسے شخص کے حق میں جو معتقد غیب دانی اولیاء انبیاء کو ہو کیا حکم ہے تو تمام علماء نے تکفیر کا حکم کیا **اقول** آپنے یہ جو لکھا ہے (علمائے دہلی و لکھنو وغیرہ) تو فرمائیے کہ وغیرہ میں جو واحد کی ضمیر ہے اُس کا مرجع کون ہے اگر دہلی و لکھنؤ کے طرف پھیرتے ہو تو جناب والا وہ دو شہر ہیں واحد کی ضمیر تثنیہ کی جانب نہیں راجع ہو سکتی اور اگر علماء کی طرف پھیرتے ہو تو وہ صیغہ جمع ہے ضمیر واحد بطرف جمع نہیں پھر سکتی کاش اگر آپ ہدایۃ النحو بھی پڑھ لیتے تو ایسی فاش غلطی آپ سے صادر نہیں ہوتی اور آپ کم لیاقت نہ ثابت ہوتے۔ بچہ بچہ بھی آپ کی اس لیاقت کو دیکھ کر قہقہہ اُڑا رہا ہے لیکن آپ کو اتنا خیال کہاں ہے کہ باوجود عدم لیاقت پھر تحریر رسالہ پر آمادہ ہو گئے۔

Marfat.com

اگر آپ یہ عذر وحیلہ کریں کہ یہ سہو کاتب سے غلطی ہوگئی ہے تو جناب من پھر مولوی یٰسین صاحب پر طوفان بے تمیزی کیوں باندھا گیا

آیت کریمہ فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول کے معنی یں نہیں ظاہر کرتا ہے اپنے غیب پر کسی کو مگر جس سے کہ راضی ہوگیا رسول سے۔سہو کاتب سے (نہیں ظاہر کرتا ہے) کی جگہ (نہیں دیتا ہے) تحریر ہوگیا تو آپ نے اس قدر شور وشغب کیوں مچایا جب کہ آپ نے سہو کاتب پر محمول نہ کیا اسی طرح ہم بھی یہاں سہو کاتب پر محمول نہیں کریں گے اب آپ اپنے حواریون چار پینے والون سے کہدیں کہ رفعت مآب وغیرہ کی غلطی کھاکر تحت المیزاب پڑے ہیں خدارا کوئی امداد کرو اور نہایت طرب انگیز تو یہ امر ہے کہ مؤلف صاحب لکھتے ہیں (جو معتقد غیب دانی اولیاء وانبیاء کو ہو کیا حکم ہے۔سبحان اللہ اردو دانی آپ پر ختم ہے سچ تو فرمائیے یہ (کو ہو) کونسا محاورہ ہے اہل مدراس اگرچہ لفظ (کو) زیادہ بولتے ہیں مگر یہ آپ کا کو دہرا لا ہے۔آپ للہ لکھنؤ کا نام بدنام نکریں ذرا اپنی اردو درست فرمالیں۔

دیکھئے صحیح اس طرح ہے (جو معتقد غیب دانی اولیاء وانبیاء کا ہو) کما هو الظاهر اور یہ جو لکھا ہے کہ تمام علماء نے ان کا حکم کفر کا غلط ہے رسالہ علم غیب میں جو فتوے نقل کئے گئے ان پر چند اشخاص کی مہریں ہیں بعض تو غیر مقلد اور بعض غیر معتبر یہی چند اشخاص کے دستخطوں سے تمام علماء کا لفظ لکھنا یہ آپ کی جہالت وابلہ فریبی

کی پوری نشانی ہے۔ مؤلف صاحب ضمیمہ کے صفحہ (۸) میں فرماتے ہیں صاحب رسالہ نے علم غیب کی تقسیم کر کے اپنے اجتہاد و تراشیدہ الفاظ سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ علم غیب انبیا علیہم السلام و اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو تمامہ عطا ہو گیا۔ صرف فرق اتنا ہے کہ علم الٰہی بالذات ہے اور اُن کا علم بالعطا ہے۔ وہ قدیم یہ حادث۔ اور طرہ یہ کہ دلائل سے ثابت نہیں کر سکتے **اقول** وباللہ التوفیق مؤلف صاحب اپنے خیال خام میں سمجھ گئے ہیں کہ علم الٰہی تمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہو گیا۔ جملہ معلومات آلٰہیہ پر علم رسول کا احاطہ ہو گیا صرف بالذات و بالواسطہ کا فرق ہے اور قدم و حدوث کا امتیاز ہے۔ افسوس صد افسوس چند کتب مناظرہ علم غیب جو فیما بین اہل سنت وجماعت و فرقہ وہابیہ طبع ہو چکی ہیں اگر مؤلف صاحب اُن کا مطالعہ کر لیتے تو اس یاوہ گوئی اور بیہودہ سرائی کی نوبت نہ آتی اب ہم تحریر کرتے ہیں کہ علمائے اہل سنت وجماعت کیا فرماتے ہیں اور وہابی لوگ کیا اعتقاد رکھتے ہیں مؤلف نے کئی جگہ لکھا ہے کہ مسئلہ اہل سنت وجماعت وہابیوں کی طرف منسوب کیا گیا اور وہابیہ کو مقابل ٹھہرا کر تمام مذاہب پر ہاتھ پھیرا ہے ایسا ہی ان لوگوں نے لفظ وہابی تراشا ہے مگر افسوس حقیقۃ الامر کو بیان نہ کیا۔ یا تو ابلہ فریبی بدنظری یا جہالت و بلادت کا ثمرہ ہے ناظرین ملاحظہ کریں علمائے اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے کہ معلومات باری عزاسمہ لاتعد ولاتحصی

Marfat.com

ہیں علم باری تعالیٰ شامل ہے جملہ موجودات و معدومات ممکنہ و ممتنعات
ذاتیہ و مایترتب علیہا الآثار و الاحکام کو یہ علم باری قدیم و بالذات
و بلا واسطہ مختص بذات باری تعالیٰ ہے یوجد فیہ و لا یوجد فی غیرہ
مسلم الثبوت ہے موجودات وہ اشیاء جو عدم سے وجود میں آگئی ہیں اور
آیندہ جو اشیاء کہ موجود ہونیوالی ہیں۔ اور معدومات ممکنہ وہ ہیں کہ اُن کا
وجود نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ مگر اُن کا ظہور ممکن ہے اور ممتنعات ذاتیہ وہ جنکا وجود
محال بالذات ہے اور اُن کے آثار و احکام بہر حال علم باری ان تمام موجودات
و ممکنات و ممتنعات و مایترتب علیہا الآثار و الاحکام کو شامل ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و یکون جو بعض ہے جملہ معلومات الٰہیہ
کا مرحمت ہوا۔ ماکان و مایکون صرف موجودات کو شامل ہے ممکنات
و ممتنعات و مایترتب علیہا الآثار و الاحکام کو ہرگز شامل نہیں پس
بلحاظ معلومات الٰہیہ غیر متناہیہ علم ماکان و مایکون بعض ہوا مع ذالک
اس میں ذہول و نسیان متصور اور یہ بالواسطہ و حادث ہے علم ماکان و
مایکون اگرچہ بہ نسبت معلومات باری تعالیٰ بعض ہے مگر شامل ہے جملہ موجودات
کو جو عدم سے وجود میں آچکے یا آیندہ ہونیوالے ہیں ہاں علم الروح و علم الساعۃ
میں بعض علماء نے خلاف کیا ہے مگر محققین نے اُس کو بھی تحت علم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم داخل کر دیا ہے۔ یہہ وفور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کمال نبوت پر دال ہے۔ مولوی محمد یٰسین صاحب نے احاطہ علم رسول جملہ موجودات
پر بتلایا ہے اور وہ بہت درست ہے۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ جملہ موجودات کا علم

Marfat.com

معلومات الہیہ کا بعض ہے تمام پھر یہہ تمام علم الہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا یہہ کیونکر آپ سمجھے۔ اب آپ ہی اپنی لیاقت کا اندازہ فرمالیجئے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے علم الٰہی کو صرف موجودات میں حصر کر دیا ہے اسی لحاظ سے غلطی میں پڑے بلیت ـــــــــــ

کر دو نہ نالہ محزون ہزار کی صورت ٭ بغیر علم نہیں اعتبار کی صورت

علمائے اہل سنت وجماعت کا مسلک واضح ہوگیا۔ اب یہہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ وہابی لوگ کیا کہتے ہیں مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی ومولوی نذیر حسین غیر مقلد دہلوی وصدیق حسن خاں نواب بھوپال اور تمام وہابیوں کے سرگروہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا یہہ اعتقاد ہے کہ چند امور متعلقہ شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلائے گئے علم غیب آپ کو ہرگز نہ تھا۔ آپکو تو اپنے خاتمہ کی بھی خبر نہ تھی کہ میرا خاتمہ کیسا ہوگا چنانچہ اسی محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے خاتمہ کا حال اپنی زندگی میں جانتے نہ تھے تو بعد الموت اُن مشرکین کا حال کیونکر جان سکتے ہیں اور اس کتاب التوحید والشرک کا رد علمائے عرب نے کیا ہے۔

مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ النجدی الذی ضل بہا العوام اس رسالہ کا نام ہے اعتقاد مذکور و دیگر عقائد باطلہ کے باعث علمائے عرب نے تحریر کر دیا ہے من لم یکفر الوھابی النجدی فھو کافر یعنے جو شخص

Marfat.com

وہابی نجدی کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے ۔ مؤلف رسالہ علم غیب نے بھی
اسی وہابی نجدی کا اتباع کر کے صفحہ (۲۰) میں مضمون مذکور کو نقل کیا ہے
اگرچہ وہ عبارت فتوی کی ہے لیکن جب کہ مؤلف نے بلا انکار اُسے نقل کر دیا
تو پس تسلیم کر لیا لانہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ یعنے تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امر میں متردد تھے اور آپ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا
اس فقرہ کے ترجمہ میں مؤلف نے جو چالاکی اور سفاکی اس غرض سے کی ہے
کہ عوام اصل معنی سمجھنے نہ پائیں اُس کو ہم آئندہ اُس کے محل پر بیان کر دیں گے
اور وہابیوں نے یہ بھی لکھدیا ہے کہ شیطان کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے علم سے زائد ہے چنانچہ براہین قاطعہ میں موجود ہے نعوذ باللہ من ذالک
الکفر الصریح واضح ہو کہ کتاب سیف المسلول علے منکر علم غیب الرسول
طبع ہو چکی ہے اُس کے اخیر میں علمائے ہندوستان ۔ بریلی و کانپور و علیگڈھ
و بدایون و رامپور و علمائے دکن و بمبئی و حیدر آباد و سورت و مدراس
و بنگلور کے فتاوے مندرج ہیں اور سب کے اخیر میں فتوائے علمائے حرمین
شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کا موجود ہے اُن تمام کا تحریر کرنا موجب
طوالت ہے لہذا مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی و مولانا نذیر احمد خان
صاحب رامپوری و مولانا شاہ عبد الغفار صاحب بنگلوری کے فتاوے کا
خلاصۂ مضمون تحریر کر کے علمائے کرام کی مہریں اور اسمائے گرامی لکھدینا
مناسب ہے اور چونکہ مولانا فاضل اجل احمد حسن خانصاحب کانپوری کا فتوی مختصر
ہے اس لئے پورا نقل کر دیں گے ۔ اور علمائے حرمین شریفین کا فتوی

Marfat.com

بھی بسبب طوالت تلخیصاً تحریر کیا جائے گا اور حیدر آباد کے علماء کے اسمائے گرامی جسقدر طبع ہو چکے ہیں وہ بجنسہا تحریر کئے جائیں گے علاوہ ان کے اس مرتبہ اور چند حضرات کے نام جنھوں نے اب اپنی اپنی مہر و دستخط سے فتوے کو مزین کیا درج کئے جائیں گے ان فتاوے کے مطالعہ سے اظہر من الشمس وابین من الامس ہو جائے گا کہ سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و ما یکون مرحمت ہوا۔

یہ خلاصہ ہے اُن فتاوں کا جو مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی و مولانا محمد نذیر احمد خانصاحب رامپوری و مولانا سید عبدالغفار شاہ قادری نے تحریر فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں زید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع ماکان و ما یکون و علم اولین و آخرین عنایت فرمایا اور کوئی شئے آپ کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہو گیا قول عمرو کا کہ زید کافر و مشرک ہو گیا حق ہے یا باطل بینوا توجروا **الجواب** ھو تعالی الموفق للحق والصواب زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل و ضلالت ہے اعتقاد زید آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ سے و اقوال علمائے سنت و جماعت سے ثابت ہے تفسیر اتقان میں ہے **قولہ**

Marfat.com

تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیئٍ وقولہ تعالیٰ ونزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شیئٍ اس کے چند سطور کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاھد انہ قال یوما ما من شیئٍ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ تعالیٰ اس سے واضح ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہے اور چند سطروں کے بعد ایک عالم کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ تعالیٰ اور اسی تفسیر اتقان کے جلد ثانی میں ہے وفیہ من اسماء الالات وضروب الماکولات والمشروبات والمنکوحات جمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شیئٍ تفسیر عرائس البیان صفحہ (۵۲۶) تحت آیہ کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیئٍ کے ہے وھو کتابہ المکنون وخطابہ المصنون یخبر عما کان ویکون من کل حدث وکل علم اس کے چند سطور کے بعد ہے قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب تبیان کل شیئٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین تبیان الکتاب اس سے تمام وجمیع وہ چیزیں جو موجود ہو چکی ہیں اور دنیا میں آیندہ موجود ہوں گی اور ہیں ان سب کا بیان قرآن میں موجود ہونا اور آنحضرت صلعم کا مبین وعالم ہونا اُن تمام کا واضح ہے اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجھ نہیں سکتے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں سمجھ سکتے تھے اور دلالت کا کچھ ایک طریقہ نہیں ہے بہت طرق خفیہ ہیں جو اُن طرق سے واقف ہیں وہی مدلولات خفیہ کلام پاک کو پہچانتے ہیں شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کے دیباچہ میں آیت دھو بکل

Marfat.com

شیئ علیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی نسبت ہونا فرماتے ہیں و
ھو بکل شیئ علیم وی صلی اللہ علیہ وسلم داناست بہمہ چیز از شیونات
ذات الٰہی واحکام وصفات حق واسماء افعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر و
باطن اول وآخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم اشیاء کا
آپ کو احاطہ حاصل ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے وقال اللہ ما کان حدیثا
یفتریٰ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئ جب کہ
قرآن مجید میں ہر شئی کا بیان ہے اور اہل سنت کے مذہب میں ہر شئی
ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش سے تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات
کل شئی میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتاب لوح محفوظ بھی ہے تو
بالضرورت یہہ بیانات محیطہ اُس کے بیانات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے
اب یہہ بھی قرآن مجید ہی سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا لکھا ہے
قال اللہ تعالی وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی
ہوئی ہے قال اللہ تعالی وکل شیئ احصینٰہ فی امام مبین ہر شئی
ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے وقال اللہ تعالی ولاحبۃ
فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کوئی دانہ
نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر نہ خشک مگر یہہ کہ سب ایک
روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے اور اصل میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی
میں مفید عموم ہے اور لفظ کل افادۂ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص
ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گے بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت

Marfat.com

نہیں۔ پس بحمد اللہ نص صریح قطعی الدلالۃ سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور سردار دوعالم صاحب قرآن کو اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات ماکان وما یکون الی یوم القیامۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب سماء وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ بخاری شریف میں بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ حدیث ہے قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم الحدیث اس کے حاشیہ بخاری مطبوع جلد اول صفحہ ۴۵۳ میں ہے والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذالک علی انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی وخیر جاری لکھا ہے تو طیبی وکرمانی صاحب خیر جاری رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث بخاری شریف کی دلالت اس پر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر دی پس آپ کو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ساتھ بیان علمائے مذکورین اہل سنت وجماعت کے ثابت ہوا اور عینی شرح بخاری صفحہ (۲۱۲) جلد (۱۷) اور فتح الباری جلد (۶) صفحہ (۲۴۱) اور قسطلانی شرح بخاری جلد (۵) صفحہ ۲۴۱ اور ملا علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد (۵) صفحہ ۳۲۷ میں ہے واللفظ للعینی فیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذالک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف قد اعطی جوامع الکلم

Marfat.com

مع ذالك پس عینی طیبی کرمانی خیرجاری وعلی قاری وعسقلانی قسطلانی
ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے یہہ ثابت ہے کہ آپ کو علم جمیع احوال
مخلوقات کا تھا یہہ علم جمیع ماکان ومایکون نہیں تو پھر کیا ہے - عمرو جو زید
کو کافر ومشرک بتاتا ہے تو کیا ان علمائے موصوفین اہل سنت وجماعت
کو بھی کافر ومشرک کہے گا صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ میں ظہر وعصر کی نمازوں کے
سوا کچھ کام نہیں کیا فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیامۃ فاعلمنا
احفظہ پس خبر دیا ہم کو ساتھ اُس چیز کے جو قیامت تک ہونے والی ہے
ہم سے زیادہ اعلم جو تھا اُس نے زیادہ یاد رہا ترمذی شریف میں حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا فرایتہ عز وجل وضع کفہ بین کتفی فوجدتہ بردانامله
بین ثدیی فتجلی لی کل شیئ وعرفت میں نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا
کہ اُس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینہ میں اُسکی
ٹھنڈک محسوس ہوئی اُسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے
سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے اور اُنھوں نے
بخاری سے دریافت کیا تو امام بخاری نے فرمایا کہ یہہ حدیث صحیح ہے
اور اُس میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
اسی بیان معراج منامی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

فَعَلِمْتُ مَافِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے
سب کچھ میرے علم میں آگیا شیخ عبدالحق محدث دھلوی شرح مشکوٰۃ میں
اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں پس دانستم ہرچہ درآسمانہا و ہرچہ در
زمینہا بود عبارت است از حصول تمامۂ علوم جزوی وکلی و احاطۂ آں
نسائی شریف میں یہہ حدیث ہے رأیت فی مقامی ھٰذا کل شیئ وعدتم
نسائی مطبوعۂ نظامی صفحہ ۲۴۳ حاشیۂ جلال الدین سیوطی میں علامہ اکمل الدین
حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہہ منقول ہے قولہ
فی مقامی یجوز ان یکون المراد بہ مقام الحسی وھو المنبر ویجوز ان
یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو المقام المکاشفۃ والتجلی بالحضرات
الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرۃ الملک والملکوت والارواح والغیب
الاضافی والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ
الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ صلواۃ اللہ علیہ وسلامہ یہہ علامہ حنفی
جو عالم ملک وملکوت و ارواح وغیب اضافی وغیب حقیقی تمام کا آپ کے
سامنے حاضر ہونا اور تمام کا آپ کے طرف متوجہ ہونا اور آپ کا مانند
نقطۂ دایرہ کے بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتے ہیں تو ان کے کلام سے
بھی معلوم ہوا کہ آپ کے علم کا احاطہ اوپر جمیع ماکان و مایکون کے ہے
اور عینی شرح بخاری جلد (۸) صفحہ ۱۶۸ اور قسطلانی مطبوعۂ مصر جلد (۶)
صفحہ ۱۸۵ بحوالۂ دلائل النبوۃ بیہقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
اشعار پڑھنا منقول ہے اُن اشعار میں یہہ شعر ہے۔ شعر

فاشهد ان اللہ لا رب غیرہ ؛ و انک مامون علی کل غائب

ان اشعار کو سنکر آپ کا ضحکت فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہے کہ آپ کے نزدیک بھی یہہ امر ثابت ہے کہ کل غائب شئی پر آپ مامون دھیدا ہیں۔ اب یہہ عمرو کس کس کو کافر بنائے گا۔ امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی و ابن منیع و طبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکرلنا منہ علما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنیوالا ایسا نہیں کہ جسکا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب میں ہے ھذا تمثیل لبیان کل شیئ تفصیلا تارۃ و اجمالا اخری یہہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان کر دی کبھی تفصیلا اور کبھی اجمالا۔ مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے ولا شک ان اللہ تعالی قد اطلعہ علی ازید من ذالک والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچھ شک نہیں اللہ تعالی نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلوں اور پچھلوں کا علم حضور پر القا کیا۔ طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا

Marfat.com

فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر
الی کفی ھذہ جلیا نامر اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ لنبیین من قبلہ
بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اُٹھالی ہے تو میں اُسے اور
جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں
جیسے اپنی اس ہتیلی کو دیکھتا ہوں اُس روشنی کے سبب جو اللہ نے
اپنے نبی کے لئے روشن فرمائی جیسے مجھسے پہلے انبیا کیلیے روشن فرمائی
تھی - امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ اُم القری میں فرماتے
ہیں وسع العالمین علما وحلما یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
حلم اور علم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اُس کی شرح افضل القری
میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین
والاخرین وما کان وما یکون بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس
کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں اور ما کان وما یکون
کا علم آپ کو حاصل ہوگیا علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں
انہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم
علیہ الصلوۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما
علم آدم الاسماء آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک کی تمام مخلوقات
الہی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے گئے تھے آپ نے
سب کو پہچان لیا جس طرح آدم صفی اللہ کو تمام نام سکھلا دیے گئے
تھے - شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں

فاض علیّ من جنابه المقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ کل شیئ کما اخبر عن ہذا المشہد

فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ قدس سے مجھ پر اُس حالت کا علم فائز ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اُس پر روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج خواب کے قصہ میں خبر دی امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمہ اللہ قصیدہُ بردہ میں فرماتے ہیں۔ ؎

فان من جودک الدنیا وضرتہا ❊ ومن علومک علم اللوح والقلم

یعنے یارسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوان جود وکرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح وقلم کا تمام علم جن میں ماکان ومایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک علم وحصہ ہے۔ مولانا ملا علی قاری زبدۂ شرح بردہ میں فرماتے ہیں توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ماثبت فیہ من النقوش القدسیۃ والصور الغیبیۃ و بعلم القلم ماثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من علومہ صلی اللہ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق و دقائق وعوارف ومعارف متعلق بالذات والصفات وعلمہما انما یکون سطرا من سطور علمہ ونہرا من بحور علمہ ثم مع ہذا ہو من برکۃ وجودہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے توضیح اس کی یہہ ہے

کہ لوح کے علم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اُس میں منقوش ہوئے
اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے جس طرح چاہا اُس میں ودیعت
رکھی ان دونوں کے طرف علم کی نسبت ادنیٰ مناسبت کے باعث ہے
اور ان دونوں میں جسقدر علوم ثابت ہیں اُنکا علم محمدی سے ایک پارہ ہونا
اس وجہ سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں
علوم کلیہ وعلوم جزئیہ وعلوم حقایق اشیاء وعلوم اسرار خفیہ اور وہ علوم
اور معرفتیں کہ ذات وصفات حق تعالیٰ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے
جملہ علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کی سطروں سے ایک سطر
اور اُن کی دریاؤں سے ایک نہر ہیں باایں ہمہ وہ حضور ہی کے وجود کی
برکت سے تو ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو لوح وقلم کہاں ہوتے۔ اب منکرین
مریض القلب اپنا پیٹ پھاڑیں اسی پر تو مرے جاتے تھے کہ آنحضرت کیلئے
علم ماکان ومایکون الی یوم القیامۃ مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پر
ہاتھ دھر کر روئیں کہ ملا علی قاری کے کلام سے ثابت ہو گیا کہ علم ماکان
ومایکون علم محمدی کے سمندروں سے ایک نہر اور اُس کی بے انتہا موجوں
سے ایک لہر ہے۔ اور تفسیر حسینی میں سورہ لقمان کی ابتدا میں ہے بیامرزانید
وی تعالیٰ بیان آنچہ بود وہست وباشد چنانچہ مضمون نعلمت علم الاولین
والآخرین ازیں معنی خبر دہد۔ یعنے معلوم کرا دیا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا جیسا کہ حدیث فعلمت الخ
اسی معنی کی خبر دی رہی ہے اس سے بھی ثبوت علم ماکان ومایکون

Marfat.com

ہوگیا۔ تفسیر بغوی سورۂ آل عمران میں وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب
ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کی شان نزول میں ہے وقال السدی
قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی
الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
ذلک المنافقین قالوا استھزاء زعم صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم
من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ
ذلک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی
علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیئ فیما
بینکم وبین الساعۃ الا انباتکم بہ فقام عبد اللہ ابن حذافۃ السھمی
فقال من ابی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حذافۃ فقام عمر
فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما
وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فھل منتھون ثم نزل علی المنبر خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت مجھ پر پیش کیگئی جیسا کہ آدم علیہ السلام
بتلائے گئے تو پہچان لیا میں نے کون شخص مجھ پر ایمان لائے گا اور
کون نہ لائے گا پس منافقوں کو یہہ خبر پہنچی اُنھوں نے مذاق اور
استہزاء سے کہا کہ محمد زعم کرتے ہیں کہ جو لوگ ہنوز پیدا نہیں ہوئے میں
ان کو پہچانتا ہوں کہ کون ایمان لائے گا اور کون شخص کفر کریگا اور
ہم تو آپ کے ساتھ ہیں اور آپ ہمکو نہیں پہچانتے پس پہنچی یہہ بات

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آپ منبر پر کھڑے ہو کر اپنے اللہ تعالیٰ
کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ کیا حال ہے قوم کا کہ میرے علم پر طعن کرتے ہیں
قیامت تک جو چیزیں ہونیوالی ہیں دریافت کرو میں اُن کی خبر دیتا ہوں
عبد اللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہو کر پوچھے یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے
آپ فرمائے تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض کئے
یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا
پھر آپ منبر سے اُترے - تفسیر بیضاوی میں اس روایت سدی مذکورہ
بالا کو مختصر طور سے نقل کیا گیا ہے جو چاہے دیکھ لے مگر لکھنے کی
ضرورت نہیں پس معلوم ہوا کہ اہل ایمان تو علم غیب رسول کو تسلیم
کرتے ہیں مگر منافقین اعتراض کرتے ہیں اور باتباع منافقین فرقہ
وہابیہ کے سرغنہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرک
میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیوتہ فکیف یعلم

سلہ ناظرین بغور ملاحظہ کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس درجہ خوش اعتقاد اور باادب تھے
سبحان اللہ ادب اور اعتقاد کے یہی معنی ہیں اور کتب احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے اکثر
اوقات ایسا اتفاق ہوا کہ کوئی معاملہ پیش کیا گیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ کے
روبرو یہہ عرض کیا کہ اللہ ورسولہ اعلم یعنے اللہ ورسول خوب جانتے ہیں خدا اور رسول کو ساتھ ہی بیان
فرماتے تھے یہہ اُنکا خلوص واعتقاد ہے اور ایمانداروں کی یہہ علامت ونشانی ہے اور
ایک یہہ وہابی لوگ ہیں کہ کہتے پھرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ معلوم نہ تھا وہ
معلوم نہ تھا کہ گستاخی و بے ادبی میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے منافقین کے پورے متبع ہیں -
ہاں اہل سنت وجماعت ادب وخلوص میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیرو
ہیں الحمد للہ علی ذلک -

Marfat.com

حال تلك المشركين بعد مماته یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
زندگی میں اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی پس بعد الموت مشرکوں کا حال کیونکر
جان سکتے ہیں انکار علم غیب میں وہابی لوگ منافقوں کے خلیفے ہیں
اور بعض اُن میں سے اپنے مدعائے باطل کی سندیں لکھتے ہیں کہ خود
فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم
الحدیث اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی
علم نہیں افسوس ہے اُن کی حالت پر کہ تنقیص شان نبی کی کیسی جرأت
کرتے ہیں احادیث صحیحہ میں اس کا نسخ موجود ہے پھر بھی یہہ لوگ شرماتے
نہیں اپنی شرارت سے باز نہیں آتے - صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ جب
یہہ آیہ کریمہ لیغفر لك اللہ ما تقدم من ذنبك وما تاخر اترى یعنے
بخشدے اللہ واسطے آپ کے سب اگلے اور پچھلے گناہ صحابہ نے عرض
کی هنيئا لك یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خداوند تعالی نے
صاف بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا - اب یہہ رہا کہ ہمارے
ساتھ کیا کرے گا اس پر آیت اتری لیدخل المومنین الی قولہ
تعالی فوزا عظیما تاکہ داخل کرے اللہ تعالی ایمان والے مردوں
اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں
اُن میں اور مٹادے اُن سے اُن کے گناہ اور یہہ اللہ کے یہاں بڑی
مراد پانا ہے - یہہ آیات اور اُن کے امثال بے نظیر اور یہہ حدیث جلیل
تہیدامیوں کو کیوں نہیں سجھائی دیتی - لطف تو یہہ ہے کہ شیخ محقق

Marfat.com

قدس اللہ سرہ کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ
مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے۔ اینجا اشکال می آرند کہ در بعض روایات
آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم
آنچہ درپس ایں دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و
روایت بداں صحیح نشدہ است ترجمہ اس جا اشکال لاتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں دیوار کے پیچھے کی بات نہیں جانتا۔ جواب اس کا
یہ ہے کہ اس بات کی کچھ اصل نہیں ہے اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔
اور امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ لا اصل لہ کہ یہ محض بے اصل ہے
امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا لم یعرف لہ سند اس کیلئے
کوئی سند نہ پہچانی گئی اور وہابیوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان لعین کا علم زیادہ ہے نعوذ باللہ من ذالک
حضور اقدس عالم ماکان و مایکون کے علم سے شیطان کا علم زیادہ کہے
اُس کا جواب اس دنیا میں کیا ہو سکتا ہے انشاء اللہ القہار
روز جزا اس کی سزا پائیں گے۔ یہاں اسیقدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگانا اور توہین کرنا ہے پس
یہہ کلمہ کفر نہیں تو اور کیا ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ
لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم عذابا مہینا جو لوگ
ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اُس کے رسول کو اُن پر لعنت فرمائی ہے
اللہ نے دنیا و آخرت میں اور اُن کیلئے تیار رکھی ہے ذلت والی مار

Marfat.com

ذرا ان لوگوں کو غیرت نہیں کہ صاف کہدیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ بھی خبر نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا حالانکہ نہیں خیال کرتے اُن آیتوں کو جو اوپر گزریں اور نہیں خیال کرتے بہت سی آیتوں کو جن سے صاف ہویدا ہے کہ حق تعالی نے صاف طور سے بیان فرمادیا وللاخرۃ خیر لک من الاولی البتہ آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے ولسوف یعطیک ربک فترضی قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں اتنا عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے یوم لایخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم جس دن اللہ رسوا نکرے گا نبی کو اور اُن کو جو ساتھ اُن کے ایمان لائے نور اُن کے آگے اور داہنے جولان کرے گا عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا - قریب ہے کہ رب تمھارا تمھیں ایسے مقام میں بھیجے گا کہ جہاں اولین و آخرین سب تمھاری حمد کریں گے اور بکثرت آئتیں ہیں جن سے مضمون سابق ثابت ہے اور ترمذی شریف میں انس بن مالک رض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون اولؤلؤ منثور فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کا حشر ہوگا سب سے

Marfat.com

پہلے مزار اطہر سے میں باہر آؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو اُنکا خطبہ خوان میں ہونگا اور جب وہ روکدئی جائیں گے تو اُن کا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ ناامید ہوں گے تو اُنھیں بشارت دینے والا میں ہوں گا عزت دینا اور تمام کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی - لواءالحمد اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زائد ہے - ہزار خدمتگار میرے ارد گرد طواف کریں گے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ انڈے محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی ہیں بکھرے ہوئے - اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں درباب شفاعت بخاری شریف و مسلم شریف وغیرہا میں مندرج ہیں جن سے صاف معلوم ہے کہ مرتبہ آپ کا اور جلوہ آپ کا بروز حشر کس اعزاز کے ساتھ ہوگا - بااین ہمہ فرقہ وہابیہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی - افسوس صد افسوس نعوذ باللہ من ہذا الکفر الصریح اور یہ جو ثبوت علم غیب کیا گیا آیات نافیہ لعلم الغیب غیر اللہ کے ہرگز منافی نہیں کیونکہ اُون میں نفی علم استقلالی وبذاتہ وبلاواسطہ اصالتہ کی مراد ہے

چنانچہ شرح شفا خفاجی میں ہے ھذا لاینافی الآیات الدالة علی انه لایعلم الغیب الا الله تعالی فان المنفی علمه من غیر واسطة واما اطلاعه علیه باعلام الله تعالی فامر متحقق بقوله تعالی فلا یظهر علی غیبه احدا اس سے واضح ہے کہ علم غیب بالذات و بلاواسطہ سوائے خداوند تعالی کے کوئی نہیں جانتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالواسطہ

Marfat.com

و بہ اعلام آلٰہی امور غیب پر مطلع ہونا امر متحقق ہے پس آیتوں میں منافاۃ نہ ہوگئی - امام نووی اپنے فتاوے میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج میں اور علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں عدم منافاۃ کی توجیہ یہی بیان کرتے ہیں کہ جن آیتوں میں نفی علم غیب ہے اُن سے مراد نفی علم بذاتہ واصالتہ کی ہے اور بالواسطہ و بہ تعلیم آلٰہی علم غیب آپ کو ثابت ہے اور شامی نے تصریح کر دی ہے کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ اگر بہ اعلام آلٰہی و مسند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں اور معارض نص کے یہی غیب دانی بذاتہ ہے نہ باعلام آلٰہی تفسیر خازن مطبوعہ مطبعہ میمنیہ مصر جلد ۲ صفحہ تحت آیہ کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب کے ہے وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعًا للہ تعالی واعترافا بالعبودیۃ وان لا تقترحوا علیہ الآیات اسی جلد کے صفحہ ۱۵۷ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کے تحت میں فان قلت قد اخبر صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وہو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ و بین قولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالی علیہ و یقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ عزوجل علی الغیب

Marfat.com

فلما اطلعه اللہ عزوجل اخبر بہ کما قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ھذا الکلام مخرج الجواب من سؤ لہم ثم بعد ذلک اظہر سبحانہ تعالی عن اشیاء فاخبر عنہا لیکون ذلک معجزۃ لہ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے صاف واضح ہے کہ بہت سی صحیح حدیثوں میں آیا ہے

آپ نے علم غیب سے خبر دی اور آیت لو کنت اعلم الغیب الخ اگر میں علم غیب جانتا تو بہت کچھ خیر جمع کر لیتا اُن احادیث صحیحہ کی مخالف معلوم ہوتی ہے پس اُن دونوں میں جمع و وجہ تطبیق کیونکر ہے پس وجہ یہہ بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہہ بطور تواضع و عجز و بسبیل ادب ہو۔ یا یہہ وجہ ہے کہ نفی علم غیب قبل الاطلاع سے ہے اور جو اللہ تعالی نے علم غیب عنایت فرمایا پھر آپ نے غیوبات سے خبر دی جیسا کہ آیت فلا یظہر علی غیبہ احدا اس پر شاہد ہے یا یہہ کہ ہو جائے یہہ کلام اُن کے جواب میں پھر اللہ تعالی نے بعد اس کے علم غیب عنایت فرمایا پس آپ نے غیوب کی خبر دی تا کہ یہہ معجزہ ہو جائے اور آپ کی صحت نبوۃ پر دلیل ہو جائے الغرض یہہ بیانات مذکورہ سے احاطہ و شمول علم رسول باعلام آلہی ثابت ہوا گو در بارہ علم روح و وقت قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل سنت ہے۔ شرح الصدور علامہ

جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وما یعلم الروح وقال طائفۃ بل علمہا وھو نظیر الخلاف فی علم

Marfat.com

الساعۃ اورتاویلات امام ابومنصور ماتریدی میں اسی طرح سے اوریہہ بھی لکھاہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کے چھپانیکا حکم نہ تھا اورعینی شرح بخاری جلد(۱) صفحہ (۶۱۲) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم روح ہوناثابت کیاہے اورامام غزالی احیاء العلوم میں متعلق بیان روح کے فرماتےہیں ولاتظن ان ذٰلک لم یکن مکشوفًا لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے نہ گمان کرکہ علم روح حضرت کو نہ تھا بلکہ علم روح تھا اوراپنے رسالہ مضنون صغیر میں فرماتے ہیں ھذا سؤال عن سر الروح الذی لم یؤذن الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اھلا لہ ترجمہ یہہ سوال ہے کہ نہیں اذن دئے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اُسکی اطلاع غیر کو دیویں ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد(۷) صفحہ (۱۷۸) میں ولایعلم متیٰ تقوم الساعۃ (احد) الا اللہ الامن ارتضےٰ من رسول فانہ یطلعہ علی مایشاء من غیب والولی تابع لہٗ یاخذ عنہ انتہی یعنے کوئی علم قیامت جانتانہیں مگرجس سے کہ اللہ راضی ہوگیا اس کو اطلاع اپنے غیب پر کرتاہے اور ولی اللہ رسول اللہ کے تابع ہیں اُن سے اخذ کرتےہیں بعض نادان یہہ سمجھتےہیں کہ علم جمیع ماکان ومایکون اگرآنحضرت کوہوجائے تو مساوات علم الٰہی سے ثابت ہوتی ہے اوریہہ شرک ہے تو یہہ خیال خام ہے اس لئے کہ اگروہ معتقد اس کے ہیں کہ خدائے تعالی کوفقط اسیقدر جمیع ماکان و مایکون کا علم ہے ومالم یکن ولم یکن ولم یکن ابدًا من الممکنات

الصرفۃ ومن الممکنات المستحیلۃ بالغیر ومن المستحیلات الذاتیۃ
و ما یترتب علیہا بفرض الوجود کا علم اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے تو وہ خدائے
تعالیٰ کے علم کی تنقیص کرکے اپنے ایمان کو برباد کرنے والے ہیں اگر
اس کے معتقد نہیں تو پھر مساوات بتانا فقط جمیع ما کان وما یکون کے علم
کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کی اقبح جہالت
یا عناد و کتمان حق دیدہ و دانستہ ہے اور لفظ شئے نزدیک اہل حق حقیقتاً موجود
ہی پر اطلاق پاتا ہے نہ معدومات پر اور نہ مستحیلات پر اور علم خدا تو شامل
ہے جمیع موجودات وممکنات معدومہ وممتنعات ذاتیہ وما یترتب علیہا
الآثار والاحکام کو پس مساوات کیونکر ثابت ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں
علم الٰہی استقلالی ازلی قدیم اور علم رسول بالواسطہ غیر استقلالی پس دعویٰ
مساوات محض جہالت ہے اور اُس پر طرۂ شرک و کفر کا لگانا محض ضلالت
ہے ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفور علم میں
تنقیص و تخصیص ایسے حیلے وحوالوں سے کرتے ہیں اور آپ کی طرف
نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی تنقیص و نسبت جہالت کرنے والے کا
حکم شفا و شرح الملا علی قاری کے جلد (۲) صفحہ (۳۹۷) و (۴۲۹) کو دیکھکر
معلوم فرمائیں اور جو شبہات یہ لوگ کرتے ہیں رسالہ السیف المسلول
علی منکر علم غیب الرسول میں اُن کے جوابات شافیہ موجود ہیں اس و
میں گنجائش اُسکی نہیں اس واسطے متروک کئے گئے واللہ سبحانہ تعالیٰ
الموفق للحق والصواب الیہ المرجع والمآب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

Marfat.com

مواہیر علمائے بریلی و بدایون و دہلی

محمد رضا خاں قادری
محمد عبد الرحمن عرف

نصیر الدین حسن خاں

محمد سنی حنفی قادری
ولد مولوی احمد رضا خان
عرف
محمد حامد رضا خان

سلطان محمد عبد القادر خاں احمدی

محمد عبد القادر البدایونی

عبد القادر عفی عنہ

عبد القیوم القادری البدایونی

محمد عبد الرشید عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ دہلی

مواہیر علمائے حیدرآباد دکن ریاست نظام

مفتی اول دارالقضاء
محبوب نواز الدولہ
مفتی اول سنہ ۱۳۰۵

مدرس اول مدرسہ
نادر الدین

محمد خلیل الرحمن

محمد حبیب الرحمن

مدرس مدرسہ
سید عبد الحی

سید مصطفی قادری

خواجہ شرف الدین قادری

آلہی بخش شاہ حنفی قادری نقشبندی
چشتی نظامی فخری عفی عنہ

عبد الواحد منتظم مدرسہ
ابو العلائی

عبد الصمد عفی عنہ

Marfat.com

محمد عبد الغنی ولد شیخ اعظم مدرس مدرسہ ابو العلائی		ولی محمد خاں طالب العلم مدرسہ ابو العلائی	سید اعظم علی
سید ممتاز		سید عمر علی شاہ قادری عفی عنہ	سید غلام غوث شطاری کان اللہ لہ
عبد النبی الامی سید حید رشاہ الحنفی القادری		سید محمد علی شطاری عفی عنہ	سید محمد میر قادری

صورت مذکورہ سوال میں عمرو کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہے اسواسطے کہ زید نے اپنا یہہ اعتقاد بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیا کا علم عطا فرمایا ہے یہہ ہرگز شرک ہنیں۔ ہاں جو صفت مختص بذات باری تعالی ہے وہ کسی دوسرے کے واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہے۔ جمیع اشیا کا علم بالذات اور بلاواسطہ ہونا مختص بذات باری جل جلالہ ہے۔ مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات وباستقلال عالم جمیع اشیا ہونا بیان ہنیں کیا پس زید کا کافر ومشرک کہنا بیجا و باطل ہے واللہ اعلم۔

حررہ محمد لطف مفتی اخدالہ اللہ تعالی اصفیۃ السلطنۃ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ ہجری المقدس از مقام علیگڈھ

حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب لا تعد ولا تحصی عنایت فرمایا جو لوگ علم غیب رسول کا انکار کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں

Marfat.com

محمد عبد الکریم صدر مدرس مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن

بیشک جمیع اشیاء کا علم بالذات صفت مختصہ باری تعالی ہے اس میں غیر کو شریک کرنا شرک ہی اور علم غیب بالواسطہ کو کفر و شرک کہنا بیجا ہے اور مجیب نے جو جواب لکھا ہے درست ہے۔

واللہ اعلم

بندہ ضعیف محمد حسین مدرس مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن عفی عنہ

واضح ہو کہ مولانا بشیر الدین صاحب نے اپنی کتاب منیر الدین میں تحریر کیا ہے کہ جو مضمون کہ دربارۂ علم غیب وغیرہ مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری نے تحریر فرمایا اُس پر علمائے حرمین شریفین کی مہریں ثبت ہیں پس چونکہ وہ مضمون بہت طول تھا لہذا حسب الارشاد حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی مضمون علم غیب کی تلخیص کی گئی پھر اُس پر حضرت حاجی صاحب نے مہر کی اور اُس وقت مکہ معظمہ میں مولانا انوار اللہ خاں صاحب بہادر اُستاد رئیس حیدرآباد دکن جو مشاہیر علمائے عظام سے ہیں موجود تھے آپنے بھی دستخط سے مزین کیا اور بعض علمائے حاضرین نے بھی دستخط و مہریں کیں خلاصہ اُس کا تحریر کیا جاتا ہے۔ وھو ھذا۔

شیطان لعین کے وسعت علم کو نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا اور عالم علوم الاولین والآخرین صلے اللہ وسلم علیہ وعترتہ اجمعین کے وسعت علم کو شیطان کے علم سے کم کہنا توہین ہے کیونکہ شرعاً ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلم مخلوقات ہیں۔ تفسیر نیشاپوری میں آیۂ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے تحت میں لکھا ہے والظاہر انما اسرار و حقائق

ومعارف لا یعلمها الا اللہ ورسولہ تفسیر مدارک وخازن وغیرہما
میں ہے وعلمك من خفیات الامور واطلعك علی ضمائر القلوب
مسلم شریف میں بروایت عمرو بن خطب وارد ہے فاخبرنا بما کان
وبما ھو کائن پس خبر دی ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چیز کی
جو ہو چکی اور ہونیوالی ہے اور مواہب لدنیہ میں ہے اخرج
الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن الی
یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھذہ اس حدیث کو امام سیوطی نے
خصائص کبریٰ میں نقل کیا ہے۔ پس بشہادت قرآن و حدیث علمائے
اہل سنت وجماعت نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو علم ماکان ومایکون حاصل ہے جیساکہ قاضی عیاض نے شفا میں
اور علامہ ملا علی قاری نے اُسکی شرح میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی
نے مدارج النبوۃ وغیرہ میں اس پر تصریح کی ہے۔ ماکتب فی ھذا
القرطاس صحیح لاریب فیہ

عبدالحق عفی عنہ

تحریر بالا صحیح ودرست ہے موافق اعتقاد فقیر کے ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکے
کاتب کو جزائے خیر دے۔

محمد امداد اللہ فاروقی

الجواب صحیح	محمد انوار اللہ رئیس حیدرآباد دکن	محمد حمزہ	محمد نورالدین

Marfat.com

مواہیر علمائے بمبئی و سورت و بنگلور و مدراس

عبد الغفور عفی عنہ

خادم الشرع قاضی شیخ محمد

قاضی اسمٰعیل ابن
قاضی غلام علی

بحبل اللہ الجلیل خادم
المتمسک
الشرع قاضی اسمٰعیل

محمد عمر الدین

حسن

مرزا محمد

احمد ابن المولوی الشیخ
عبد القادر الجتیکر۔

محمد عبد الرزاق نقشبندی

محمد صدیق مدرس مدرسہ اعلی
و مہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

سید حسن

محمد عبد القادر

احمد علی

قمر الدین

قاضی سید شاہ عبد القدوس قادری
بنگلوری ناظم مدرسہ قدوسیہ جامع العلوم

سید محمود قادری

محمد عظیم الدین

سید عبد الباسط میر مدرس
مدرسہ جامع العلوم

محمود بن صبغۃ اللہ
کان اللہ لہما

عبید اللہ

اللہ
الغراء
خادم الشریعت
المولوی عبید قاضی
اہلسنت مدراس

محمد قدرت حلیم

Marfat.com

نقل فتویٰ علامۂ دھر فہامہ عصر فاضل اجل عالم باعمل حاوی فروع واصول جامع معقول ومنقول مولانا مولوی احمد حسن صاحب چشتی صابری کانپوری خلیفۂ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زید قول و اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہیں ہے اس لئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الدلالتہ سے ثابت نہیں غایت مافی الباب بعض آیات کریمہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوٰۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہے۔ پس علمائے محققین نے اُن میں تطبیق باین طور دی ہے کہ علم غیب بالذات وبلا واسطہ تعلیم باری عزاسمہ نہ تھا اور بواسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب ہوا بھی اور نہ بھی ہوا باعتبار جہتین پس کسی شق میں کفر نہیں ہے اور اشراک شرع میں نقیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمائے ظواہر و بعض صوفیہ کرام یہہ ہے کہ مستحق عبادت بجز ذات حق سبحانہ تعالیٰ کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی مفاد کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ہے پس اشراک اثبات و اعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات و اعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے

پس اشتراک اثبات واعتقاد وموجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دو معنی اشتراک کے نہیں ہوئے پس زید کیونکر مشرک ٹھیرا اور اگر یہہ بھی تسلیم کیا جائے کہ اثبات واعتقاد صفات مختصہ ذات باری عزاسمہ کا غیر باری عزاسمہ اشراک ہے۔ چنانکہ مزعوم عوام اور بعض علمائے ظواہر یہی ہے تب بھی زید اعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہیں بنتا اس لئے کہ خاصہ باری عزاسمہ در بارۂ علم غیب یہہ ہے کہ علم بالذات اُمور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال وموجود فی المآل وفی الماضی ہوں خواہ معدوم ازلا وابدا خواہ اُمور کونیہ سے ہوں خواہ غیر کونیہ سے بایں طور کہ گاہے غفلت ونسیان ہیچ نوع اُس پر طاری نہ ہو۔ خاصہ حق سبحانہ تعالی ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کیلئے ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہہ کہتا ہے کہ حق تعالی نے حضرت نبی کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کو علم اُمور کونیہ اور احاطہ اُن کا عنایت کردیا ہے نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع اُمور کا ہے خواہ کونی ہو خواہ غیر کونی۔ اہل باطن وکشف جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے ہیں اور کہتے ہیں اگر عمرو سنے گا خدا جانے کیا کہے گا۔ اب میں کچھ عبارت ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن وکشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ کی شان مبارک میں کیا

Marfat.com

اعتقاد رکھتے ہیں ثم الارواح مختلفة فی هذا التمیز علی قدر
بالاطلاع فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع و منها من هو ضعیف و اقوی الارواح
فی ذلك روحه صلی الله علیه وسلم فانها لم یحجب عنها شیئ من العالم
فهی مطلعة علی عرشه و علوه و سفله و دنیا و آخره و ناره
و جنته لان جمیع ذلك خلق لاجله صلی الله علیه وسلم فتمیزه
علیه السلام خارق بهذه العوالم باسرها فعنده تمیز فی
اجرام السموات من این خلقت و متی خلقت و لم خلقت و الی این تصیر
فی جرم کل سماء الخ الی ان قال و کذا ما بقی من العوالم و لیس فی
هذا مزاحمة للعلم القدیم الازلی الذی لا نهایة لمعلومات
و ذلك لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی هذا العالم فان اسرار
الربوبیة و اوصاف الالهیة التی لا نهایة لها لیست من هذا العالم
فی شیئ ثم الروح اذا احبت الذات امدتها بهذا التمیز فلذلك
کانت ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم تمیز ذلك التمیز السابق
و تخرق به العوالم کلها فسبحان من شرفها و کرمها و قدرها
علی ذلك انتهی صفحه ۲۴۲ کتاب الابریز الذی تلقاه نجم العرفان
الحافظ سیدی احمد بن مبارك عن قطب الواصلین سیدی
عبد العزیز الدباغ اور صاحب ابریز نے اپنے شیخ عبد العزیز دباغ
سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب و غریب کے ولقد
رایت ولیا بلغ مقاما عظیما و هو انه یشاهد المخلوقات الناطقة

Marfat.com

والصامتة والوحوش والحشرات والسموات ونجومها
والارضين ومافيها وكرة العالم باسرها تستمع منه ويسمع
اصواتها وكلامها فى لحظة واحدة ويمد كل واحد باحتياجه
ويعطيه ويصلحه من غير ان يشغله هذا عن هذا بل اعلى العالم
واسفله بمنزلة من هو فى حيز واحد عنده ثم يرجع هذا الولى
فينظر فيرى مدده من غيره وهو النبى صلى الله عليه وسلم من الحق
سبحانه فيرى الكل منه تعالى ابريز صفحه ۲۵ و اعظم الارواح
علما واقواها نظرا روحه عليه الصلوٰة والسلام لانها يعسوب
الارواح فهي مطلعة على جميع ما فى العوالم كما سبق دفعة
واحدة من غير ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب بينها
وبين ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم امدتها بعدم الغفلة
حتى صارت الذات مطلعة على جميع ما فى العالم مع عدم طوق
الغفلة لها فى ذلك لكن الاطلاع ليس الاطلاع فان اطلاع
الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على
سبيل التدريج والترتيب بمعنى انها ما من شيئ تتوجه اليه فى
العالم الا وتعلمه لكن علمه لا يحصل الا بالتوجه فاذا توجهت
الى شيئ آخر علمته وهكذا حتى تاتى على ما فى العالم فلها
التسلط فى العلم على ما فى العالم ولكن بتوجه بعد توجه
ولا تطيق الذات ما تطيق الروح من حصول ذلك دفعة

واحدة ولكن ايختلفان فى عدم الغفلة فانه فى الروح على نحو ما سبق تفسيره واما فى الذات فهو بالنسبة الى توجهها بمعنى انها اذا توجهت الى شيئ يفوتها ولا يلحقها وفى توجهها اليه سهو ولا غفلة ولا نسيان واما اذا لم تتوجه اليه فانها قد تغفل عنه ويقع لها فيه السهو والنسيان ولهذا قال صلى الله عليه وسلم كما فى صحيح البخارى انما انا بشر انسى كما تنسون فاذا نسيت تذكرونى قال ذلك صلى الله عليه وسلم حين وقع له السهو ولم يشهوه ابريز صفحہ (۲۵) ہ

دل مرتضٰے
بجان احمد حسن

كتبه احمد حسن عفى عنه مقيم كانپور

واضح ہو کہ وہ فتوی جو مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری نے تحریر فرمایا اور اُس پر علمائے حرمین شریفین کی تقریظیں اور مہریں ثبت ہیں بسبب طوالت بالاستیعاب نقل نہیں کرتے بلکہ ملخصاً تحریر کر کے علمائے موصوفین کے اسمائے گرامی درج کریں گے وہو ہذا۔

والدلائل القطعية على وسعة علمه صلى الله عليه وسلم منها آية فاوحى الى عبده ما اوحى وعلمك مالم تكن تعلم وقال المحدث الدهلوى فى مدارج النبوة فى باب المعراج قال صلى الله عليه وسلم اوتيت علم الاولين والآخرين والاحاديث الصحيحة مثبتة لوسعة علمه صلى الله عليه وسلم منها مافى بدء الخلق فى الصحيح البخارى عن عمر رضى الله تعالى عنه قال قام فينا النبى صلى الله عليه وسلم مقاماً

فاخبرنا عن بدء الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم قال الطيبي دل ذلك على انه اخبر عن جميع احوال المخلوقات وفي الصحيحين عن حذيفة قال لقد خطبنا النبي صلى الله عليه وسلم خطبة ماترك فيها شيئًا الى قيام الساعة قال العيني في حاشيته على البخاري **قوله** ماترك فيها شيئًا اى من الامور المقدرة من الكائنات في كتاب الفتن واشراط الساعة وفي صحيح مسلم عن حذيفة قال اخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاخبرنا بما كان وما هو كائن وفي المشكوٰة فتجلى لى كل شيئ وعرفت قال المحدث الدهلوى تحته پس ظاہر شد وروشن شد مرا ہر چیز از علوم وشناختم ہمہ را الخ وقال العلامة القسطلاني في المواهب اذ لافرق بين موته وحياته في مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده جلي لاخفاء به فهذه الايات والاحاديث الصحيحة نصوص صريحة في انه صلى الله عليه وسلم اطلع على جميع احوال الموجودات والامور المقدرة من الكائنات وماكان ومايكون فنعلم ان انكار اعتقاد علمه صلى الله عليه وسلم لايقول واحد من المسلمين سوى الوهابين من المكذبين فقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العالمين ۞

مفتی الحنفیہ محمد صالح کمال مکہ	مفتی شافعیہ محمد سعید بابصیل
مفتی المالکیہ محمد عابد الدین حسین مکہ	مفتی الحنابلہ خلف ابراہیم مکہ

Marfat.com

مفتی الحنفیہ عثمان بن عبدالسلام واغستانی مدینہ منورہ

سید محمد علی بن طاہر مدرس عظم مدرسۂ مدینہ منورہ	عبدالحق مہاجر الہ آبادی

عبداللہ السندھی

اسمائے گرامی مدرسین مدرسۂ صولتیہ

محمد سعید	محمد نور	سید اعظم حسین	عبدالسبحان	عظمت علی	محمد رحمت اللہ مہاجر مکی

ان تمام تحاریر بالا سے ثابت ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون من جانب اللہ حاصل تھا اور بعض اعتراضات جو وہابی لوگ کرتے ہیں اُسکا جواب بھی دیدیا گیا اور مؤلف صاحب نے رسالہ علم غیب میں چند اعتراض کئے ہیں اُن کا جواب بھی دیدیا جائے گا مگر پہلے اشارہ کیا گیا تھا کہ مؤلف نے غیر متیقن بنجاتہ کے ترجمہ میں بہت ہی غت ربود کیا ہے اس لئے مناسب ہے کہ اُس کو بیان کردیا جائے۔ رسالہ علم غیب میں جو فتوی نقل کیا گیا ہے اُس میں صفحہ (۲۰) میں یہہ فقرہ ہے لانہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ لما صح من الاحادیث الخ اس کا ترجمہ مؤلف نے صفحہ (۲۴) میں اس طرح بیان کیا ہے "اس لئے کہ تردد رکھا گیا ہے کام میں اُن کے نہیں یقین کرنیوالے ہیں اُس کی نجات کا جیسا کہ صحیح ہوا ہے احادیث سے" (لانہ) میں ضمیر واحد ہے اور (فی امرہ) میں ضمیر واحد ہے متیقن صیغۂ واحد ہے اور (بنجاتہ) میں ضمیر واحد ہے

تو اب سوال یہہ ہے کہ ترجمہ میں (اُن کے) اور نہیں یقین کرنیوالے ہیں لفظ جمع کیوں اختیار کیا گیا۔ واحد کا ترجمہ واحد ہی سے چاہیئے یہہ جہالت ہے یا نہیں؟ اگر یہہ کہا جائے کہ چونکہ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لہذا عظمۃ لفظ جمع لائے تو میں کہتا ہوں کہ (اُن کے اور نہیں یقین کرنے والے ہیں) دو جائے تو تعظیم کیگئی اور پھر نجاتہ کا ترجمہ اُس کی نجات کا خلاف تعظیم واحد سے کیوں ہوا۔ اب بھی آپ کی ترکی تمام ہوئی یا نہیں اصل امر یہہ ہے کہ صحیح ترجمہ اُس کا یہہ ہے کہ۔ (اس لئے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر تیقن تھے ساتھ اپنی نجات کے) یعنے آنحضرتؐ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا مؤلف نے دیکھا کہ اگر یہہ صحیح ترجمہ لوگوں کو معلوم ہو جائے گا تو میرا اور دیگر وہابیوں کا بھید کھل جائے گا اور عوام الناس میں غلغلہ پڑجائے گا کہ دیکھو ان وہابیوں گمراہوں کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی بھی خبر نہ تھی اور جن کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ ہو اُن کو اور باتوں کی کیا خبر ہو سکتی ہے اور وہ کسی کے کیا کام آسکیں گے اس لئے مؤلف نے چالاکی اور بے ایمانی سے دو جگہ تو لفظ جمع کا لکھا اور ایک جگہ واحد اس طرح تردد رکھا گیا ہے کام میں اُن کے نہیں یقین کرتے ہیں اُس کے نجات کا تاکہ اصل مطلب نعت ربود ہو جائے اور عوام یہہ سمجھ جائیں کہ یہہ نہ یقین کرنے والے اور لوگ ہیں کہ اُس کی نجات کا یقین نہیں کرتے ہیں بھلے مانس کو ذری غیرت اور شرم نہیں کہ اس مکاری و عیاری سے

Marfat.com

کیا فائدہ ۔ کیا اہل علم اس بلدہ میں نہیں ہیں جو یہہ چالاکی وسفاکی ظاہر کر دیتے اور صاف عبارت کا مطلب بیان کر دیں گے کہ وہابیوں کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نجات کی خبر نہ تھی اور یہی محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب الشرک والتوحید میں نقل کیا ہے چنانچہ اوپر مذکور ہوا اور لما صح من الاحادیث صاف اس بات پر دال ہے کہ عدم علم نجات رسول احادیث سے ثابت ہو چکا ہے اور یہہ امر محقق ہے اب ہر شخص جان سکتا ہے کہ بس یہی مذہب مؤلف ہے کیونکہ بلا تکسیر ترجمہ کر دیا اور اُس پر اعتراض وانکار نہ کیا جس سے واضح ہے کہ یہہ بات اُن کے نزدیک مسلم الثبوت ہے ۔ اب مؤلف صاحب سے کہا جاتا ہے کہ مفتی صاحب نے تو الی آخر ما فی المرقات لکھکر ٹالدیا لیکن مہربانی فرما کر آپ مرقاۃ سے اور دیگر کتب سے ثابت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی اور یہہ امر محقق وطے شدہ علمائے اہل سنت وجماعت ہے اگر آپ کہیں کہ میں نے صرف نقل کیا ہے اور یہہ میرا اعتقاد نہیں تو جناب والا یہہ ہرگز مسموع نہ ہوگا ۔ آپ کو لازم تھا کہ اس پر اعتراض کرتے اور اپنا اعتقاد بیان کرتے کہ یہہ میرے اعتقاد کے خلاف ہے اور یہہ کہتے کہ وہابیوں کا مقولہ ہے میں اس کے مخالف ہوں اور جب کہ آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ ہی انصاف کیجئے کہ وہابیوں کا اعتقاد تو آپ نقل کریں اور بلا تنکیر اُس کو مان لیں پھر آپ سنی کیونکر ہو سکتے ہیں ۔ بار بار جو آپ لفظ علمائے اہل سنت لکھتے ہیں اُس سے بجز ابلہ فریبی کے کیا نتیجہ پھر میں

Marfat.com

مکرر سہ کرر کہتا ہوں کہ ذرہ بھی غیرت وشرم دامنگیر ہو تو یہی تبلا دیجئے کیا علمائے اہل سنت وجماعت کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی جو فتوی ہم نے نقل کیا ہے اگر اُس میں بغوی بخاری شریف کی روایت (هنيئًا لك يا رسول الله لقد بين الله لك ما ذا يفعل فماذا يفعل بنا) مطالعہ کریں گے اور آیت ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر اور دیگر آتیں واحادیث جو فتوے میں تحریر کئے گئے پڑھ لیں گے تو اُمید قوی ہے کہ اپنے اعتقاد ناپاک سے تائب ہوں گے مگر یہہ یاد رہے کہ جب تک آپ علی الاعلان مکہ مسجد یا کسی مشہور مقام میں توبہ نکریں گے تو عوام یہی سمجھیں گے کہ مؤلف رفیع الدین صاحب کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی کیونکہ آپ نے اسکو بلا انکار تسلیم کرلیا ناظرین ایک عجیب امر ملاحظہ فرمائیں کہ صفحہ (۶) میں مؤلف صاحب تحریر کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا علمت علم الاولين والآخرين یعنے تعلیم کیا گیا ہوں میں علم اولین وآخرین کا یہہ نہیں سمجھتے علم جو اولین وآخرین کا تمام وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا یہہ کہ علم خداوند تعالی جل جلالہ کا ابن مسعود سے مروی ہے من اراد العلم فعليه بالقران فان فيه خبر الاولين والاخرين الی قول اور کہا مزنی نے کہ قرآن تمامہ علم اولین وآخرین کا ہے مؤلف صاحب اقرار کرتے ہیں کہ علم اولین وآخرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوا مگر یہہ علم خداوند تعالی کا نہیں ماشاء اللہ چشم بددور یہہ علم اولین وآخرین خدا

Marfat.com

کا علم نہیں تو پھر کس کا علم ہے کیا لوح محفوظ میں اولین و آخرین کا حال مندرج نہیں اگر کہتے ہو کہ نہیں ہے تو یہہ محض جہالت ہے ہم نے جو فتوی نقل کیا ہے مطالعہ کیجئے اور اگر کہتے ہو کہ علم اولین و آخرین لوح محفوظ میں موجود ہے پھر اُس کے علم باری ہونے میں کیا شک رہا- آپ کا یہہ کہنا کہ مگر یہہ علم اولین و آخرین کا ہے خداوند تعالی کا علم نہیں جہالت اور ضلالت نہیں تو پھر کیا ہے اور طرہ یہہ کہ پہلے تو کہا کہ علم اولین و آخرین خدا کا علم نہیں اور پھر ابن مسعود کا قول نقل کیا کہ جسکو منظور ہو علم پس وہ قرآن لازمی پکڑے کیونکہ اُس میں خبر اولین و آخرین ہے اور مزنی کا یہہ مقولہ کہ جمیع القرآن علوم الاولین و آخرین ہے اس عبارت سے ثابت ہوگیا کہ علم اولین و آخرین قرآن پاک میں مندرج ہے اور قرآن مجید علم باری ہے لہذا علم اولین و آخرین کا علم الٰہی ہونا ثابت ہوگیا خلاصہ یہہ کہ پہلے تو انکار کیا پھر بفحوائے دروغ گورا حافظہ نباشد- اُسی کے خلاف نقل کیا اب کوئی مؤلف سے دریافت کرے کہ آپ کے کلام میں تناقض ہے پہلے آپ نے انکار کیا پھر اقرار کیا اب کونسی بات تسلیم کیجائے سچ یہہ ہے مؤلف صاحب کا کوئی قصور نہیں یہہ فتور وہابیوں کا ہے کہ ایک ایسے شخص کو (کہ جس کو یہہ بھی خبر نہیں کہ جب علم اولین و آخرین قرآن میں مندرج ہے پھر بھی کہتا ہے کہ علم اولین و آخرین خدا کا علم نہیں تحریری مباحثہ کیلئے آمادہ کیا اور یہہ خیال نہ کیا کہ لینے کے دینے پڑینگے اور ایسا ہوگا کہ اپنے ہاتھ کلہاڑی اپنے سر پر مارلی- افسوس صد افسوس

وہ بیچارہ کیا کرے گا جو کچھ آتا ہے بس اُسی کے مطابق ہاتھ پاؤں مارتا ہے
اور بسبب جہالت کفریات بکتا ہے اب اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا کہ
علم اولین و آخرین جو قرآن شریف میں موجود ہے اُس کو کہتا ہے کہ یہہ
علم خدا کا نہیں گویا اُس نے قرآن کا انکار کیا کیونکہ جو کچھ قرآن شریف
میں ہے وہ خدا کا علم ہے اور جب ما فی القرآن کو علم باری سے خارج
کیا تو لازم آگیا کہ قرآن علم باری نہیں وھو الکفر الصریح استغفر اللہ
من ذلک ضمیمہ کے صفحہ (۱۳) میں ہے بہرحال اُن کا مطلب بہ تمامہ
عطا ہوا تو ثابت نہیں ہوتا **اقول** - آپ کے خیال میں آگیا کہ تمامہ
علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوگیا کہ یہہ دعوی اہل سنت
سے ہرگز نہیں - کوئی اہل سنت سے یہہ نہیں کہتا کہ جملہ معلومات الہیہ پر
احاطہ علم رسول ہوگیا - آپ فتوی بخوبی غور سے پڑھیں صرف یہہ
ظاہر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان و ما یکون
جو بعض معلومات الہیہ سے مرحمت ہوا - دلایل فتوی میں بکثرت موجود
ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں کچھ اور تحریر کر دیتے ہیں -
روح البیان میں ہے وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ علمت ما کان وسیکون یعنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میرے حلق میں
ایک قطرہ ٹپکایا گیا پس جان لیا میں نے ما کان وسیکون کو اور
تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ وعلمک ما لم تکن تعلم کے ہے

Marfat.com

ای علمک عواقب الخلق وعلم ما کان وما سیکون اس سے صاف
ظاہر ہے کہ آپ کو علم ماکان وما یکون عنایت کیا گیا اگر کوئی اعتراض
کرے کہ علم ماکان وما یکون بعض معلومات الہیہ ہے یہہ کیونکر تسلیم کیا جائے
تو جواب اُس کا یہہ ہے کہ ماکان وما یکون صرف موجودات کو شامل ہے
اور معدومات ممکنہ وممتنعات ذاتیہ وما یترتب علیہا الآثار والاحکام کو شامل
نہیں اور معلومات الہیہ کا اطلاق سب پر آتا ہے چنانچہ پیشتر ہم نے بیان بھی
کیا اور فتوی بھی مندرج ہے پس ثابت ہے کہ علم ماکان وما یکون بعض
معلومات الہیہ سے تفسیر روح البیان کا حوالہ ابھی اوپر نقل کیا گیا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو علم ماکان وما یکون دیا گیا اور اسی
تفسیر روح البیان صفحہ ۲۷۵ میں ہے علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ
قطرۃ من سبعۃ ابحر وعلم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم بھذہ المنزلۃ وعلم نبینا من علم الحق سبحانہ بتلک المنزلۃ
یعنی علم اولیاء اللہ کا بمقابلہ علم انبیاء بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے سات
دریاؤں سے اور علم انبیاء کا بمقابلہ علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ ایک قطرہ
کے ہے سات دریاؤں سے اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم
حق سبحانہ تعالی شانہ سے یہی نسبت ہے صاحب روح البیان نے ایک جگہ
تحریر فرمایا ہے کہ علم ماکان وما یکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
مرحمت ہوا اور دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ علم رسول بمقابلہ علم الہی کم ہے تو
ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے واضح ہوا کہ علم ماکان وما یکون

Marfat.com

جو آنحضرت کو عنایت ہوا وہ بمقابلہ معلومات آلہیہ بعض ہے نہ تمام علم خدا
بیچارے مولف کو ان باتوں سے کیا علاقہ اُسکو تو چاہیے کہ وہ ہمیشہ یہی
ضد لگاتا رہے کہ آنحضرت کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی - افسوس صد افسوس
قولہ صفحہ ۱۵- اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
پر بہتان اُٹھنے سے عرصہ دراز تک رنجیدہ رہے الی قول اگر علم غیب ہوتا تو
کیوں رنجیدہ ہوتے - **اقول** حدیث افک میں یہہ الفاظ موجود ہیں فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل بلغنی اذاہ
فی اھلی فواللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا وقد ذکروا رجلا ما علمت
علیہ الا خیرا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مجھے معذرت
کریگا ایسے شخص سے جس نے ہماری اہل کو ایذا پہنچائی - پس قسم اللہ تعالی
کی نہیں جانتا ہوں میں اپنے اہل پر مگر خیر اور جس مرد کی نسبت اُنھوں نے
ذکر کیا نہیں جانتا ہوں میں مگر خیر - اس سے ہویدا ہے کہ آپ کو حضرت
صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت شک وشبہ نہ تھا اُن کی پاکدامنی وعصمت
پر کلی یقین تھا اسیواسطے آپ قسم کھاکر فرماتے ہیں کہ میں اپنی اہل کے بجز خیر
کچھ اور خیال نہیں کرتا مجھ کو ان کی عصمت کا یقین ہے ہاں البتہ منافقوں کی
افواہ اور جھوٹی خبر دینے سے آپ کو ایذا پہنچی اور اسیوجہ سے آپ رنجیدہ تھے
پس رنج کی یہہ وجہ ہے نہ یہ کہ آپ کو شک تھا اور علم براءت حاصل نہ تھا
للہ وہابیوں کو ایسا خیال ناپاک مبارک رہے - ہم تو یقین رکھتے ہیں
کہ جب آنحضرت صلعم نے قسم کھاکر بیان فرمایا تو صاف صاف نمایاں ہو گیا

Marfat.com

کہ آپ کو علم برأت تھا رہا تفتیش فرمانا اور تحقیقات کرنی اُس میں محض تشریع منظور تھی۔ آپ برأت وحی سے چاہتے تھے تاکہ منافقوں کی زبان طعن بند ہو اگر آپ بطور خود برأت فرما لیتے تو منافقین و مخالفین کہتے کہ دیکھو غیروں کے معاملات میں کس طرح تحقیقات کیجاتی ہے اور خود اپنے معاملہ میں تحقیقات نہیں کرتے۔ پس بدون وحی مقتضائے مصلحت وقت نہ تھا کہ آپ بذاتہ اپنی طرف سے برأت فرماتے۔ مختصر حاشیہ علامہ جلال الدین سیوطی علی البخاری مطبوعہ مصر صفحہ (۲۹۲) میں ہے سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیء وانما خفی علی من رأوا صورۃ لا تخلوا غالبا عما قالوہ فانظر ما علمہ من الوحی وآدم بین الماء والطین فتکون تلون الشاک بالامر تعلیما لورثتہ الدین بعدہ الی یوم القیامۃ کیف یتحلون بالاسرار کتما حتی جاء علمہ برفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق کما قیل اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آنسرور موجودات صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شئی مخفی نہیں ہے۔ انہیں لوگوں پر پوشیدہ رہا جنھوں نے یہہ جانا کہ ایسی صورت (یعنے تہمت جیسی عائشہ صدیقہ پر لگائی تھی) غالباً اُس امر سے خالی نہیں ہوتی ہے کہ جس امر کی تہمت لگاتے ہیں۔ یعنے ایسے بدگمان لوگوں پر پوشیدہ گی رہی نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکی ذات ایسی بدگمانیوں سے بلند و بالا اور پاک ہے

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ایسی حالت میں ہو چکا تھا کہ حضرت آدم کے پتلے کا خمیر پانی ومٹی کے درمیان تھا پس یہہ تلون (تفتیش و سوال ومشورہ) ومعاملہ شاک بالامر کا سا اسواسطے حضرت نے کیا کہ تعلیم کریں اپنی اُمت وارثین علم نبوی کو جو بعد آپ کے قیامت تک ہونیوالے ہیں کہ وہ بھی اسرار کو اسیطرح پوشیدہ کریں۔۔ یہ معاملہ شاک بالامر کا سا آپنے اُس وقت تک کیا کہ جب تک علم براءت اُن لوگوں کو نہ آگیا جن پر یہہ معاملہ پوشیدہ تھا خلاصہ یہہ کہ آپ کو برأت کا علم تھا مگر مصلحت تعلیم اُمت کے باعث معاملہ مذکورہ ایک حد تک کیا گیا۔ پس حدیث افک کو دلیل عدم علم غیب قرار دینا سراسر عداوت وموجب طعن علی الرسول ہے۔

قولہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدعی ومدعی علیہ کی روئداد پر فیصلہ کردیتا ہوں جو شخص جھوٹا ہے اور اُس کی چالاکی کے سبب اگر ناحق اُس کی طرف فیصلہ ہو گیا تو گویا آگ کا ٹکڑا اُس کو ملا اگر علم غیب ہوتا اپنے فیصلہ فرمائی ہوئی چیز کو آگ کا ٹکڑا کیوں فرماتے **اقول** ماشاء اللہ خوب مطلب سمجھکر نتیجہ نکالے جو کچھ غبار عداوت تھا ظاہر کردیا جناب عالی ملاحظہ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ظاہر معاملہ دیکھتا ہوں ثبوت دعوی کا ہے یا نہیں روئداد ظاہری (ثبوت ظاہری یعنی موافق شرع شریف کے بینہ عادل پائے جائیں۔ اگر گواہ نہوں تو مدعی علیہ سے قسم لیجائے بہرحال جو جو احکام شرع ہیں) پر حکم کتاب اللہ فیصلہ کرتا ہوں۔ اب جو زیادتی کریگا یعنے جھوٹے گواہ بنا کر یا طمع سازی کے

Marfat.com

معاملہ جیت لیگا وہ آپ قیامت کے روز سزا پاسٔے گا - خلاصہ یہہ کہ میں تو روئداد کے موافق فیصلہ کرونگا کیونکہ مجھکو بھی حکم خداوند تعالی کا ہے اب اگر دروغ گوئی و ملمع سازی جو کریگا وہ آپ سزا پائے گا ہمیں کچھ غرض نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک واقعہ میں یہہ فرمایا کہ دیکھو یہہ بچہ جو پیدا ہوگا وہ کس کی شکل پر ہوتا ہے پس وہ زانی کی شکل پر پیدا ہوا تو آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے فیصلہ موافق روئداد ظاہری کے کیا جس کے باعث یہہ شخص بچگیا ورنہ برابر حد شرعی اس پر قایم کرتا وہاں تو حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ واقف تھے لیکن اپنے مافی الضمیر کے موافق آپ نے فیصلہ نہ کیا کیونکہ حکم الٰہی اس طرح نہیں ہے - پس باعتبار روئداد ظاہری آپ حکم خدا بجالائے کوئی ذیعقل بھی تسلیم کریگا کہ موافق روئداد ظاہری فیصلہ کرنا مستلزم عدم علم غیب کو ہے ہرگز نہیں - ہاں دشمن رسول سے عجب نہیں ہم یہاں ایک تقریر کرتے ہیں جس سے مؤلف کی کئی باتوں کا جواب ہو جائیگا -

واضح ہو کہ فتوی مولانا احمد حسن صاحب کانپوری میں بحوالہ کتاب ابریز مطبوعہ مصر منقول ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک بہ نسبت جملہ ارواح کے اقوی ہے کہ اس سے عالم میں کوئی شئے محجوب نہیں ہوئی پس وہ روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطلع ہے عرش و علو عرش پر اور تحت العرش دنیا و آخرت و دنار جنت جملہ اشیا پر کیونکہ یہ تمام عالم تو آپ ہی کے باعث پیدا ہوا ہے پھر اسکے چند سطور کے بعد فرماتے ہیں کہ یہہ انکشاف عوالم اسوقت سے جبکہ

روح مبارک اُس طرف متوجہ ہوا ور درصورت عدم توجہ اُس سے غفلت
ہو جاتی ہے اور سہو ونسیان واقع ہو جاتا ہے اس لئے صحیح بخاری میں
آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بشر ہوں بھولتا ہوں
جس طرح تم بھولتے ہو پس جب بھولوں تو مجھکو یاد دلاؤ۔ پس اس سے
واضح ہو گیا کہ اگر کسی وقت کوئی معاملہ آپ پر پوشیدہ رہا جیسا وہ کتے
کا بچہ مکان میں تھا اُس کے باعث وحی نہ آئی۔ یا جو حضرت عثمان غنی کے
متعلق غلط خبر شہادت کی اُڑائی گئی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکرر بیعت لینا
جیساکہ صلح حدیبیہ میں یہ واقعہ ہوا۔ یا وہ واقعہ کہ نعلین مبارک میں
نجاست لگی تھی آپ نے عین نماز میں باعلام جبرئیلؑ پاؤں سے علیحدہ
کیا اس کے مثل اور جو کوئی واقعہ ہو اُس کے یہی معنی ہیں کہ اُس وقت
روح مبارک کو اُس طرف توجہ نہ تھی بلکہ اور سمت توجہ تھی مثلاً مشاہدہ
ذات و مستغرق فی الصفات ہوں جس کے باعث اُس طرف سے
ذہول ہو گیا۔ یہ تو عین وصف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے ان
واقعات کو دلیل عدم علم غیب قرار دینا سراسر جہالت و بلادت و موجب
عداوت ہے مثنوی شریف میں مولانا روم ایک واقعہ تحریر فرماتے
ہیں اور اُس کے تحت میں حضرت مولانا عبدالعلی بحر العلوم لکھنوی کیا
لکھتے ہیں ناظرین ملاحظہ کریں۔ **شعر**

اندریں بودند کاواز صلا — مصطفٰی بشنید از سوئے علا
خواست آبے وضو را تازہ کرد — دست و رو را شست او زاں آب سرد

Marfat.com

دست سوئے موزہ برد آن خوش خطاب | موزہ را بربود از دستش عقاب
در فتاد از موزہ یک مار سیاہ | زان عنایت شد عقابش نیک خواہ
پس سولش شکر کرد و گفت ما | این جفا دیدیم خود بد آن وفا
گرچہ ہر غیبی خدا ما را نمود | دل دران لحظہ بخود مشغول بود
مار در موزہ ببینم در ہوا | نیست از من عکست اے مصطفی

بحر العلوم فرماتے ہیں پس معنی بیت اینچنین ست کہ دل بخود مشغول بود کہ نفس دل را مشاہدہ میکرد ذات باحدیت با جمیع اسماء در دلست پس بسبب استغراق درین مشاہدات توجہ بسوئے اکوان نہ بود پس بعض اکوان مشغول عنہ ماندند و این وجہ وجیہہ است الخ مقصود آنست کہ باوصف نزول بشریت دل در تماشائے نفس خود بود والتفات بسوئے اکوان کہ غائب از حس بودند نبود یا این تماشہ والتفات بآں چوں بردن عقاب دیدہ مزاج بر عقاب برہم شد و این منافی آن تماشا نیست و غیبت مراد از استغراق محویت یا فنا تا در ہم بودن صورت نہ بندد۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم نے فرمایا کہ بسبب استغراق اکوان کی سمت توجہ نہ تھی اس لئے بعض اکوان مشغول رہے موزہ میں سانپ تھا آنحضرت کو معلوم نہ ہوا عقاب اوپر اڑا لیگیا اُس میں سے سانپ گرا تو آپ نے فرمایا کہ اگرچہ ہر غیب خداوند تعالی نے مجھکو عنایت کیا لیکن دل اُس وقت اور سمت مشغول تھا مرہ کے باعث یہہ محجوب رہا۔ پس معلوم ہوا کہ گاہے یہ حالت ہے کہ عرش سے فرش تک کل اشیا پیش نظر چنانچہ عبارت ابریز و

دلائل مذکورہ فی الفتاوی سے واضح ہے اور گاہے بوجہ کمال استغراق
اشیاء محجوب چنانچہ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گہے بر طارم اعلی نشینم گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

ع گرچہ ہر غیبے خدا ما را نمود

کو دیکھکر مؤلف صاحب بہت پریشان ہوں گے کہ یہ تو غضب ہو گیا
کہ جملہ غیوب پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گئی۔ لطف
انگیز تو یہہ معاملہ ہے کہ علم غیب تو اللہ تعالی عنایت فرماوے اپنے حبیب
پاک کو اور وہابیوں کا دل جلے بیشک بغض وعناد اور تعصب کے
یہی معنی ہیں۔ قولہ صحیح بخاری شریف اور مسلم شریف میں سہل
بن سعد سے مروی ہے کہ قیامت کے روز فرشتے بعض لوگوں کو
دوزخ کی طرف لیجائیں گے اُن کو سردار دو عالم فرمائیں گے کہ میرے
لوگ میرے لوگ الی قولہ اگر علم غیب ہوتا تو اول میرے لوگ
میرے لوگ فرما کر بعد عرض دوری کیوں فرماتے اور صفحہ (۱۷) میں مولف
نے یہہ آیت نقل کی ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم
قالوا لا علم لنا انک انت العلام الغیوب جس دن جمع کرے گا
اللہ تعالی پیغمبروں کو پس فرمائے گا کیا جواب دیئے گئے تم فرمائیں گے
نہیں علم ہے ہمکو تحقیق تو علام الغیوب ہے اقول جمل الجزو الاول
صفحہ ۶۴۹ میں ہے فاجابوا عنہ بوجوہ الاول انہ لیس لنفی العلم
بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر

Marfat.com

کہ الیہ الثانی انہ لنفی العلم فی اول الامر لذہولہم من
الخوف ثم یجیبون فی ثانی الحال وبعد رجوع العقل وھو فی
حال شہادتہم علی الامم فلا یکون قولہم لا علم لنا منافیا
لما اثبت اللہ تعالیٰ لہم من الشہادۃ علی الامم۔ جلالین میں تحت
آیت انک انت علام الغیوب کے ہے ذہب عنہم علمہ لشدۃ
ہول یوم القیامہ وفزعہم ثم لیشہدون کما یسکتون اور جمل
میں تحت ذہب عنہم علمہ کے ہے فلا یرد کیف قالوا ذٰلک
مع انہم عالمون ماذا اجیبوا بہ فیلزم الاخبار بخلاف الواقع ؎
خلاصہ یہہ کہ انبیاء کہدینگے کہ ہمیں علم نہیں تو علام الغیوب ہے حالانکہ
انبیاء عظام کو علم ہے اس امر کا کہ کیا جواب دیں گے اور شہادت اُن کی اپنی
اپنی اُمت پر ہوگی۔ پس بظاہر منافاۃ معلوم ہوتی ہے کہ درصورت
علم لاعلم لنا کیونکر کہیں گے تو جلالین وجمل کی عبارتوں سے منافاۃ رفع ہوگئی
کہ مقصود لاعلم لنا سے یہ نہیں ہے کہ ہمیں علم نہیں بلکہ اظہار لتشکی والتجا
الی اللہ وتفویض الامور الی اللہ مقصود ہے یعنے کل امور یا اللہ
تیری طرف سونپ دئے ہیں اور التجا وتشکی سب تیری طرف ہے اسسے
نفی علم مقصود نہیں پس منافاۃ نہ ہوئی اور دوسری توجیہ یہہ ہے اگرچہ
انبیاء کو علم جواب ہوگا مگر بسبب شدت ہول قیامت ذہول اُمت ذہول
علم ہوجائے گا پھر رفع ہول کے بعد علم آجانے گا تو وہ برابر جواب و
شہادت دینگے پس منافاۃ اُٹھ گئی۔ یہہ خلاصہ ہے اُس کا جو جمل

Marfat.com

وجلالین میں لکھا ہے۔ پس اسی پر خیال کر لینا چاہئے کہ آپ پہچان کر فرمائیں گے کہ میرے لوگ میرے لوگ اور بسبب فکر اُمت علم اُن کے امر محدث کا جاتا رہیگا من بعد فرشتے اطلاع دیں گے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد یہ امر محدث کیا پس آپ کو خیال آجائے گا کہ واقعی ان لوگوں نے فلاں فلاں امر محدث کیا ہے تو فرمائیں گے سحقاً سحقاً یعنے دور ہو دور ہو اور یہ اس لئے کہ اعمال اُمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کس نے امر حسن کیا اور کس نے امر محدث کیا چنانچہ باقوال فقہا و حدیث شریف عرض اعمال اُمت ثابت و متحقق ہے کما مر اور ذہول علم بسبب فکر اُمت متصور لہذا صورت تطبیق اُسی طرح کیجائے گی جس طرح صاحب جلالین و جمل نے تحریر کی پس آیت مذکورہ اور حدیث شریف عدم علم غیب کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ دیکھئے شب قدر ایک مرتبہ آپ کو معلوم کرائی گئی پھر آپ بھول گئے یا نماز میں گاہے سہو ہوگیا تو یہ سہو و نسیان سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو علم نہ تھا بیشک علم ہے مگر کسی عارضہ کے باعث خیال نہ رہا اب کیا خیال نہ رہنے کے باعث کوئی دانشمند کہسکتا ہے کہ آپ کو علم ہی نہ تھا ہرگز نہیں ہاں وہابیوں سے بعید نہیں جسطرح اُن کا دل چاہے وہ گستاخی و بے ادبی کیا کریں واللہ یشھد انھم لکاذبون ہمیں اُنسے کچھ سروکار نہیں وہ خود اپنے کئے کی سزا پائیں گے **قولہ** نظرت الی بلاد اللہ جمعا کخردلۃ علی حکم اتصال مولوی صاحب کی تاویل کو ملاحظہ فرماؤ کہ اصل مطلب شعر کا صاف ہے کہ مقابل دولت وصل الٰہی

Marfat.com

تمام دنیا کوئی چیز نہیں برابر درست ہے مگر مولوی صاحب نے اپنے عطا کے لفظ کے لحاظ سے یہہ حاصل مطلب نکالا جو مضحکہ طفلاں ہے شاید مولوی صاحب اپنے ذہن میں تصور فرمایا کہ میں اپنے لفظ عطا الخ **اقول** مولوی یسین صاحب نے شعر کا مطلب جو تحریر کیا بہت درست ہے معنی حقیقی اُس کے یہی ہیں کہ تمام بلاد اللہ کو میں نے بحیثیت اجتماع نظر کیا یعنے دیکھا تو دولت وصل الٰہی کے مقابلہ میں دانہ رائی کے مثل پایا صاف تبادر یہی معنی ہیں کہ بلاد اللہ کو تمام دیکھ بھال لیا اور صریح یہی مفہوم ہے لیکن آپ تعصب و جہالت و عداوت سے اس صریح مفہوم کو تاویل کہتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ مضحکہ طفلاں فرماتے ہیں سبحان اللہ۔ حضرت من الفاظ سے جو مفہوم تبادر ہوتا ہے اُس کو تاویل کہنا مضحکہ طفلاں و بازیچہ کودکاں ہے ذرا کتب اُصول سے تعریف کرکے یہاں تاویل تو ثابت کیجئے اُسوقت آپ کے علم کا اندازہ ہوسکتا ہے اور مؤلف کا یہ فقرہ (شاید مولوی صاحب اپنے ذہن میں تصور فرمایا) نہایت ہی طرب انگیز ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی انگریز یا کرستان اُردو بول رہا ہے۔ آپ نے تو خوب ہی اُردو کی مٹی پلید کی (تصور فرمایا) متعدی ہے اسلئے لفظ (نے) علامت فاعل تحریر کرنا ضروری ہے۔ خدارا الکھنؤ کا نام بدنام نہ کیجئے صحیح ایسا لکھئے (شاید مولوی صاحب نے اپنے ذہن میں تصور فرمایا) چونکہ آپکو اولیاء اللہ سے سخت عداوت ہے اسلئے یہ شعر دیکھکر آپ پریشان ہوے کہ جب جناب غوث پاک نے تمام عالم کا معائنہ کرلیا تو اب رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کیا پوچھنا ہے۔ پس فضول تقریر سے ٹالا یہ سمجھے
کہ حیدر آباد میں اہل علم موجود ہیں آپ کی عدم لیاقت پر صاد کردینگے
اپنے گوش سے پنبہ غفلت نکالکر ملاحظہ کیجئے کتاب ابریز مطبوعہ مصر میں
لکھا ہے ولقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد
المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ والوحوش والحشرات والسموات
ونجومھا والارضین ومافیھا وکرۃ العالم باسرھا تستملہ و
یسمع اصواتھا وکلامھا فی لحظۃ واحدۃ الخ تحقیق دیکھا میں نے
ایک ولی کو کہ پہنچگیا بڑے مقام پر کہ وہاں سے کل مخلوقات ناطقہ
وصامتہ ووحوش وحشرات اور آسمانوں اور تاروں اور تمام زمینوں
ومافیہا کو دیکھتا ہے اور کرۂ عالم کا معائنہ کرتا ہے اور سب کی آواز
وکلام ایک لحظہ میں سنتا ہے ملاحظہ ہو کہ ولی مذکور میں یہ قوت تھی
کہ جمیع کرۂ عالم پیش نظر تھا پس اگر حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی
جو نہایت اعلی مقام پر پہنچے ہوئے ہیں اُن کیلئے مشاہدۂ عالم ثابت
ہو تو کیا عجب ہے اللہ تعالی اپنے خاص بندوں کو نعمت غیر مترقبہ
سے باریاب کرتا ہے مرقاۃ جلد (۲) صفحہ میں ملا علی قاری ناقلا
عن القاضی فرماتے ہیں وذلک ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ
اذا تجردت عن العلایق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء
الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری الکل کالمشاھد بنفسھا
و باخبار الملک لھا وفیہ سر یطلع من تیسر لہ ملا علی قاری نے

Marfat.com

یہ عبارت تحت حدیث صلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم کے تحریر کی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جہاں سے درود شریف مجھ پر بھیجو گے مجھ کو پہنچ گا یہہ اسواسطے کہ نفوس زکیہ قدسیہ جبکہ مجرد اور خالی ہوجاتی ہیں علایق بدنیہ سے تو عروج کرکے ملاء اعلی فرشتوں سے ملجاتی ہیں اُن کیلئے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا کل کا مشاہدہ کرتے ہیں جسطرح اپنی ذات کا مشاہدہ ہوتا ہے یاساتھ اخبار ملک کے جانتے ہیں اور اس میں ایک بھید ہے جس کو میسر اور آسان ہو وہی واقف ہے۔ یہی ملا علی قاری مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ ۲۰۵ میں تحریر کرتے ہیں قال ابو یزید قدس سرہ لو وقع العالم الف الف مرۃ فی زوایۃ من زوایا قلب العارف ما احسن بہ حضرت مولانا جامی قدس سرہٗ نفحات الانس فی حضرات القدس کے صفحہ (۳۴۹) میں فرماتے ہیں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہٗ می فرمودند کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان می گفتہ اند کہ زمین در نظر ایں طایفہ چوں سفرہ ایست و مامیگوئیم کہ چوں روئے ناخن است ہیچ از نظر ایشاں غایب نیست ؛ یعنے حضرت بہاؤالدین نقشبند فرماتے ہیں کہ حضرت عزیزان رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی نظر میں زمیں مثل ایک سفرہ کے ہے اور میں کہتا ہوں کہ مثل روئے ناخن کے ہے کوئی چیز اُن کی نظر سے غائب نہیں۔ شرح یمن العلم جلد ا صفحہ ۱۲ میں ہے۔ فی روایۃ الطبرانی وابو نعیم عن الحارث بن مالک الانصاری قال مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف اصبحت یا حارث

قلت اصبحت مومنا حقا فقال انظر ما تقول فان لکل شیئ حقیقۃ فما حقیقۃ ایمانك قلت قد عرفت نفسی عن الدنیا واسھرت لذالك لیلی واظمائت نہاری وکانی انظر الی عرش ربی بارزا وکانی انظر الی اھل الجنۃ یتزاورون فیہا وکانی انظر الی اھل النار یتضاغون وفی روایۃ یتعادون فقال یا حارث عرفت فالزم وفی روایۃ ابن عساکر قال لہ علیہ السلام وانت امرء نور اللہ قلبہ فالزم۔ اور حارث بن مالك الانصاری کہتے ہیں کہ گذرا میں ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا اے حارث کیونکر صبح کی تو نے میں نے کہا صبح کی میں نے اس حال میں کہ سچا ایماندار ہوں پس فرمایا آپ نے کہ دیکھ کیا کہتا ہے تحقیق ہر شئی کیلئے حقیقت ہے پس کیا حقیقت ہے تیرے ایمان کی میں نے کہا تحقیق پہچان لیا میں نے اپنے نفس کو دنیا سے اور رات میں آنکھ کو بیدار رکھا اور پیاسا رہا میں دن میں اور گویا کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے پروردگار کے عرش کو ظاہر یعنے کھلم کھلا اور تحقیق میں دیکھتا ہوں اہل جنت کی طرف کہ وہ زیارت کررہے ہیں اور دیکھ رہا ہوں طرف اہل جہنم کے کہ وہ شور کررہے ہیں اور چلا رہے ہیں فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تو ایک مرد ہے کہ منور کردیا اللہ تعالی نے تیرے قلب کو پس لازم کر اس قسم کی اگر دس پانچ روائتیں اور تحریر کردی جائیں تو معلوم نہیں مؤلف صاحب کا کیا حال ہوگا۔ چشم حق بیں چاہئے بغض و عناد کا کوئی علاج نہیں اور یہ جو مؤلف نے صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں تحریر کیا ہے کہ الحاصل بعد نماز مفروضہ

Marfat.com

کے انحراف قبلہ سے اور تعین سمت مزار کسی اور ولی سے کرنا اور کسی قدر قدم ساتھ ہیئت نماز گزارنے والے تعظیم کرنے والے کے اُس طرف جانا اور تذلل وخشوع تمام کرنا ہرگز درست نہیں بلکہ بعض علماء نے اس کو کفر وشرک بتایا ہے جواب اس کا یہ ہے کہ بہجۃ الاسرار نہایت معتبر کتاب ہے اُس میں جواز ضرب الاقدام الی العراق مذکور ہے اور شیخ عبدالحق محدث دھلوی حنفی قادری اخبار الاخیار کے صفحہ ۲۳ میں جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حالات شریفیہ میں تحریر فرماتے ہیں فرمود رضی اللہ عنہ ہر کہ استعانت کند بمن در کربے کشف کردہ شود آں کربت ازوو ہر کہ منادی کند بنام من در شدتے کشادہ شود آں شدت ازوو ہر کہ توسل کند بمن بسوئے خدا در حاجتے قضا کردہ شود آں حاجت مراد راو فرمود کسیکہ دو رکعت نماز بگزارد بخواند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار بعد ازاں درود بفرستد بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد از سلام وبخواند آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم را بعد ازاں یازدہ گام بجانب عراق برود ونام مرا گیرد وحاجت خود را ازدرگاہ خداوندی بخواند حق تعالیٰ آں حاجت او قضا گرداند۔ شیخ محدث دھلوی کی عبارت سے واضح ہے کہ ضرب الاقدام الی العراق جائز اور باعث قضائے حاجت ہے اور جامع علوم ظاہری وباطنی حضرت مولانا محمد باقر آگاہ صاحب نے تو منکر دوگانہ قادریہ کا رد بخوبی کیا ہے اور ایک رسالہ اُس میں تحریر کیا ہے اُس کی عبارت بقدر ضرورت تحریر کی جاتی ہے اُس رسالہ کا نام رد منکر دوگانہ قادریہ ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

عظما، علما، اعلام و کبرا، اولیا، عظام کہ ارکان اسلام و اقطاب شرع عالی مقام اند اتفاق کردہ اند بریں کہ حضرت سید الاصفیا و امام العلماء جناب قطب الاقطاب سید ابو محمد محی الدین عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ در اقامت شعائر شریعت و التزام احکام کتاب و سنت چندان مبالغہ داشتند و ہر صاحب حال کہ اندک فتور در تتبع شریعت باہر النور دریافت می فرمودند تا دیبش ہمت می گماشتند کہ مزید برآں متصور نبود فرمودہ اند۔ ترجمہ آں ارشاد اینکہ اگر کسے دو رکعت بگزارد و در ہر رکعت بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار بخواند و بعد سلام درود خواند و یازدہ قدم جانب بغداد برود و بنام من توسل کردہ عرض حاجت نماید البتہ حاجت او برآید ذکرہ الامام الحافظ العلامۃ العارف الشیخ نور الدین الشطنوفی فی بہجۃ الاسرار و الشیخ الامام الفقیہ المحدث العارف الجامع الشیخ عبداللہ الیافعی فی خلاصۃ المفاخر و الشیخ الامام الحافظ العلامۃ الشیخ مجد الدین الشیرازی فی روض الناظر و الشیخ الامام المقدم شیخ الاسلام الشیخ محمد بن سعید الزنجانی فی نزھۃ الخواطر و الشیخ الامام العلامۃ الشیخ شہاب الدین

Marfat.com

القسطلانی فی روض الزاہر والشیخ الامام العارف الربانی والعلامۃ الحقانی الشیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر فی انوار الناظر والشیخ العارف بحر المعارف السید عبدالقادر العیدروس فی الدر الفاخر وغیرہ من المشائخ والعلماء قدس اللہ اسرارہم الحاصل ایں دوگانہ نماز وشی یازدہ قدم بجانب عراق مشہور مشایخ وعلمائے آفاق است تاحال کسی بریں عمل مبارک حرف نہ نہادہ دریں ذرہا کاغذ براختلاے از جاہل مجہول رسیدہ کہ عبارتش بغایت رکیک واتبر ومعنیش ازاں پوچ تر بلکہ بکفر قریب تر است کہ منع دوگانہ قادریہ ومنع یازدہ گام بجانب عراق میکند بنابراں رد آں واجب باشد تا جاہل دیگر اقدام کذائی نکند۔ الی آخرہ۔ خلاصہ یہہ کہ بڑے بڑے علماء اونہایت ذی عظمت اولیاء کبار جو ارکان دین مبین واقطاب شرع متین ہیں اس امر پر اتفاق کئے ہیں کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ اقامت شریعت والتزام احکام سنت میں اسقدر مبالغہ رکھتے تھے کہ جہاں کسی صاحب حال کو من وجہ خلاف شرع کرتے دیکھا فوراً اُس کی تادیب کی اور ایسی کرامت باندھتے تھے کہ اُس سے زیادہ متصور نہیں خود حضرت غوث پاک کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور بعد سلام درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑہتے پھر گیارہ قدم بسمت بغداد چلے اور میرے نام کو وسیلہ کرکے خدائے تعالی سے عرض حاجت کرے البتہ اُس کی حاجت برآوے گی چنانچہ عارف نورالدین نے بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے اور شیخ عارف فقیہ محدث عبداللہ

Marfat.com

الیافعی نے خلاصۃ المفاخر میں اور شیخ امام حافظ علامہ مجدالدین شیرازی نے کتاب روض الناظر میں اور شیخ الاسلام محمد بن سعید زنجانی نے کتاب نزہۃ الخواطر میں اور شیخ امام علامہ شہاب الدین قسطلانی فی الروض الزاہر میں اور شیخ امام عارف ربانی شیخ ابو بکر عبداللہ بن نصر نے کتاب انوار الناظر میں اور شیخ بحر المعارف عبدالقادر عیدروس نے کتاب در الفاخر میں تحریر فرمایا ہے، اور علاوہ ان حضرات کے بہت مشائخ وعلمائے کبار نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کو تحریر کیا ہے پس یہہ دوگانہ قادریہ وضرب الاقدام الی العراق مشہور مشائخ وعلمائے آفاق سے ہے آج تک کسی نے اس عمل مبارک کا انکار نہ کیا مگر اس زمانہ میں بعض جاہل ومجہول الحال کیجانب سے کاغذ پر اختلال پہنچا کہ اُسکی عبارت نہایت رکیک اور اُس کے معنی تو اس سے بدتر بلکہ قریب بکفر ہیں کہ دوگانہ قادریہ ویازدہ قدم بجانب عراق کو منع کرتا ہے بنابریں اُس کا رد واجب ہے تاکہ کوئی دوسرا جاہل اُس کا اقدام نہ کرے اور قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر مؤلفہ قاضی القضاۃ بحیرالدین عبدالرحمن العلیمی صفحہ ۳۵ میں ہے خلاصہ اُس کا نقل کیاجاتا ہے کہ شیخ علی الخباز فرماتے ہیں کہ میں نے سنا شیخ ابو القاسم عمر سے اور اُنھوں نے سنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص بوقت حاجت دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور بعد سلام درود شریف پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور گیارہ قدم بسمت عراق چلے اور میرا نام لیکر

Marfat.com

وسیلہ گردانے تو خداوند تعالیٰ اُس کی حاجت پوری کرے گا۔ صاحب کتاب کہتے ہیں اس عمل کا کئی بار تجربہ ہوا ہے اور کتاب انہار المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر جیلانی مؤلفہ مولانا محمد غوث صاحب کے صفحہ (۲۳۰) میں ہے در مناقب غوثیہ نوشتہ است کہ ایں نماز را صلوٰۃ الاسرار میگویند و از ملفوظ غیاثی نقل کردہ است کہ مسمی است بہ صلوٰۃ الحاجت وگام یازدہم بجانب عراق زدہ ایں بخواند یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ از دعوات عظیمہ و اسرار فخمہ و در قضائے حوائج از مجربات و معمولات شیوخ سلسلہ قادریہ است اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی اپنے رسالہ انتباہ فی سلاسل الاولیاء میں فرماتے ہیں بدانکہ دوگانہ قادریہ از معمولات شیوخ قادریہ است و در قضائے حوائج تریاق مجرب است اور شیخ عبدالحق محدث دھلوی نے زاد المتقین میں لکھا ہے۔ وقتی سخن در دوگانہ قادریہ کہ مسمی بہ صلوٰۃ الاسرار و متعارف ایں سلسلہ عالی مقدار است افتاد فرمودند کہ شیخ عبدالوہاب خود ایں دوگانہ عالیہ رانمی گزارند و شیخ محمد بکری نیز انتساب بایں سلسلہ عالیہ داشتند و بدان قائل نمودند فقیر عرض کرد کہ ذکر ایں دوگانہ عالیہ در بہجۃ الاسرار کردہ است پس بہجۃ الاسرار طلبیدند فقیر نقل از انجا برآورد۔ فرمود مگر نقل بایشاں نرسیدہ باشد۔ اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی کے نزدیک بہجۃ الاسرار مسلم الثبوت ہے اور اُس میں جو دوگانہ عالیہ کا ذکر ہے وہ بھی جائز ہے پس قول الحاق مولف صاحب کا باطل ہوا اور بکثرت کتابیں در بارہٗ جواز ضرب الاقدام الی العراق موجود ہیں اگر کل کی عبارتیں

Marfat.com

پیش کیجائیں تو باعث طوالت ہے لہذا کتب مرقومہ بالا پر اکتفا کیا گیا اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا تسلیم کرنا استدلال عظیم ہے بناءً علیہ بعض حضرات قادریہ اس پر عمل کرتے ہیں اس میں کسی نوع کا شرک وکفر نہیں اور یہہ دعوی کہ بہجۃ الاسرار میں بعض فسقا نے الحاق کر دیا ہے محض بے دلیل ہے اور قول بعض فسقا ہے ہرگز قابل سماعت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ حدیث من عمل عملاً لیس علیہ امرنا فهو رد کے یہہ معنی ہیں کہ جو اعمال قبیحہ ایجاد کئے جائیں وہ منع ہیں اور جو اعمال حسنہ ہوں وہ ہرگز مصداق حدیث وخلاف شرع نہیں اگر آپ کو یہہ بات پسند نہ آئے تو از راہ عنایت قول الجمیل مؤلفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا مطالعہ کیجئے اور جسقدر اعمال واشغال انھوں نے نقل فرمایا ہے سب کو احادیث صحیحہ سے ثابت کیجئے درصورت عدم ثبوت از احادیث کیا آپ شاہ صاحب کو مصداق حدیث ٹھہراتے ہیں نعوذ باللہ من ذلك یاد رکھئے جو توجیہ آپ ان اشغال واوراد مخصوصہ کے بیان کریں گے وہی عمل مذکور کے ثبوت میں کافی ہے۔ آپ نے انحراف قبلہ جو تحریر فرمایا ہے اس سے کیا غرض ہے۔ اگر یہہ مقصد ہے کہ یہہ لوگ بحیثیت انکار قبلہ سے منہ پھیرتے ہیں تو محض غلط ہے کیونکہ یہہ حضرات تو پھر جب نماز کا وقت آتا ہے توجہ قبلہ کی طرف کرتے ہیں اور بکمال خشوع وخضوع نماز پڑھتے ہیں۔ اگر انکار تھا تو پھر یہہ قبلہ کی طرف کیوں جھکتے اور اگر صرف قبلہ سے منہ پھیرنا مراد ہے تو بایں معنی آپ اور آپ کے لوگ ہر روز

Marfat.com

بعد ہر نماز کے قبلہ سے منحرف ہوتے ہیں۔ مثلاً نماز پڑھکے گھر کی طرف چلے
تو پشت قبلہ کی طرف ہوگئی پس پوری طور سے قبلہ سے منحرف ہوگئے بسمت
عراق متوجہ ہونے سے پشت قبلہ کی طرف نہیں ہوتی مگر تم لوگ تو قبلہ کی
طرف پشت کرکے اچھی طرح منحرف ہوگئے اور یہہ جو لکھا ہے کہ یہہ غیر خدا
کی عبادت ہے لہذا کفر ہے محض غلط ہے کیونکہ مشی بالاقدام مشابہت صلوٰۃ
کو مانع ہے۔ جب کوئی بسمت عراق چند قدم چلا تو صاف معلوم ہوگیا کہ یہہ
شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے کیونکہ بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ بھلا کوئی نماز میں
بھی چلتا ہے۔ پس مشابہت کافور ہوگئی۔ فقہ اکبر ملاحظہ کیجئے کہ جب تک
دلیل قطعی نہو کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا چاہئے اب فرمائیے کہ کفر کس پر پلٹا۔ مصرع
افسوس چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ اور نفس قیام خاص عبادت
خدا نہیں بلکہ سوائے خداوند تعالی کے تعظیماً قیام اوروں کیلئے بھی آیا ہے
کتب حدیث کا مطالعہ کیجئے یہاں طول دینا ضرور نہیں قولہ صفحہ (۲۱)
اور بہت جگہہ اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے قولہ تعالی وممن حولکم
من الاعراب منافقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمھم
نحن نعلمھم اقول مولف کی یہہ غرض ہے کہ اللہ تعالی آنحضرت صلعم کو
فرماتا ہے کہ آپ منافقوں کو نہیں جانتے ہیں ہم جانتے ہیں اس سے
عدم علم غیب کا ثبوت ہوگیا یہہ آیت سورہ برات میں ہے اور اس کے
بیشتر یہہ آیت لتعرفنھم جو سورہ محمد میں ہے نازل ہوئی چنانچہ تفسیر اتقان
بحث ترتیب نزول سورہ میں یہہ امر ہے کہ سورہ محمد جس کو سورہ قتال بھی

Marfat.com

کہتے ہیں پہلے نازل ہوئی اور سورہ براءت بعد نازل ہوئی اور جب یہہ متحقق
ہو چکا کہ آیت لتعرفنھم پہلے ہے آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم سے تو مؤلف
صاحب کے استدلال کا بطلان واضح ہو گیا۔ جمل کی جلد رابع میں ہے
معنی الآیۃ وانک یا محمد لتعرض المنافقین فیما یعرضون بہ من القول
من تھجین امرک وامر المسلمین وتقبیحہ والاستھزاء بہ فکان بعد ھذا
لا یتکلم منافق عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا عرفہ بقولہ
ویستدل بفحوائے کلامہ علی فساد باطنہ ونفاقہ اس سے ظاہر ہے
کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ اے محمد تم منافقین کا اصول باطنی اُن کے
فحوائے کلام وغیرہ سے پہچان لیتے ہو دیکھئے آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم
کے نازل ہونیکے پیشتر ہی خود خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اُن کے لحن قول
اور مقتضائے کلام استہزا وغیرہ سے حال منافق جانتے ہو۔ اس سے
معلوم ہوا کہ آیت لا تعلمھم کے پہلے ہی آنحضرت کو علم منافقین تھا من بعد
آیت لا تعلمھم نازل ہوئی اب اگر کوئی کہے کہ باوجود علم لا تعلمھم کیوں اللہ تعالےٰ
نے فرمایا پس وجہ مطابقت یہہ ہے کہ پہلے آپ کو علم منافقین اُن کے
فحوائے کلام ولحن قول سے تھا کہ آپ اُن کے انداز کلام اور طرز مرام سے
پہچان لیا کرتے تھے گویا اس طریق سے علم حاصل تھا اور طریق آخر وحی الٰہی
سے نہ تھا پس ثبوت علم من وجہ اور عدم اُس کا بطریق آخر دونوں کا اجتماع
ہو سکتا ہے اسی نظر سے اللہ تعالیٰ نے دونوں باتیں بیان کر دیں کہ یا رسول اللہ
آپ منافقوں کو جانتے اور اُن کے فحوائے کلام وغیرہ سے پہچانتے ہیں

Marfat.com

اور پھر نفی علم بالوحی کو آیت لاتعلمہم نحن نعلمہم سے بیان کر دیا پس آیت لاتعلمہم دلیل عدم علم غیب کی ہرگز نہوئی کما لایخفی علی اہل العلم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کے حال کی برابر خبر تھی۔ عینی شرح بخاری جلد رابع صفحہ (۲۲۱) میں ہے۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان انک منافق اخرج یا فلان انک منافق فاخرج من المسجد ناسا منہم اور شرح شفا ملا علی قاری جلد اول صفحہ (۲۴۱) میں ہے قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان المنافقون من الرجال ثلثمائۃ ومن النساء مائۃ وسبعین مردوں میں سے منافق تین سو تھے اور عورتوں میں سے ایک سو ستر تھے اور عینی شرح بخاری کی وہ عبارت پہلے ہم نے نقل کر دی جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہؓ کو احوال منافقین سے خبر کر دی تھی حضرت عمرؓ کا یہہ حال تھا کہ اگر حضرت حذیفہ رض نماز جنازہ کسی کی پڑھتے تو آپ اُس کا اتباع کرتے اگر وہ نہ پڑھتے تو آپ بھی نہ پڑھتے اور علامہ ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوۃ کی جلد خامس صفحہ ۶۱۸ میں فرمایا۔ (اولیس فیکم صاحب السر) ای صاحب السر النبی صلے اللہ علیہ وسلم (الذی لا یعلمہ) ای ذلک السر (غیرہ) ای غیر حذیفۃ من تلک الاسرار اسرار المنافقین وانما بہم اسرہا اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کما دل حدیثہ الخ اس سے بھی واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بعض اصحاب کو علم احوال منافقین تھا پس تعرفنہم

Marfat.com

یں معرفت احوال منافقین اور وجہ سے ہے اور لاتعلمہم میں نفی دوسری
طرح سے بیان کرنا ضروری ہوا اور اگر تسلیم کیا جائے کہ آیۂ لاتعلمہم نحن
نعلمہم پہلے نازل ہوئی اور آیت لتعرفنہم اس کے بعد نازل ہوئی جیسا کہ
بعض کتب تفسیر سے مفہوم ہوتا ہے تب بھی ہمارے لئے مفید ہے کیونکہ
آپ پہلے بذریعۂ حصول علم ما کان وما یکون احوال منافقین اجمالا معلوم
ہی کر چکے تھے اور بذریعۂ لحن قول وفحوائے کلام بھی جان لیا کرتے تھے
پس اس طریق سے حصول علم احول منافقین تھا پس آیت لاتعلمہم
سے نفی علم تفصیلی بہ تعلیم آلہی کی ہے نہ کہ نفی علم من کل الوجوہ ہے پھر آیت
لتعرفنہم سے خدائے تعالی نے اُسی علم احوال منافقین کو جو آنحضرت صلعم
کو پیشتر حاصل تھا بیان کر دیا کہ آپ تو فحوائے کلام وطرز لحن سے منافقین
کو پہچانتے ہیں پس اس صورت میں بھی ثبوت علم ایک طریقہ سے ہے
اور نفی علم بطریق آخر ہے۔ لہذا آیت مذکورہ عدم علم غیب کی دلیل کسی
طرح نہیں ہو سکتی کما ہو الظاہر مولف صاحب نے صفحہ ۱۳۱ میں پھر اس
آیت کو تحریر کر دیا ہے حالانکہ پہلے کئی بار تحریر کر چکے ہیں قولہ تعالی وعندہ
مفاتیح الغیب لایعلمہا الا ہو یعنے مفاتیح الغیب اللہ تعالی کے سوا کوئی
نہیں جانتا بیشک حق ہے کہ بالذات ان کا علم سوائے خدا کے اور کو نہیں
ہاں بالواسطہ علم ہو تو جائز ہے چنانچہ پہلے اس کی تحقیق گزر چکی چونکہ مولف
نے یہاں پھر لکھا ہے لہذا ہمیں بھی لکھنا ضرور ہوا سوال یہہ ہے کہ۔
مفاتیح الغیب کا علم سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اس کے کیا معنی ہیں

Marfat.com

اگر کہتے ہو کہ بالذات کوئی نہیں جانتا اور بالواسطہ بھی کوئی نہیں جانتا تو یہہ غلط ہے کیونکہ یہہ بمنزلہ سالبہ کلیہ کے ہے اس کا نقیض ایجاب جزئی ثابت ہے یعنے آپ کہتے ہو کہ مفاتیح الغیب سوائے خدائے تعالی کے کسی نوع سے کوئی نہیں جانتا میں کہتا ہوں کہ مسلم شریف بخاری شریف میں حدیث ہے اُس سے واضح ہے کہ آپ نے کل کی [illegible] کی خبر دی ہے

عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین هذه الرایة غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیه یحب اللہ ورسوله ویحبه اللہ ورسوله فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلعم کلهم یرجون ان یعطاها فقال این علی بن ابی طالب قالوا هو یا رسول اللہ یشتکی عینیه فارسلوا الیه فاتی به فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی عینیه فبرا حتی کان لم یکن به وجع فاعطاه الرایة

الحدیث متفق علیہ بروز خیبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کل کے روز ایسے شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دونگا کہ اس کے ہاتھ پر فتح ہوگی اور وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ اور اُس کا رسول اسکو دوست رکھتا ہے جب صبح ہوئی تو سب لوگ آپ کے پاس آئے اس خیال سے کہ ہمیں دیا - پس فرمایا حضرت نے کہاں حضرت علی ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اُن کی آنکھیں دکھنے آئی ہیں کہا بلاؤ اُن کو پس آئے - آپ نے اپنا لب مبارک اُن کی آنکھوں میں لگایا جس سے وہ اچھے ہوگئے پس جھنڈا اُنہیں کو دیا

Marfat.com

غور کا مقام ہے کہ جب کوئی کسی نوع سے مفاتیح الغیب جانتا ہی نہیں تو پھر یہہ آنحضرت صلعم نے کل کی بات کی خبر کیسے دی۔ پس یا تو یوں کہو کہ حدیث غلط ہے یا یوں کہو کہ آیت کا جو مطلب تراشا ہوا وہ غلط ہے دونوں کا اجتماع نہیں ہو سکتا کیونکہ اجتماع نقیضین محال ہے۔ بخاری شریف و مسلم شریف کی حدیث تو غلط نہیں ہو سکتی پس ثابت ہوا کہ آپ کا تراشا ہوا مطلب سوائے خداوند تعالی کے کسی طور سے نہ بالذات نہ بالواسطہ کوئی جانتا ہی نہیں غلط اور رد ہو گیا۔ اور اگر یہہ کہتے ہو کہ آیت میں بالذات نفی علم غیب ہے اور بالواسطہ خداوند تعالی خبر و علم غیب عنایت کرتا ہے پس میں کہتا ہوں کہ یہی مطلب ہے چنانچہ علمائے اہل سنت نے یہی مطلب بیان کیا ہے کما مر فی الفتاوی

ابوداؤد میں ہے عن سہل بن الحنظلۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتے کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا بھوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک الغنیمۃ المسلمین غدا انشاء اللہ تعالی ÷ ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام چلے یہانتک کہ شام ہو گئی۔ پس ایک سوار نے آکر خبر دی کہ یا رسول اللہ میں نے فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا کہ قبیلہ ہوازن اپنے اونٹوں اور مال و اسباب کے ساتھ طرف حنین کے جمع ہیں رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمائے کہ انشاء اللہ یہہ کل کے روز
مسلمانوں کی غنیمت ہے یعنے ہمیں کل ان پر فتح ہوگی اور سب مال مسلمانوں کے
لئے غنیمت ہوجائے گا۔ یہاں بھی حضرت صلعم نے کل کی خبر دی۔ اسیطرح
واقعہ جنگ بدر میں آنحضرت صلعم نے بعض بعض شخص کے متعلق خبر دی ہے
کہ یہہ جائے گرنے اور پچھڑنے فلاں کی ہے یعنے اس جگہہ فلاں شخص مارا
جائیگا۔ چنانچہ جس طرح حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا تھا اُسی طرح ہوا۔ اس
سے معلوم ہوا کہ بای ارض تموت کی خبر آپ نے دی کہ اس جگہہ یہہ
شخص مریگا پھر اُسی طرح ہوا اور موطا امام مالک میں ہے کہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے یہہ بیان کیا کہ میری زوجہ کے شکم میں لڑکی
ہے اس سے واضح ہوگیا کہ مافی الارحام کی خبر حضرت صدیق اکبر نے
دی۔ پس ظاہر ہوگیا کہ اگر تسلیم کیا جائے کہ مفاتیح الغیب سوائے
خداوند تعالی کے کسی نوع سے کوئی نہیں جانتا تو لازم آتا ہے کہ احادیث
مذکورہ غلط ہوجائیں اور لازم باطل ہے پس ملزوم بھی باطل۔ یعنے
احادیث مذکورہ تو باطل نہیں ہوسکتے۔ پس یہہ کہنا کہ کسی نوع سے کسی کو
غیر خدا کے علم مفاتیح الغیب نہیں باطل ہوگیا وہوالمطلوب۔ شیخ عبدالحق
محدث دھلوی مفاتیح الغیب کے نسبت فرماتے ہیں۔ مراد آنست بے تعلیم
الٰہی بحساب عقل ہیچ کس اینہارا نداند الی قول مگر آنکہ وے تعالی از نزد
خود بوحی والہام بدانا ند۔ یعنے ان پانچ چیزوں کو بالذات کوئی نہیں جانتا
مگر وہ لوگ کہ اللہ تعالی اپنی جانب سے بذریعہ وحی والہام اُن کو معلوم

Marfat.com

کرائیے مؤلف صاحب صفحہ (۱۳) میں یادہ گوئی کرتے ہیں کہ مولوی صاحب
کی منطق درست نہیں ہوتی وہی جو اوپر جواب دیا گیا کہ ممکن ہے کہ انکی
غرض یہہ ہے کہ نفط بدانا ندسے امکان نکلتا ہے ماشاء اللہ تعجب تو یہہ ہے
کہ آپ بغیر علم منطق پڑھے منطق بولنے لگے اے جناب مقصود یہہ ہے کہ
جو لوگ اس آیت وعندہ مفاتیح الغیب الخ کو عدم علم غیب رسول کیلئے دلیل
لاتے ہیں اُن کی غرض یہہ ہے کہ سوائے خدا کے کسی نوع سے کوئی
مفاتیح الغیب جانتا ہی نہیں تو عبارت شیخ سے اُن کی تردید ہو گئی کہ بذریعہ
وحی والہام علم مفاتیح الغیب غیر خدا کو جائز ہے پس غرض دہابین باطل
ہو گئی اور حصر فی الآیہ بحسب الذات رہا اور بالواسطہ غیر خدا کو ممکن وجائز
رہا اور یہی علماء اہل سنت کہتے ہیں اب آپ ہی انصاف فرمائیے کہ
منطق درست ہوئی یا نہیں - اور تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشرعیہ
میں ہے ولک ان تقول ان علم ھذہ الخمسۃ وان کان لا یعلمھا
احد الا اللہ لکن یجوز ان یعلمھا من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ
قولہ ان اللہ علیم خبیر اعلی ان یکون الخبیر بمعنی المخبر یعنے اگرچہ
ان پانچ چیزوں کا علم سوائے خدا کے کوئی جانتا نہیں مگر جائز ہے کہ خداوند
تعالی اپنے دوست اور اولیاء کو معلوم کرا دے کیونکہ اللہ تعالی خبیر
یعنے خبر دینے والا ہے - علامہ شنوانی جمع النہایہ فی بدا الخیر والغایۃ میں فرماتے
ہیں قال بعض المفسرین لا یعلم ھذہ الخمس علما لدنیا ذاتیا بلا واسطہ
الا اللہ فالعلم بھذہ الصفۃ مما اختص اللہ تعالی بھا واما بوا سطہ

Marfat.com

فلا یختص بہ تعالی بعض مفسرین کہتے ہیں ان پانچ چیزوں کا علم بالذات وبلا واسطہ صفت خاصہ باری تعالی ہے اور بالواسطہ پس نہیں مختص ہے ساتھ اللہ تعالی کے اس سے کئی باتیں ثابت ہوئیں اولا یہہ کہ وہابیوں کا حصر باطل ہوا کہ کسی نوع سے کوئی غیر خدا مفاتیح الغیب کو نہیں جانتا ثانیا یہاں سے ظاہر ہوگیا کہ بالذات علم غیب خاصہ رب العزۃ ہے اور بالواسطہ ہرگز خاصہ نہیں پس بذریعہ وحی والہام علم غیب انبیاء واولیاء کو عطا ہونا عین ہمارا ایمان ہے علامہ شیخ ابراہیم بیجوری شرح قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں ولم یخرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالی بھذہ الامور الخمسۃ یعنے نہیں تشریف لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے مگر بعد اس کے کہ معلوم کرادیا اللہ تعالی نے ان پانچ باتوں کو۔ اور شنوانی جمع النہایۃ میں فرماتے ہیں وھذا الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لہ الکشف واجیب بان ھذا الحصر بالنسبۃ للعامۃ للخاصۃ وقد ورد ان اللہ تعالی لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتے اطلعہ علی کل شیئ یعنے اس حصر سے معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء کو کشف نہیں پس جواب یہہ ہے کہ یہہ حصر بہ نسبت عام کے ہے خاص کے لحاظ سے نہیں تحقیق وارد ہوا ہے کہ نہیں تشریف لیگئے آپ دنیا سے مگر یہہ کہ مطلع کردیا اللہ تعالی نے آپ کو ہر شئی پر۔ کتاب الابریز صفحہ ۱۸۵ میں ہے قلت للشیخ رضی اللہ تعالی عنہ فان علماء الظاھر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمسۃ المذکورات فی قولہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیہ فقال کیف امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اہل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ھذا الخمس میں نے اپنے شیخ سے دریافت کیا علمائے ظاہر محدثین وغیرہم اختلاف کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن پانچ چیزوں کو جو آیت میں مذکور ہیں جانتے تھے یا نہیں پس فرمایا کہ اُنکا علم کیونکر آپ پر خفی رہ سکتا ہے حالانکہ آپ کی اُمت میں سے ایک اہل تصرف کے لئے نہیں ممکن ہے اُس کو تصرف کرنا سوائے معرفت ان پانچ چیزوں کے عینی شرح بخاری جلد اول صفحہ (۳۳۷) میں نفی خمس لا یعلمہا الا اللہ کے تحت میں ہے قال القرطبی لا مطمع لاحد فی علم شیئ فی ھذہ الامور الخمسۃ بھذا الحدیث وفسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قول** اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ھو بھذہ الخمس قال ممن ادعی علم شیئ منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا اس سے واضح ہے کہ ان پانچ چیزوں سے کسی چیز کے جاننے کا مدعی بایں شرط کاذب ہے کہ اُس کی اسناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نکرتا ہو پس واضح ہو گیا کہ ان اشیاء خمسیہ کے اسناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درست ہے واضح ہو کہ اس خمس کی نسبت ایک اور تقریر کیجاتی ہے آیت کریمہ علمک مالم تکن تعلم عند الفریقین

Marfat.com

مسلم الثبوت ہے یعنی معلوم کرا دیا آپ کو وہ چیز جو آپ نے نہ جانی تھے اب سوال یہہ ہے کہ اُمور خمسہ تحت مالم تعلم ہے یا نہیں اگر کہتے ہو کہ مالم تعلم میں اُمور خمس داخل ہیں تو اُس کے نقیض تعلم کے تحت میں ضرور داخل ہوں گے کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہے پس ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچ باتوں کو جانتے تھے اور اگر کہتے ہو کہ مالم تعلم میں داخل ہے تو اب علمک سے اُن کا علم ہو گیا وہو المطلوب زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر کل اشیاء روشن ہو گیا اور آپ نے اول سے آخر تک کا احوال بیان فرمایا اور آپ کو علم ما کان و ما یکون مرحمت ہوا چنانچہ ترمذی و بخاری شریف و نسائی شریف و دیگر کتب احادیث کا حوالہ فتویٰ میں تحریر کیا گیا ہے جو چاہے بغور مطالعہ کرے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہر شئی کا علم آپ کو دیا گیا تسلیم کیا جائے تو آیت ولقد ارسلنا من قبلک منهم من قصصنا علیک ومنهم من لم نقصص علیک کے خلاف ہوتا ہے تو جواب یہہ ہے کہ ملا علی قاری مرقاۃ جلد (۱) صفحہ (۵۰) میں فرماتے ہیں وعن الامام احمد عن ابی امامة عن ابی ذر قلت یا رسول اللہ کم وفاء عدة الانبیاء قال مائة الف واربعة وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلاث مائة وخمسة عشر ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ انبیاء کی کسقدر تعداد ہے آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار اُن میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں اس حدیث سے واضح

Marfat.com

ہے کہ کل انبیار کی مقدار آپ کو معلوم تھی اور آیت سے معلوم ہوتا ہے
کہ بعض کی خبر آپ کو نہیں تھی تو منافاۃ حدیث و آیت میں ہوئی اس لئے
ملا علی قاری فرماتے ہیں وہذا الآیۃ فی قولہ تعالی ولقد ارسلنا رسلا من
قبلک منھم من قصصنا علیک ومنھم لم نقصص علیک لان المنفی و
ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال والنفی مقید بالوحی الجلی والثبوت
متحقق بالوحی الخفی - فرماتے ہیں کہ حدیث مخالف آیت نہیں کیونکہ نفی
تفصیل کی ہے اور ثبوت علم اجمالا ہے یا نفی وحی جلی کی ہے اور ثبوت
وحی خفی سے ہے اب منافاۃ جاتی رہی آیت میں جو نفی ہو رہی ہے کہ
بعض کا قصہ ہم نے نہیں بیان کیا تو یہ معنی کہ یا تو تفصیلاً نہ بیان کیا یا یہ کہ
ساتھ وحی جلی کے نہ بیان کیا اور وحی خفی سے آپ کو معلوم ہے اور
بعض لوگ تلقیح تمر کو دلیل عدم علم غیب قرار دیتے ہیں جواب یہ ہے
شفاء و شرحہ لملا علی قاری کے جلد اول صفحہ (۲۰ے) میں ہے (خصہ من الاطلاع
علی جمیع مصالح الدنیا والدین) ای مایتم بہ اصلاح الامور الدنیۃ
والاخرویۃ واستشکل بانہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد الانصار
یلقحون النخل فقال لو ترکتموہ فترکوہ فلم یخرج شیئا واخرج
شیصا فقال انتم اعلم با مر دنیاکم واجیب بانہ انما کان
ظنا منہ لا وحیا قال الشیخ السید محمد السنوسی اراد انہ
یحملھم علی خرق العوائد فی ذالک الی باب التوکل وما ھنالک
فلم یمتثلوا فقال انتم اعرف بدنیاکم ولو امتثلوا و تحملوا فی سنۃ

Marfat.com

وسنتین لکفوا امر ہذہ المحنۃ انتہی ۔ ماتن نے یہہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع جمیع مصالح دنیا و دین کے ساتھ خاص
کیا شارح نے ایک اشکال تلقیح تمر کا پیش کرکے جواب اس کا شارح نے
شیخ سنوسی سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرق و خلاف عوائد
پر برانگیختہ کرنے کا اور باب توکل کی طرف منتہی ہونیکا ارادہ کیا تھا انھوں
نے فرمانبرداری نہ کی اور جلدی کی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے دنیا کے کام کو
تم بخوبی جانتے ہو اگر وہ سال دو سال تلقیح نہ کرتے اور ترک تلقیح میں آپ کی
پیروی کرتے تو اس محنت تلقیح سے چھوٹ جاتے اس کے بعد شارح فرماتے
ہیں وھو فی غایۃ اللطافۃ اور یہہ جواب نہایت ہی لطیف ہے معلوم ہوا
کہ ملا علی قاری نے اس کو نہایت پسند کیا اور یہی ملا علی قاری نے شرح شفا
جلد ثانی صفحہ (۳۳۸) میں ایک عبارت نقل کی ہے بخوف طوالت ہم
نقل نہیں کرتے اُس کا خلاصہ یہہ ہے کہ تلقیح تمر سے جو آپ نے منع فرمایا
تھا اُس میں آپ مصیب تھے یعنے آپ سے غلطی نہیں ہوئی تھی مگر صحابہ
کرام نے جلدی کی اگر سال دو سال نقصان ثمر پر صبر کرتے تو پھل بکثرت لیتے
جس طرح کہ بوقت تلقیح تمر بکثرت ثمر ہوتے تھے پس حدیث مذکور دلیل عدم
علم غیب نہیں ہوئی کما ھو الظاہر قولہ صفحہ ۳۰ قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی
و بکم متفق علیہ صحیح بخاری میں ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے قسم ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی میں غیب نہیں جانتا ہوں کہ میرے

ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا حالانکہ میں رسول اللہ تعالیٰ کا ہوں

اقول مؤلف نے حدیث مذکور کو دلیل عدم علم غیب قرار دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر نہ تھی کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور جب کہ اس بات کی خبر نہیں تو بھلا علم غیب کیونکر ہوسکتا ہے پس ظاہر ہوگیا کہ اعتقاد مؤلف کا یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حال کی مطلق خبر نہ تھی اور پہلے ہی ترجمہ فتویٰ میں لکھا ہے کہ آپ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا اور محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرک میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حین حیات اپنے خاتمے کی خبر نہ تھی کہ کیسا ہوگا اور دیگر وہابیوں نے بھی اسی نجدی کا اتباع کر یہی مضمون لکھا ہے ان کے نزدیک حدیث مذکور منسوخ نہیں ہے جب ہی تو یہہ لوگ اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو عدم علم غیب کی دلیل قرار دیتے ہیں اگر منسوخ تسلیم کریں کہ یہہ پہلے کا واقعہ تھا من بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم کرا دیا گیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا چنانچہ فتویٰ میں مندرج ہے کہ بخاری شریف میں ہے کہ جب آیۃ کریمہ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر نازل ہوئی اُسوقت صحابہ کرام نے کہا هنيئا لك يا رسول الله لقد بين الله ماذا يفعل بك الخ حضور کو مبارک ہو کہ تحقیق بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے وہ چیز جو آپ کے ساتھ کریگا اور دوسری اَیسی ہی حدیثیں فتویٰ میں مذکور ہو چکیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکمال یقین تھا کہ میرے ساتھ نہایت عمدہ معاملہ ہوگا یہاں مکرر لکھنا کیا

Marfat.com

ضرور ہے پس ہرگز ہرگز حدیث منسوخ کو دلیل نہ گردانیں مگر یہہ وہابی لوگ
عداوت قلبی سے مجبور ہیں بوجہ شقاوت ازلی وبغض دلی حدیث مذکور کو
منسوخ نہیں کہتے بلانسخ اُسی پر اپنا اعتقاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حیات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا افسوس صد افسوس اے حضرات
اہل سنت وجماعت بغور ملاحظہ کرو کہ کیسا ان لوگوں کا پلید اعتقاد ہے کس
درجہ یہہ لوگ گستاخ ہیں الاماں الاماں تنقیص شان مصطفوی میں کوئی دقیقہ
باقی نہیں رکھا بلا سے ایمان گیا تو گیا مگر غبار تعصب تو ظاہر ونمایاں ہوگیا یہہ لوگ
بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کرتے ہیں وہ صرف چالاکی
اور عیاری اور ابلہ فریبی ہے چنانچہ مؤلف نے بھی ضمیمہ رسالہ علم غیب میں
عوام کالانعام کو فریب دینے کی غرض سے چند احادیث نقل کی ہیں کہ ہم بھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کرتے ہیں افسوس صد افسوس اگر
آپ کا اعتقاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت درست ہوتا تو آپ اخیر کتاب
میں کیوں کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حال کی خبر نہ تھی کہ میرے
ساتھ کیا معاملہ ہوگا آپ کا تو یہی اعتقاد ہے اور سب وہابیوں کا یہی اعتقاد
ہے جیسا کہ ہم نے اوپر تحریر کردیا اب اگر ذرا غیرت وشرم ہے تو یہہ ثابت
کیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا اور آپکو
یہہ معلوم نہ تھا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا پھر میں کہتا ہوں کہ اگر آپ
سچے ہیں تو ثابت کیجیے تاکہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی روح بھی خوش ہوجا
کہ مجھ سے ثبوت نہ ہوسکا مگر لوت سپوت کچھ ہاتھ پاؤں مار رہا ہے آپ

آمادہ تو ہو جائیے پھر دیکھئے اہل حق یعنی علمائے اہل سنت وجماعت کیسی خبر لیتے ہیں اب میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالی جملہ اہل سنت وجماعت کو وہابیوں سے بچائے اور اُن کے مکروفریب وزور سے محفوظ رکھے اور ان لوگوں کو اس گستاخی (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا) کی سزا دنیا و آخرت میں دیوے آمین یارب العالمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد و علی آلہ واصحابہ اجمعین

تمت بالخیر

قطعہ تاریخ از رشحہ کلک گوہر سلک عمدۃ الافاضل مولانا مولوی ابو المعانی شیخ عبد القادر صاحب قیصر منشی و فاضل فارغ التحصیل مدرسہ نظامیہ و مصحح مجلس اشاعۃ العلوم۔

چو این مرجع غیب را صواب	برد وہابیہ شد لاجواب
سن ہجریش گفت قیصر چنیں	خہی این کلام و عجب این کتاب
	۱۳۲۱ھ

ہمارے مطبع میں ہر قسم کی چھپائی نہایت عمدہ اور وعدہ پر ہوتی ہے
المشتہر محمد عبد الحی مالک عثمان پریس چار مینار حیدرآباد دکن

Marfat.com

غلط نامہ مرجع غیب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۴	۴	مولف ضالیا حب قت	مولف ضاینہ حب قیات	۱۵	۱۸	النعلیم	التعلیم	۵۸	۱۰	حیانہ	حیاتہ
"	"	ہیں	ہے	۱۷	۱۶	برگزبدہ	برگزیدہ	۵۹		حانب	جانب
"	۱۳	بردۃ	بَرُد	۱۹	۵	الایۃ دالہ	الایۃ دالۃ	۶۲	۶	آتین	آیتین
۵	۱۹	فخر نظامے	فخر نظامی	۲۳	۱۱	انبیار کو	انبیار کا	۶۹	۲	بھی	یہی
۶	۳	ترکیب ہوئی	ترکیب یہ ہوئی	۲۷	۱۰	سیف	السیف	۷۷	۹	زوایۃ	زاویۃ
۷	۴	درمیانی ٹکڑا	درمیانی یہ ٹکڑا	۲۸	۷	قتاول	قتاودں	"	۱۹	اصبحت	اصحبت
"	۸	خیر الخطاط	خیر الخطاطؒ	۲۷	۵	اس	اس لئے	۷۸	۱	اصبحت	اصحبت
"	۶	تجربہ کتاب	تحریر کتاب	۳۹	۵	حضرب عمر	حضرت عمر	"	۴	بیتزادرن	بیتزادرون
"	۱۰	اپنی غلطیاں	غلطیاں	۴۰	۱۰	وتری	اتری	"	۳	کافی	کانی
"	۱۲	چرایا	چڑآیا	۴۱	۱۹	زکھی	کرر کھی	"	۴	کافی	کانی
۹	۱۹	مرجوع	مرجوح	"	۴	اُنجہ	آنجہ	۸۴	۱۹	مہ	منہ
۱۰	۶	امۃ	امتہ	۴۳	۱	مزرار	مزار	۸۶	۶	عندالنبی	عندالنبی
۱۱	۵	اُس	اِس	۴۵	۳	سوَلھم	سوالھم	۸۷	۵	منافقٌ	منافق
۱۲	۷	الا	الاھو	"	۱۰	لبیل	ببیل	"	۶	"	"
"	"	فی غدا	فی غدٍ	۴۶	۳	نھا	تھا	"	۱۷	اناھم	اناھم
"	۱۴	العاطۃ	احاطہ	۵۱	۵	الدنہ	الدنیہ	۸۹	۲	مالہ کلیہ	مالبہ کلیہ
۱۴	۱۴	متنفی	متنفی	۵۶	۶	ھوالنیی	ھوالنبی	"	۶	خبیر	خیبر
"	۱۷	الغرینۃ	الغویۃ	۵۷	۱۹	فیناالنیی	فیناالنبی	"	۸	عدوا	عدوا
۱۵	۱	جاری	پروازی	۵۸	۲	النیی	النبی	۹۴	۱۴	مند	مسند
								۹۷	۱۲	تفیح	تلفیح
								۹۸	۴	قیب	غیب

Marfat.com

اطلاع

دفتر اشاعۃ العلوم میں بغرض افادت قومی کتب دینیہ طبع اور شائع ہوتی ہیں
چنانچہ کتب مندرجہ نقشہ ذیل اصلی لاگت پر دفتر مجلس اشاعۃ العلوم واقع شبلی گنج افضل گنج [illegible]
میں ملتے ہیں اور کتبخانہ دائرۃ المعارف واقع چھتہ بازار میں بھی کتب مذکورہ موجود ہیں جن علم دوست حضرات کو
منظور ہو ہر دو جگہ سے خرید فرما سکتے ہیں۔

فہرست کتب طبع شدہ مجلس اشاعۃ العلوم مع صراحت قیمت بابتہ سنہ ۱۳۲۳ف

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	فن	قیمت	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	خدا کی قدرت	حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب قبلہ	استمداد اولیا	۲؍	
۲	مکارم الحفظہ	مولوی حفیظ اللہ خاں صاحب	ترغیب حفظ قرآن	۳؍۲	
۳	السمع الاسمع	مولوی احمد مکرم صاحب چریاکوٹی	خطبہ	۱۰؍	
۴	سرمایۂ نجات	مولوی عبد الجلیل صاحب نعمانی	فقہ	۳؍۹	
۵	نقشۃ انوار الفرائض	مولوی فتح الدین صاحب آزہر	فرائض	۳؍۶	
۶	نقشہائے فقہ	مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل	فقہ	۶؍	
۷	خطبۂ میلاد النبی	مولوی سجاد مرزا بیگ صاحب	خطبہ	۳؍	
۸	العروۃ الوثقیٰ عربی	مولوی سید غلام محمد برہان الدین صاحب جج	میلاد شریف	۵؍	
۹	الوسیلۃ العظمیٰ عربی	ایضاً	"	۴؍	
۱۰	زاد السبیل الی دار الخلیل	مولوی سعد اللہ صاحب	مناسک حج وغیرہ	۴؍	
۱۱	مقاصد الاسلام حصہ پنجم	حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب قبلہ	اخلاق	۱۲؍	
۱۲	اعظم التجوید	مولوی سلامت اللہ صاحب	تجوید	۱؍	
۱۳	سفرنامہ حرمین شریفین	مولوی محی الدین حسین صاحب وکیل	سفرنامہ حج	۱۲؍۲	
۱۴	احسن التوضیح فی مسئلۃ التراویح	مولوی مشتاق احمد صاحب انبہٹوی	فقہ	۳؍۱	

المعلن

حافظ محمد ولی الدین مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم

Marfat.com